قابض فوج کے غزہ میں جنگی جرائم میں غیر معمولی تیزی ہو چکی ہے: حماس ص:02

ISSN 2977-3555

روزنامہ

صحافت برمنگھم

باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر

www.sahafat.in/uk

Birmingham Edition U.K.

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.04, Issue No.03 Thursday, 09 July 2026, 8 Pages

جلد نمبر (۴)، شمارہ نمبر (۳)، بروز جمعرات، ۹ جولائی، ۲۰۲۶ء، ۲۳ محرم الحرام، ۱۴۴۸ھ، ۸ صفحات

غزہ میں صیہونی کا خونی کھیل جاری، مزید آٹھ فلسطینی شہید

متعدد زخمی، مشرقی علاقوں میں گولہ باری اور تباہ کن کارروائیاں، سات اکتوبر 2023 سے اب تک اسرائیلی جارحیت میں کل شہداء کی تعداد 73,104 اور زخمیوں کی تعداد 173,582 تک پہنچ چکی ہے

غزہ (ایجنسیاں): قابض اسرائیلی فوج نے بدھ کے روز بھی غزہ کی پٹی میں جنگ بندی کی خلاف ورزی کا سلسلہ جاری رکھا، جس کے دوران مختلف علاقوں میں توپ خانے سے گولہ باری، فائرنگ اور فضائی حملے کیے گئے۔

بدھ کی شام غزہ کی پٹی پر جاری اسرائیلی فضائی حملوں کے نتیجے میں متعدد فلسطینی شہید اور زخمی ہوئے، جو جنگ بندی معاہدے کی صریح خلاف ورزی ہے۔ ہمارے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ خان یونس کے جنوب میں واقع 'ترکش سلاٹر ہاؤس' کے قریب بے گھر افراد کے خیمے پر اسرائیلی ڈرون حملے میں 4 شہری شہید ہو گئے۔ شہید ہونے والوں میں 10 سالہ امیر عماد محارب شعبان، 35 سالہ رشید نائف رشید القاضی، 20 سالہ حسین بسام حسین القاضی اور 39 سالہ بسام حسین القاضی شامل ہیں۔

علاوہ ازیں غزہ شہر کے مغرب میں 'شارع العیون' پر ایک فضائی حملے میں عبداللہ السوی شہید ہو گئے۔ ایک اور واقعے میں غزہ شہر کے مشرق میں ایک کرین پر نصب اسرائیلی مشین گن کی فائرنگ سے 'الزیتون' کا ایک بچہ بھی شہید ہوا۔

اس سے قبل، رفح کے 'مواصی' علاقے میں قابض فوج کی فائرنگ سے ٹرک ڈرائیور احمد ناصر اسلیم شہید ہوئے، جبکہ اسی علاقے میں بے گھر افراد کے خیموں پر فائرنگ سے چار شہری زخمی بھی ہوئے۔ طبی ذرائع نے بتایا کہ گزشتہ روز غزہ شہر کے محلہ 'الصبرہ' میں سویلین گاڑی پر حملے میں زخمی ہونے والا بچہ فادی عبداللہ الدیری زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہید ہو گیا، جس سے اس حملے میں شہداء کی تعداد 4 ہو گئی۔

مقامی ذرائع کے مطابق قابض فوج نے غزہ شہر کے جنوب مشرق اور رفح کے شمال میں تباہ کن دھماکے کیے، جبکہ غزہ شہر کے مشرق اور 'حی التفاح' پر توپ خانے سے گولہ باری کی گئی۔ اسرائیلی ہیلی کاپٹروں نے شہر کے مشرقی علاقوں میں فائرنگ کی اور ٹینکوں نے بریج کیمپ کے مشرق میں شدید گولہ باری کی۔ قابض فوج فضائی و توپ خانے کے حملوں، نام نہاد 'یلو لائن' کے اندر تباہی، اور امدادی سامان و نقل و حرکت پر پابندیاں برقرار رکھے ہوئے ہے۔ فلسطینی وزارت صحت کے مطابق، 11 اکتوبر کو جنگ بندی کے آغاز سے اب تک شہداء کی تعداد 078,1 اور زخمیوں کی تعداد 474,3 ہو چکی ہے، جبکہ 799 لاشیں ملبے سے نکالی گئی ہیں۔ سات اکتوبر 2023 سے اب تک اسرائیلی جارحیت میں کل شہداء کی تعداد 104,73 اور زخمیوں کی تعداد 582,173 تک پہنچ چکی ہے۔

عراق میں شہید امام خامنہ ای کی تشییع میں اُمڈ پڑا عوامی سیلاب

نجف اشرف کے بعد کربلائے معلیٰ میں مقامی اور غیر ملکی عوام کی جانب سے مزاحمتی محاذ کے اصولوں اور اہداف سے وفاداری اور عہد کی تجدید

بغداد، (ایجنسیاں): عراق کے مقدس شہر نجف اشرف میں ایران کے شہید سپریم لیڈر آیت اللہ خامنہ ای کی تشییع میں ہندوستانی طلباء و طالبات سمیت ملک بھر سے لاکھوں افراد شریک ہوئے، حشد شعبی کے مطابق شرکاء کی تعداد 23 لاکھ سے تجاوز کر گئی جبکہ کربلا گورنری نے مجموعی طور پر 70 لاکھ افراد کی شرکت ریکارڈ کی ہے۔ مہر خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق نجف اشرف میں حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کے حرم مطہر میں آیت اللہ محمد تقی حکیم کی اقتدا میں شہید آیت اللہ خامنہ ای کی نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں لاکھوں لوگوں نے شرکت کی۔ واضح رہے کہ شہید سپریم لیڈر کا جسد مطہر کل رات نجف کے بین الاقوامی ہوائی اڈے پر پہنچا جہاں عراقی وزیر اعظم علی الزیدی اور ایرانی صدر پزشکیان سمیت دونوں ملکوں کے اعلیٰ حکام نے استقبال کیا۔

بدھ کے روز مقامی وقت کے مطابق دوپہر 3 بجے شہید کا جسد مطہر کربلائے معلیٰ پہنچا۔ اس سے پہلے صبح کی اولین ساعتوں سے ہی مختلف شہروں سے آنے والے عقیدتمند مقررہ مقامات پر پہنچنا شروع ہو گئے۔ عراقی عوام نے اس عظیم الشان تقریب میں شرکت کر کے ایک بار پھر مزاحمتی محاذ کے اصولوں اور اہداف سے اپنی وفاداری اور عہد کی تجدید کی۔ شرکاء پل الکوفہ سے مرقد امیر مومنین حضرت علی علیہ السلام کی جانب روانہ ہوئے۔ تشییع کی ویڈیوز اور تصاویر میں نجف اشرف کی سڑکوں پر عوام کا بے مثال اور تاریخی ہجوم واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ حشد شعبی نے اعلان کیا ہے کہ نجف اشرف میں قائد شہید ایران کی تشییع میں شریک افراد کی تعداد 23 لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے۔ وہیں مختلف علاقوں سے عقیدتمندوں کی مسلسل آمد جاری ہے، جس کے باعث شرکا کی تعداد ہر لمحہ بڑھ رہی ہے۔ قائد شہید انقلاب کی تشییع کے دوران پورے راستے 'لبیک یا رہبر'، 'لبیک یا سید مجتبیٰ' کے فلک شگاف نعرے گونجتے رہے، جس سے فضا سوگ، عقیدت اور عزم سے گونجتی رہی۔ دوسری طرف 'المیادین' کے نامہ نگار کے مطابق کربلا کے گورنر نے شہید امام خامنہ ای کی تشییع میں مجموعی طور پر 70 لاکھ افراد کی شرکت ریکارڈ کی ہے۔ ایک ہندوستانی طالبہ نے 'صحافت' کو ویڈیو کال کے ذریعہ تشییع کا منظر دکھایا جہاں شرکاء کے درمیان خون خواہی کے سرخ پرچم لہرا رہے تھے۔ اس موقع پر ایران اور مزاحمتی محاذ کے پرچموں کے ساتھ ساتھ سرخ پرچم بھی بڑی تعداد میں لہرائے گئے، جو خون خواہی اور شہداء سے وفاداری کی علامت سمجھے جاتے ہیں۔ نجف میں قائد شہید انقلاب کی تشییع میں عراق کے معروف رہنما مقتدیٰ صدر بھی شریک ہوئے۔ عراقی ذرائع ابلاغ کی جانب سے تشییعی مراسم کی جاری تصاویر اور ویڈیوز میں نجف اشرف اور کربلا کی سڑکوں پر عوام کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر نظر آ رہا تھا۔

'ایرانی ساحل غیر ملکی افواج کیلئے جہنم ثابت ہونگے'

دشمن بخوبی جانتا ہے کہ اگر اس نے اپنی افواج اتارنے کی کوشش کی تو وہ ایسی جنگ میں داخل ہوگا جہاں سے واپسی ممکن نہیں ہوگی: ایڈمرل سیاری

تہران، (ایجنسیاں): ایرانی بحریہ کے نائب سربراہ ایڈمرل حبیب اللہ سیاری نے کہا

ہے کہ ایرانی ساحل غیر ملکی افواج کے لیے جہنم ثابت ہوں گی جہاں سے واپسی ممکن نہیں اور دشمن اس حقیقت سے پوری طرح آگاہ ہے۔ تفصیلات کے مطابق ایڈمرل حبیب اللہ سیاری نے سرکاری ٹی وی کے پروگرام میں گفتگو کرتے ہوئے رہبر انقلاب اسلامی کی شہادت پر ایرانی عوام اور عالم اسلام سے تعزیت کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کی تقریباً 70 فیصد سطح پانی پر مشتمل ہے جبکہ ایران کو شمال اور جنوب دونوں سمتوں میں سمندر تک رسائی حاصل ہے اور ملک کے پاس تقریباً 2700 کلومیٹر طویل ساحلی پٹی موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایران کو اپنی بحری صلاحیتوں اور سمندری وسائل سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیے۔ ان کے مطابق سمندر سے وابستہ ممالک، جن میں ایران بھی شامل ہے، اپنی تقریباً 90 فیصد درآمدات اور برآمدات سمندری راستوں سے انجام دیتے ہیں کیونکہ یہ طریقہ دیگر ذرائع کے مقابلے میں زیادہ آسان اور کم خرچ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سمندر خوراک، فوسل ایندھن، قابل تجدید توانائی، ہوا اور سمندری لہروں سمیت بے شمار قدرتی وسائل کا اہم ذریعہ ہے اور عالمی طاقتوں نے اپنی ترقی میں سمندری قوت سے بھرپور فائدہ اٹھایا ہے۔ ایڈمرل سیاری نے کہا کہ شہید رہبر انقلاب اسلامی نے بھی مختلف مواقع پر سمندری طاقت اور سمندر پر مبنی ترقی کی اہمیت پر زور دیا تھا۔ 1989 میں انہوں نے کہا تھا کہ سمندر ملک کی مجموعی پالیسیوں پر مثبت اثر ڈال سکتا ہے، جبکہ 1997 میں بھی انہوں نے اس شعبے میں موجود کمزوریوں کی نشاندہی کرتے ہوئے سمندری وسائل سے بہتر استفادہ کرنے کی ضرورت پر زور دیا تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ حالیہ جنگ کے دوران بھی بحیرہ عمان کی اسٹریٹجک اہمیت ایک بار پھر واضح ہوئی، کیونکہ سمندری محاذ اور آبنائے ہرمز کا دفاع اسی علاقے سے انجام دیا گیا۔ ایڈمرل سیاری نے خبردار کیا کہ دشمن جانتا ہے اگر اس نے ایرانی ساحلوں پر اپنی افواج اتارنے کی کوشش کی تو وہ ایسی جنگ میں داخل ہوگا جہاں سے واپسی کا کوئی راستہ نہیں ہوگا۔

امریکہ کو مدد دینے والے ملک کا ہر فوجی اڈہ نشانے پر ہوگا، ایران کا انتباہ

تہران: ایران کی مسلح افواج نے خبردار کیا ہے کہ جو بھی ملک، فوجی اڈہ یا مقام امریکہ کو ایران پر حملہ کرنے میں سہولت فراہم کرے گا، اسے ایرانی افواج کی جانب سے 'جائز ہدف' تصور کیا جائے گا۔ ایرانی فوج کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا کہ ایران کی خودمختاری اور سرزمین کی خلاف ورزی میں امریکی فوج کی کسی بھی قسم کی مدد ناقابل قبول ہے اور اس میں ملوث ہر مقام کو نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ 'جارح امریکی فوج کو ایران کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کی خلاف ورزی میں فراہم کی جانے والی ہر قسم کی معاونت ایرانی مسلح افواج کی نظر میں ایک جائز ہدف ہوگی۔' یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ایران اور امریکہ کے درمیان حالیہ فوجی کارروائیوں کے بعد کشیدگی دوبارہ بڑھ گئی ہے، حالانکہ دونوں ممالک کے درمیان جنگ روکنے کے لیے ایک مفاہمتی معاہدہ یا فریم ورک موجود تھا۔

'ایران کے ساتھ ہماری جنگ بندی ختم ہوگئی'

تہران کے سخت مؤقف کے درمیان ڈونلڈ ٹرمپ کا بڑا اعلان

انقرہ، (ایجنسیاں): امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران، نیٹو اور امریکہ کی خارجہ پالیسی سے متعلق متعدد اہم بیانات دیتے ہوئے کہا ہے کہ حالیہ امریکی فوجی کارروائی ایران کی جانب سے کیے گئے حملوں کا جواب تھی، جبکہ ایران کو کسی بھی صورت جوہری ہتھیار حاصل کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ان کے خیال میں ایران کے ساتھ مفاہمتی یادداشت ختم ہو گئی ہے، ایرانیوں نے مذاکرات پر بہت وقت ضائع کیا اور وہ ایران کے ساتھ ڈیل نہیں کرنا چاہتے تھے۔ نیٹو سربراہی اجلاس کے موقع پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے صدر ٹرمپ نے کہا کہ امریکہ نے گزشتہ رات ایران میں فوجی کارروائی کی، کیونکہ ایرانی حملوں کا جواب دینا ضروری تھا۔ انکے مطابق امریکہ اپنے مفادات اور اتحادیوں کے دفاع کے لیے ہر ممکن اقدام کرے گا۔ ٹرمپ نے ایک بار پھر دعویٰ کیا کہ ایران کی فوجی قیادت کو ختم کر دیا گیا ہے اور وہاں نئی قیادت سامنے آ چکی ہے۔ تاہم انہوں نے اس دعوے کے حق میں کوئی شواہد پیش نہیں کیے،

جبکہ اس کی آزاد ذرائع سے بھی تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔ امریکی صدر نے کہا کہ ایران کے ساتھ مذاکرات میں بہت زیادہ وقت ضائع ہوا اور اب واشنگٹن کا مؤقف ایران کے جوہری پروگرام کے حوالے سے بالکل واضح ہے۔ انہوں نے ایک بار پھر زور دیا کہ ایران کسی بھی صورت جوہری ہتھیار حاصل نہیں کر سکتا۔ نیٹو کے حوالے سے بات کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا کہ وہ اتحاد کی موجودہ کارکردگی سے مکمل طور پر مطمئن نہیں ہیں۔ ان کے مطابق ایران کے معاملے میں نیٹو نے امریکا کی وہ مدد نہیں کی جس کی توقع کی جا رہی تھی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ نیٹو کو سب سے زیادہ مالی معاونت امریکا فراہم کرتا ہے، اس لیے اتحادی ممالک کو اپنی ذمہ داریاں مزید مؤثر انداز میں ادا کرنی چاہئیں۔ صدر ٹرمپ نے دعویٰ کیا کہ امریکا کو نیٹو کی اتنی ضرورت نہیں جتنی نیٹو کو امریکا کی ہے، تاہم انہوں نے یہ بھی بتایا کہ نیٹو کے سیکریٹری جنرل کے ساتھ ان کی تعمیری ملاقات ہوئی، جس میں مختلف عالمی اور علاقائی معاملات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

مفاہمتی یادداشت کی خلاف ورزیوں سے مرعوب نہیں ہوں گے: باقر قالیباف

تہران، (ایجنسیاں): ایرانی پارلیمنٹ کے اسپیکر اور ایران امریکہ مذاکراتی ٹیم کے سربراہ محمد

باقر قالیباف نے کہا ہے کہ امریکہ کی مسلسل معاہدہ شکنی اور جارحانہ اقدامات ایران کے عزم کو کمزور نہیں کر سکتے۔ مہر خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق باقر قالیباف نے امریکہ پر ایران امریکہ مفاہمتی یادداشت کی سنگین خلاف ورزیوں کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا ہے کہ واشنگٹن کی عہد شکنی ایران کے عزم کو متزلزل نہیں کر سکتی۔ تفصیلات کے مطابق محمد باقر قالیباف نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر اپنے بیان میں کہا کہ امریکہ نے مفاہمتی یادداشت کی متعدد اہم شقوں کی خلاف ورزی کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان خلاف ورزیوں میں آبنائے ہرمز سے متعلق ایرانی انتظامات کی خلاف ورزی، ایران پر تیل کی پابندیوں کی دوبارہ بحالی، جنوبی ایران پر حملے اور لبنان کے خلاف صیہونی جارحیت کا تسلسل شامل ہے۔ قالیباف نے اپنے پیغام میں کہا کہ غنڈہ گردی اور دباؤ ڈالنے کا دور ختم ہو چکا ہے۔ اس قسم کے اقدامات سے کوئی نتیجہ حاصل نہیں ہوگا اور ایران کسی بھی دباؤ کے سامنے جھکنے والا نہیں ہے۔

امریکی جارحیت پر سپاہ پاسداران کا بھرپور جواب

میزائل اور ڈرون کارروائی میں بحرین، کویت اور بندر سلمان میں واقع 85 اہم امریکی فوجی اہداف کو بنایا نشانہ

تہران، (ایجنسیاں): امریکہ کی جانب سے جنگ بندی کی خلاف ورزی اور ایران کے ساحلی علاقوں پر حملے کے بعد سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی نے اپنے ابتدائی جوابی آپریشن میں بحرین، کویت اور بندر سلمان میں موجود امریکہ کی 85 اہم فوجی تنصیبات کو میزائلوں اور ڈرونز کے ذریعے نشانہ بنانے کا اعلان کیا ہے۔ سپاہ پاسداران کے جاری کردہ بیان کے مطابق ایران میں قائد شہید امت کی تاریخی تشییع اور عراق میں لاکھوں افراد کی جانب سے شاندار الوداعی مراسم کے بعد امریکہ نے جنگ بندی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ہرمزگان اور ماہشہر کے ساحلی علاقوں میں متعدد ساحلی اڈوں اور غیر فوجی مراکز پر فضائی حملے کیے، جو کہ اسلام آباد مفاہمت کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ اس جارحیت کے فوری جواب میں سپاہ

پاسداران کی بحری اور فضائیہ نے مشترکہ میزائل اور ڈرون آپریشن کرتے ہوئے بندر سلمان، بحرین میں امریکی پانچویں بحریہ کے علاقے اور کویت کے علی السالم فضائی اڈے سمیت 85 اہم امریکی فوجی اہداف کو نشانہ بنایا۔ سپاہ پاسداران نے مزید کہا کہ کارروائی کے دوران ایک امریکی ایم کیو 9 ڈرون بھی مار گرایا گیا، جو آپریشن میں مداخلت کی کوشش کر رہا تھا۔

آبنائے ہرمز میں ایرانی اقدامات سے امریکہ چراغ پا

تیل فروخت پر پابندیوں میں دی گئی رعایت کا لائسنس منسوخ

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکی حکام نے آبنائے ہرمز میں حالیہ اقدامات کو 'مکمل طور پر ناقابل قبول' قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ تہران کو اس کے نتائج بھگتنا ہوں گے۔ خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق ایک امریکی عہدیدار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ 'آبنائے ہرمز میں ایران کے اقدامات امریکہ کے لیے قطعی طور پر ناقابل قبول ہیں اور ان کے نتائج سامنے آئیں گے۔'

امریکی عہدیدار نے کہا کہ 'ایران کے ساتھ طے پانے والی مفاہمتی یادداشت مکمل طور پر اس کی کارکردگی سے مشروط ہے اور تہران کو اسی صورت میں رعایتیں ملیں گی جب وہ ذمہ دارانہ طرز عمل کا مظاہرہ کرے گا۔' تاہم انہوں نے کہا کہ امریکی مذاکرات کار اب بھی نیک نیتی کے ساتھ ایران کے ساتھ حتمی معاہدے تک پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جون میں جاری کیے گئے اس عارضی لائسنس کے تحت ایران کو 21 اگست تک خام تیل اور اس سے متعلقہ مصنوعات کی پیداوار، فروخت اور ترسیل کی اجازت دی گئی تھی۔

امریکہ کا یہ فیصلہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب سمندری نگرانی کرنے والے اداروں اور قطر کے مطابق آبنائے ہرمز میں چند گھنٹوں کے اندر تین بحری جہازوں کو نشانہ بنایا گیا۔ ان میں قطر کا مائع قدرتی گیس لے جانے والا ایک جہاز بھی شامل تھا۔ حالیہ کشیدگی میں ثالث کا کردار کرنے والے ملک قطر نے اس حملے کی مذمت کرتے ہوئے اسے 'ناقابل قبول' قرار دیا ہے۔ ان واقعات کے بعد آبنائے ہرمز میں جہاز رانی کی آزادی کے حوالے سے خدشات ایک بار پھر بڑھ گئے ہیں۔

’اسرائیل کو تباہ کر دو‘

اسپین کے مشہور فیسٹیول میں فلسطینیوں سے اظہارِ یکجہتی کا بڑا بینر خصوصی توجہ کا مرکز

میڈرڈ، (یو این آئی) اسپین کے شہر پاملونا میں دنیا کے مشہور ’سان فرمین فیسٹیول‘ کے آغاز پر ہزاروں افراد نے فلسطین کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لیے ایک بہت بڑا بینر لہرایا جو میڈیا کی خصوصی توجہ کا مرکز بن گیا۔ ’سان فرمین فیسٹیول‘ کی میڈیا اور سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی تصاویر اور ویڈیوز میں دیکھا جا سکتا ہے کہ فلسطین سے یکجہتی کا اظہار کرنے کے لیے جو بینر لہرایا گیا اس پر لکھا ہے ’اسرائیل کو تباہ کر دو‘۔

اس بڑے بینر کے علاوہ فیسٹیول میں شرکت کرنے والے کئی افراد نے اسرائیل مخالف اور بھی متعدد بینرز اٹھائے ہوئے تھے۔ فیسٹیول کے شرکاء نے فلسطین کی حمایت میں تربوز کے رنگوں والی بڑی ہوا بھری ہوئی گیندیں بھی فضا میں اچھالیں۔

ٹرمپ اور اردوان کی ملاقات، ٹرمپ کے 5 دعوے جھوٹے نکلے

گرین لینڈ، امریکہ اور اپنی انتظامیہ کی کامیابیوں سے متعلق دعوؤں کو مختلف ماہرین اور دستیاب شواہد کے مطابق گمراہ کن یا غلط قرار دیا گیا

انقرہ، (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے منگل کے روز نیٹو اجلاس سے قبل ترک صدر رجب طیب اردوان سے ملاقات کے دوران میڈیا سے گفتگو میں گرین لینڈ، امریکہ اور اپنی انتظامیہ کی کامیابیوں سے متعلق متعدد دعوے کیے۔ ان دعوؤں کو مختلف ماہرین اور دستیاب شواہد کے مطابق گمراہ کن یا غلط قرار دیا گیا ہے۔ ان میں سب سے نمایاں دعویٰ گرین لینڈ سے متعلق تھا، جہاں ٹرمپ نے ایک بار پھر امریکہ کے کنٹرول کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ یہ جزیرہ چینی اور روسی بحری جہازوں سے گھرا ہوا ہے تاہم اس دعوے کی تائید میں کوئی معتبر ثبوت موجود نہیں۔ ٹرمپ نے اس کے علاوہ یہ دعویٰ بھی دہرایا کہ انہوں نے 8 جنگیں ختم کرائیں، سابق صدر جو بائیڈن نے یوکرین کو سینکڑوں ارب ڈالرز کا فوجی ساز و سامان فراہم کیا، ان کے

دوبارہ منصب سنبھالنے کے بعد امریکہ میں 19.2 ٹریلین ڈالرز سے زائد کی سرمایہ کاری ہوئی اور 2020ء کا صدارتی انتخاب دھاندلی زدہ تھا۔ تاہم ان دعوؤں میں 5 دعوے ایسے بھی ہیں جو حقائق کے برعکس ہیں، ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔ ٹرمپ نے کہا کہ گرین لینڈ چینی اور روسی بحری جہازوں سے گھرا ہوا ہے، تاہم اس دعوے کو ماضی میں آزاد ماہرین، ڈنمارک کی حکومت اور فوج، دیگر نارڈک ممالک کے حکام، گرین لینڈ کی انتظامیہ اور موجودہ و سابق امریکی حکام مسترد کر چکے ہیں۔ گزشتہ ماہ شائع ہونے والے ایک انٹرویو میں ڈنمارک کی آرکٹک فورسز کے کمانڈر نے بھی کہا تھا کہ معمول کے مطابق گرین لینڈ کے اطراف چینی یا روسی بحری جہاز موجود نہیں۔ اسی طرح کینیڈا کی ٹرینٹ یونیورسٹی کے آرکٹک سلامتی کے ماہر پروفیسر پی وٹنی لیکنباور نے بھی اس دعوے کو بے بنیاد قرار دیا۔ ٹرمپ کی فہرست میں بعض ایسے تنازعات بھی شامل ہیں جو ان کے دورِ صدارت میں باقاعدہ جنگ نہیں تھے، جبکہ کچھ تنازعات، جن میں روانڈا اور کانگو کے درمیان کشیدگی شامل ہے، امن معاہدوں کے باوجود مکمل طور پر ختم نہیں ہوئے۔ اسی طرح انہوں نے اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ کو بھی اپنی کامیابیوں میں شامل کیا، حالانکہ غزہ میں جنگ بندی کے باوجود اسرائیلی کارروائیاں جاری رہیں۔ فہرست میں 2025ء کی اسرائیل ایران کشیدگی بھی شامل ہے، اگرچہ 2026ء میں دونوں ممالک کے درمیان دوبارہ فوجی کارروائیاں ہوئیں۔ ٹرمپ نے دعویٰ کیا کہ سابق صدر جو بائیڈن نے یوکرین کو سینکڑوں ارب ڈالرز مالیت کا فوجی ساز و سامان دیا، تاہم جرمنی کے تحقیقی ادارے کیل انسٹی ٹیوٹ فار دی ورلڈ اکانومی کے اعداد و شمار کے مطابق جنوری 2022ء سے اپریل 2026ء تک امریکہ نے یوکرین کے لیے تقریباً 74 ارب ڈالرز کی فوجی امداد مختص کی، جبکہ مالی اور انسانی امداد سمیت مجموعی امریکی تعاون تقریباً 132 ارب ڈالرز رہا۔ ٹرمپ نے یہ دعویٰ بھی دہرایا کہ ان کے دوبارہ اقتدار سنبھالنے کے بعد امریکہ میں 19.2 ٹریلین ڈالرز کی سرمایہ کاری ہوئی، تاہم وائٹ ہاؤس کی اپنی ویب سائٹ پر اس حوالے سے صرف 10.6 ٹریلین ڈالرز کی سرمایہ کاری کے اعلانات کا ذکر موجود ہے، جبکہ مختلف تجزیوں کے مطابق اس میں بھی حقیقی سرمایہ کاری کے بجائے ممکنہ سرمایہ کاری کے وعدے، تجارتی معاہدے اور غیر حتمی اعلانات شامل کیے گئے ہیں۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق 2025ء کے دوران امریکہ میں نئی غیر ملکی براہِ راست سرمایہ کاری تقریباً 232 ارب ڈالرز رہی۔ ٹرمپ نے ایک بار پھر 2020 کے امریکی صدارتی انتخاب کو دھاندلی زدہ قرار دیا، تاہم امریکی عدالتوں، انتخابی حکام اور متعدد تحقیقات میں انتخابی دھاندلی سے متعلق کوئی قابل اعتماد ثبوت سامنے نہیں آیا اور جو بائیڈن کی انتخابی کامیابی کو قانونی طور پر برقرار رکھا گیا۔

کے ٹو ایئرویز طیارہ حادثہ کی تحقیقات کیلئے 11 رکنی تفتیشی ٹیم کراچی پہنچ گئی، نجی کارگو ایئرلائن کے بیشتر دفاتر سیل

کراچی، (یو این آئی) کے ٹو ایئرویز طیارے حادثے کی تحقیقات کیلئے بیورو آف سیفٹی انویسٹیگیشن کی گیارہ رکنی کراچی پہنچ گئی، ٹیم کے ٹو ایئرویز کے دفاتر میں ریکارڈ کا جائزہ لے گی۔ تفصیلات کے مطابق کے ٹو ایئرویز کے طیارہ حادثے کی تحقیقات کیلئے بیورو آف ایئرکرافٹ سیفٹی انویسٹی گیشن کی 11 رکنی تحقیقاتی ٹیم اسلام آباد سے نجی ایئرلائن کی پرواز کے ذریعے کراچی پہنچ گئی۔ ذرائع نے بتایا کہ تحقیقاتی ٹیم کراچی پہنچنے کے بعد فوری طور پر جائے وقوعہ روانہ ہوگی، جہاں حادثے کے شواہد اکٹھے کیے جائیں گے اور مختلف پہلوؤں سے تحقیقات کا آغاز کیا جائے گا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ پاکستان ایئرپورٹس اتھارٹی نے کے ٹو ایئرویز کا مرکزی دفتر سیل کر دیا ہے، جبکہ تحقیقاتی ٹیم حادثے کی وجوہات کا تعین کرنے کیلئے ایئرلائن کے ہیڈ آفس کا بھی دورہ کرے گی۔ تحقیقات کے دوران ایئرلائن کا تکنیکی ریکارڈ، طیارے کی مینٹیننس لاگ بکس، پرواز سے متعلق دستاویزات اور عملے کی تفصیلات کا تفصیلی جائزہ لیا جائے گا۔ اس کے علاوہ یہ بھی جانچا جائے گا کہ پرواز کے دوران تمام قومی اور بین الاقوامی حفاظتی ضوابط پر مکمل عمل کیا گیا تھا یا نہیں۔ ذرائع نے کہا کہ تحقیقاتی ٹیم کو حادثے کی اصل وجوہات تک پہنچنے کے لیے تمام جدید تکنیکی وسائل اور

اختیارات حاصل ہیں۔ ٹیم اپنی ابتدائی رپورٹ مرتب کرنے کے بعد وزارتِ دفاع کے متعلقہ حکام کو ارسال کرے گی، جس کی روشنی میں مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ دوسری جانب نجی کارگو ایئرلائن کے بیشتر دفاتر کو سیل کر دیا گیا ہے، تاہم ایئرپورٹ انتظامیہ نے آپریشنل ضروریات کے پیش نظر کمپنی کے ایک دفتر کو کھلا رکھنے کی اجازت دے دی ہے۔ تحقیقاتی حکام کی جانب سے حادثے کی وجوہات اور طیارے کے لاپتہ ہونے کے اسباب کا تعین کرنے کے لیے مختلف پہلوؤں سے تحقیقات جاری رہیں گی۔

امریکی وزیر دفاع پیٹ ہیگستھ نے اسرائیل کا طے شدہ دورہ اچانک منسوخ کر دیا

واشنگٹن، (یو این آئی) اسرائیلی میڈیا کے مطابق امریکی وزیر دفاع کا عہدہ سنبھالنے کے بعد یہ اسرائیل کا پہلا دورہ تھا۔ امریکی وزیر دفاع نے ترکیہ کو ایف 35 طیاروں کی فروخت پر اسرائیلی

خدشات دور کرنا تھے۔ نیتن یاہو نے ترکیہ کو جدید اسٹیلتھ طیارے فراہم کرنے کے خلاف سخت وارننگ دی تھی۔ ترک وزارت خارجہ نے نیتن یاہو کے بیانات کو ترکیہ کی خریداری روکنے کی مہم قرار دیا تھا۔ نیتن یاہو نے ترکی کو ایف 35 طیارے فروخت کرنے کی مخالفت کر دی۔

اسرائیلی وزیراعظم بنجمن نیتن یاہو کا کہنا ہے کہ ترکی کو امریکی ایف 35 اسٹیلتھ جنگی طیاروں کی فروخت مشرق وسطیٰ میں طاقت کا توازن ’تباہ‘ کر دے گا۔ نیتن یاہو نے ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں سی این این کو بتایا کہ یہ مشرق وسطیٰ میں طاقت کا توازن تباہ کر دے گا، کیونکہ ترکی میرے خیال میں، جارحانہ خواہشات رکھتے ہیں جب آپ انہیں یہ طاقت دیں گے، تو آپ کو اس کے نتیجے میں جارحیت نظر آئے گی۔ ان کے تبصرے اس وقت سامنے آئے جب ٹرمپ نے صدر اردوان سے نیٹو سمٹ میں ملاقات کے دوران کہا تھا کہ وہ ترکیہ کو 2019 میں F-35 پروگرام سے باہر کرنے کے باوجود انقرہ کی طرف سے روسی فضائی دفاعی نظام کی خریداری پر اس طرح کے اقدام پر غور کر رہے ہیں۔

جہاز کے اندر کا درجہ حرارت 50 ڈگری سینٹی گریڈ تک پہنچ گیا، ’سانس لینا بھی مشکل‘

ایئرلائن کی جانب سے صورتحال سے متعلق واضح معلومات فراہم نہ کئے جانے سے مسافروں کی بے چینی اور غصہ ساتویں آسمان پر

میڈرڈ، (ایجنسیاں): اسپین میں ویگو سے میڈرڈ جانے والی ایک پرواز کے مسافروں کو اس وقت شدید اذیت کا سامنا کرنا پڑا جب طیارہ ٹیک آف سے قبل فنی خرابی کا شکار ہو گیا اور درجنوں مسافر ایک گھنٹے سے زائد وقت تک شدید گرمی میں جہاز کے اندر پھنسے رہے۔ ’یورو ویکلی‘ کے مطابق مسافر طیارے میں سوار ہو چکے تھے کہ اچانک ایئر کنڈیشننگ سسٹم میں خرابی پیدا ہو گئی۔ ایئر کنڈیشننگ سسٹم بند ہونے کے باعث طیارے کے اندر درجہ حرارت تیزی سے بڑھنے لگا اور بعض مسافروں کے مطابق کیبن کا درجہ حرارت تقریباً 50 ڈگری سینٹی گریڈ تک پہنچ گیا۔ مسافروں نے صورتحال کو ’ناقابل برداشت‘ قرار دیتے ہوئے بتایا کہ شدید گرمی اور حبس کے باعث سانس لینا دشوار ہو گیا تھا۔ والدین اپنے بچوں کو پرسکون رکھنے کی کوشش کرتے رہے جبکہ متعدد مسافروں نے بار بار طیارے سے باہر نکلنے کی اجازت مانگی۔ مسافروں کا کہنا ہے کہ اس دوران حاملہ خواتین اور بچوں کی مناسب دیکھ بھال نہیں کی گئی جبکہ ایئرلائن کی جانب سے بھی صورتحال سے متعلق واضح معلومات فراہم نہیں کی جا رہی تھیں، جس سے بے چینی اور غصے میں اضافہ ہوتا گیا۔ طیارہ ایک گھنٹے سے زائد وقت تک رن وے پر کھڑا رہا جبکہ انجینئرز خرابی دور کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ تاہم جب مسئلہ حل نہ ہو سکا تو پرواز منسوخ کر دی گئی اور مسافروں کو طیارے سے اُتار دیا گیا۔ طیارے سے اُترنے کے بعد بھی مسافروں

کی مشکلات ختم نہ ہوئیں۔ ایئرپورٹ ٹرمینل میں مسافروں کو متبادل سفری انتظامات کے حوالے سے واضح معلومات نہ مل سکیں، جس پر کئی افراد نے خود ہی دوسرے ذرائع اختیار کرنے کا فیصلہ کیا۔ رپورٹس کے مطابق بعض مسافروں نے قریباً 250 یورو خرچ کر کے گاڑیاں کرائے پر لیں اور چھ گھنٹے کا طویل سفر طے کر کے میڈرڈ پہنچے، جبکہ دیگر نے متبادل پروازوں کا رُخ کیا۔ متعدد مسافر تقریباً 6 گھنٹے کی تاخیر کے بعد رات گئے اپنی منزل تک پہنچ سکے۔ ماہرین کے مطابق گرمیوں کے موسم میں دھوپ میں کھڑے طیاروں کے اندر درجہ حرارت ایئر کنڈیشننگ یا کولنگ سسٹم بند ہونے کی صورت میں اور بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت حال میں بند دروازوں والے طیارے کے اندر چند ہی منٹوں میں شدید گرمی پیدا ہو سکتی ہے۔ یورپی فضائی قوانین کے تحت پرواز کی منسوخی یا طویل تاخیر کی صورت میں مسافروں کو بعض حالات میں کھانے پینے، رہائش اور متبادل سفری انتظامات کی سہولت فراہم کی جا سکتی ہے، جبکہ معاوضے کا انحصار تاخیر یا منسوخی کی اصل وجہ پر ہوتا ہے۔ اگرچہ اس نوعیت کے واقعات شاذ و نادر ہی پیش آتے ہیں، تاہم یہ واقعہ اس بات کی یاد دہانی ہے کہ شدید گرمی کے موسم میں معمولی فنی خرابی بھی مسافروں کے لیے ایک خوفناک تجربہ بن سکتی ہے۔

قابض اسرائیل نے فلسطینی شہداء کے جسدِ خاکی کو دباؤ اور بلیک میلنگ کا آلہ بنا لیا

غزہ (ایجنسیاں): قابض اسرائیل کی جانب سے غزہ کی پٹی سے تعلق رکھنے والے ایک فلسطینی قیدی کے جسدِ خاکی کو حراست میں رکھنے کے اعتراف نے ایک بار پھر لاشوں کو قبضے میں رکھنے اور جبری گمشدگی کے فائل کو نمایاں کر دیا ہے۔ اس عمل پر انسانی حقوق کی تنظیموں نے قابض اسرائیل پر سنگین الزامات عائد کیے ہیں کہ وہ فلسطینیوں کے جسدِ خاکی کو سیاسی دباؤ اور سودے بازی کے لیے استعمال کر رہا ہے اور ان کے خاندانوں کو ان کے پیاروں کے انجام سے آگاہ ہونے یا انہیں باعزت طریقے سے دفنانے کے حق سے محروم کر رہا ہے۔

اسرائیلی اخبار ’ہارٹز‘ کی ایک رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ قابض فوج نے ایک ایسے قیدی کا جسدِ خاکی اپنے پاس رکھا ہوا ہے جو بیت حانون/ایریز کراسنگ کے قریب واقع قابض صہیونی عقوبت خانوں میں سے ایک میں فوت ہو گیا تھا۔ ادھر یورو-میڈیٹیرینین مانیٹر برائے انسانی حقوق کے ڈائریکٹر رامی عبدہ نے اس بات پر زور دیا کہ یہ اعتراف کوئی نئی بات نہیں ہے، بلکہ یہ اس پالیسی کا دیر سے کیا گیا اقرار ہے جس کی دستاویزات انسانی حقوق کے اداروں نے جنگ کے ابتدائی مہینوں ہی سے تیار کر لی تھیں۔

رامی عبدہ نے واضح کیا کہ مانیٹر نے سات اکتوبر سنہ 2023ء سے شہید ہونے والے فلسطینیوں کے جسدِ خاکی کو قبضے میں لینے، نیز قبرستانوں سے لاشیں نکال کر انہیں حراست میں رکھنے کے واقعات کو دستاویزی شکل دی ہے۔ انہوں نے ’قدس پریس‘ کے حوالے سے بتایا کہ سینکڑوں خاندان اب تک اپنے پیاروں کے انجام سے بے خبر ہیں اور نہیں جانتے کہ آیا وہ ملبے تلے شہید ہو چکے ہیں، یا جیلوں کے اندر دم توڑ چکے ہیں یا پھر ان کے جسدِ خاکی کو قابض اسرائیل نے قبضے میں لے رکھا ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ قابض اسرائیل کا جسدِ خاکی کو اپنے قبضے میں رکھنا محض انسانی پہلو تک محدود نہیں ہے، بلکہ یہ اسیران اور لاپتہ افراد کے فائل سے متعلق مذاکرات میں بھی ان کے استعمال تک پھیلا ہوا ہے۔ انہوں نے اسے بین الاقوامی انسانی قانون اور جنیوا کنونشنز کی صریح خلاف ورزی قرار دیا ہے، جو تنازع کے فریقین کو پابند کرتے ہیں کہ وہ مقتولین کے جسدِ خاکی کا احترام کریں اور انہیں بلا تاخیر یا سودے بازی کے لواحقین کے حوالے کریں۔

یورو-میڈیٹیرینین مانیٹر نے جسدِ خاکی کو سودے بازی کے کارڈ میں تبدیل کرنے کو ’یرغمال بنانے‘ کی ایک شکل قرار دیا۔ اس بات پر زور دیا گیا کہ قابض اسرائیل نہ صرف فلسطینی کو اس کی زندگی سے محروم کرتا ہے، بلکہ یہ ظلم اس حد تک بڑھ جاتا ہے کہ وہ اس کے خاندان کو بھی اس کے انجام سے آگاہ ہونے، اس کا جسدِ خاکی حاصل کرنے اور مذہبی و انسانی رسومات کے مطابق تدفین کرنے سے محروم کر دیتا ہے۔

دوسری جانب حقوق انسانی کے کارکن ہشام الشرباتی نے اس بات کی تصدیق کی کہ جسدِ خاکی کو حراست میں رکھنا جبری گمشدگی پر مبنی ایک وسیع تر پالیسی کا حصہ ہے، خاص طور پر غزہ کی پٹی کے قیدیوں کے حوالے سے۔ انہوں نے واضح کیا کہ قابض اسرائیل قیدیوں کی بڑی تعداد کے انجام کو ظاہر کرنے سے گریز کر رہا ہے اور انہیں ان کے اہل خانہ، وکلاء یا ریڈ کراس تک رسائی نہیں دے رہا ہے۔

انہوں نے نشاندہی کی کہ غزہ کے کئی قیدیوں کے انجام کے گرداب بھی ابہام موجود ہے، جبکہ ایسی اطلاعات بھی سامنے آئی ہیں کہ ان میں سے کئی قیدیوں کی موت عقوبت خانوں میں تشدد، طبی غفلت یا بھوک کے باعث ہوئی ہے۔

حقوق انسانی کے ماہرین کا ماننا ہے کہ جسدِ خاکی کو مسلسل حراست میں رکھنا موت کی وجوہات سے متعلق شواہد کو مٹانے کی کوششوں پر سوالات اٹھاتا ہے، خاص طور پر اس تناظر میں کہ گذشتہ مہینوں کے دوران جن لاشوں کو سپرد کیا گیا، ان پر تشدد اور بدسلوکی کے واضح نشانات موجود تھے۔

یورو-میڈیٹیرینین مانیٹر نے ریڈ کراس اور آزاد انسانی حقوق کی تنظیموں سے مطالبہ کیا کہ انہیں حراستی مراکز، قیدیوں کے ریکارڈ اور جسدِ خاکی تک رسائی دی جائے۔ اس کے علاوہ، لاپتہ ہونے والے افراد اور ان قیدیوں کے انجام کی تحقیقات کے لیے ایک آزاد بین الاقوامی میکانزم قائم کیا جائے جو حراست کے دوران وفات پا گئے۔ مانیٹر نے اس بات پر زور دیا کہ جسدِ خاکی کو حراست میں رکھنا اور قیدیوں کے انجام کو چھپانا سنگین خلاف ورزی ہے جو بین الاقوامی مجرمانہ احتساب کے لائق جرائم کے زمرے میں آتے ہیں۔

کنیسٹ نے فلسطینی اتھارٹی کے اضافی فنڈز منجمد کرنے کے مسودہ قانون کی ابتدائی منظوری دے دی

غزہ (ایجنسیاں): قابض اسرائیل کی کنیسٹ کی جنرل اسمبلی نے پہلی ریڈنگ میں ایک ایسے مسودہ قانون کی منظوری دی ہے جو فلسطینی نیشنل اتھارٹی کے مزید فنڈز کو منجمد کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ یہ اقدام ان فنڈز کو ہدف بناتا ہے جو غزہ کی پٹی کو بھیجی جانے والی رقوم سے منسلک ہیں۔

اخبار ’ہارٹز‘ نے بتایا کہ یہ مسودہ قانون جسے لیکوڈ پارٹی کے رکن کنیسٹ موشے باسال نے پیش کیا تھا، اس بات کا تعین کرتا ہے کہ ہر سال اتنی رقم منجمد کی جائے گی جو فلسطینی نیشنل اتھارٹی نے گذشتہ سال کے دوران غزہ کی پٹی کو منتقل کی تھی۔ اخبار نے مزید کہا کہ مسودہ قانون کو دوبارہ خارجہ اور سکیورٹی کمیٹی کے پاس بھیجا جائے گا تاکہ اس پر بحث مکمل کی جا سکے اور اسے دوسری اور تیسری قرات کے لیے ووٹنگ کی تیاری کی جا سکے۔

یہ مسودہ منجمد شدہ فنڈز کو ان لوگوں کو ہرجانہ ادا کرنے کے لیے استعمال کرنے کا حکم دیتا ہے جو ’غزہ کی پٹی سے شروع ہونے والی دہشت گرد کارروائی‘ سے متاثر ہوئے ہیں۔ اس مسودہ قانون کی حمایت میں کنیسٹ کے بارہ ارکان نے ووٹ دیا، جبکہ کسی بھی مخالفت کو ریکارڈ نہیں کیا گیا۔ قابض اسرائیل فلسطینیوں کے لیے مختص درآمدات پر کسٹم ریونیو سے تقریباً چودہ ارب شیکل روک کر بیٹھا ہے، جنہیں ’کلیئرنگ فنڈز‘ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس کا بہانہ یہ بنایا جاتا ہے کہ یہ رقوم ’دہشت گردی کی حوصلہ افزائی اور مدد‘ کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔

قابض اسرائیل کی جانب سے ہر ماہ روکی جانے والی یہ رقوم قابض اسرائیل کی وزارت خزانہ کے خزانے میں جمع ہوتی رہتی ہیں، جبکہ فلسطینی حکومت کو گذشتہ تقریباً تین برسوں سے جاری مالی بحران سے نمٹنے کے لیے اضافی کفایت شعاری کے اقدامات کرنے پڑ رہے ہیں۔

غزہ: 1000 دنوں سے بجلی کی بندش، زندگی قدیم دور میں واپس

غزہ (ایجنسیاں): غزہ کی پٹی میں بجلی کا تعطل اب صرف ایک بنیادی سہولت کا فقدان نہیں رہا بلکہ یہ روزمرہ کی زندگی کو مزید کربناک بنانے والا ایک مستقل عذاب بن چکا ہے۔ خاص طور پر موسمِ گرما کی شدت اور بڑھتے ہوئے درجہ حرارت میں یہ بحران جان لیوا ثابت ہو رہا ہے۔

جنگ سے تھکے ہارے خاندان اب دوہری اذیت میں مبتلا ہیں، دن کے وقت خیموں کی تپتی گرمی اور رات کے وقت اندھیرے کا خوف۔ بجلی کے حصول کے متبادل ذرائع اب عام آدمی کی پہنچ سے دور ہو چکے ہیں۔

متبادل ذرائع: سب کے لیے نہیں

گذشتہ مہینوں کے دوران شہریوں نے بجلی کی کمی کو پورا کرنے کے لیے جنریٹروں اور سولر سسٹم کا سہارا لینے کی کوشش کی، لیکن مہنگائی اور وسائل کی قلت نے ان راستوں کو بھی بند کر دیا ہے۔ امِ ابراہیم جو غزہ شہر میں بے گھر ہیں، بتاتی ہیں کہ جنریٹر کے ذریعے ایک کلوواٹ بجلی کی قیمت تقریباً 35 شیکل تک پہنچ چکی ہے، جو ایک عام خاندان کے لیے روزانہ ادا کرنا ناممکن ہے۔ ان کے مطابق، موبائل چارج کرنا یا پنکھا چلانا بھی ایک طویل انتظار اور منصوبہ بندی کا متقاضی بن گیا ہے۔

خیموں میں جلتی ہوئی زندگی

خان یونس کے مغرب میں واقع ’مواصی‘ کے علاقے میں خیموں میں رہنے والے علاء ابو شمالہ کہتے ہیں کہ ان کے خیمے میں ٹھنڈک کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ دوپہر کے وقت خیمہ ایک جلتے ہوئے تندور کی شکل اختیار کر لیتا ہے، جہاں سانس لینا بھی دوبھر ہو جاتا ہے۔ سولر سسٹم کا آپشن ہر کسی کے پاس نہیں، جس کی وجہ سے لوگ شدید گرمی میں گھٹن زدہ زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔

روزگار پر براہِ راست اثرات

بجلی کا بحران گھروں تک محدود نہیں رہا، بلکہ یہ ان چھوٹے پیشہ ور افراد کی زندگی بھی نگل رہا ہے جو بجلی پر انحصار کرتے ہیں۔ علاء، جو پیشے سے حجام ہیں، بتاتے ہیں کہ بیٹری سے چلنے والی مشین اب 100 شیکل کے بجائے 3000 شیکل میں مل رہی ہے۔ مشین کے بغیر کام کا مطلب روزی روٹی کا مکمل خاتمہ ہے۔

رات کا اندھیرا اور بڑھتے ہوئے خطرات

سورج غروب ہوتے ہی خیمہ بستیوں میں اندھیرا چھا جاتا ہے۔ سامر العطار جو ایک کیمپ میں مقیم ہیں، کہتے ہیں کہ رات کے وقت بچوں اور بزرگوں کا باہر نکلنا انتہائی خطرناک ہو چکا ہے۔ روشنی کا کوئی انتظام نہ ہونے کے باعث انہیں سانپوں، بچھوؤں اور آوارہ کتوں کے خوف میں راتیں گزارنی پڑتی ہیں۔

بجلی: ایک دور کا خواب

جنگ کے باعث فیکٹریاں بند ہونے سے ہزاروں افراد بے روزگار ہو چکے ہیں۔ ایسے میں سولر پینلز اور بیٹریوں کی آسمان کو چھوتی قیمتیں ان کے لیے کسی خواب سے کم نہیں۔

غزہ کے مکینوں کی زندگی اب صرف بقا کی جنگ بن کر رہ گئی ہے۔ ایک موبائل چارج کرنا یا خیمے میں تھوڑی دیر کے لیے پنکھا چلانا بھی ایک ایسا چیلنج بن چکا ہے، جس نے ان کی زندگی کو جدید دور سے نکال کر قدیم اور انتہائی مشکل دور میں دھکیل دیا ہے۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ صحافت

چمپت رائے کا خط

شری رام جنم بھومی تیرتھ کھیتر ٹرسٹ کے جنرل سکریٹری کے طور پر اپنے استعفیٰ کی منظوری کے بعد، چمپت رائے نے پہلی بار عطیہ کی چوری کے بارے میں عوامی طور پر بات کی ہے۔ رام بھکتوں کے نام اپنے خط میں انہوں نے انہیں یقین دلایا کہ خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) کی حتمی رپورٹ جاری ہونے کے بعد قواعد کے مطابق کارروائی کی جائے گی اور معاملے کی حقیقت سامنے آئے گی۔ چمپت رائے کا ایس آئی ٹی کو ایک اور خط سوشل میڈیا پر وائرل ہوا ہے۔ اس میں انہوں نے کہا کہ ایس آئی ٹی کے پاس گنتی کے عمل سے متعلق ایک دستاویز ہے۔ یہ 6 فروری 2025 کو گنتی کے عمل کے لیے معیاری آپریٹنگ پروسیجر (SOP) ہے۔ اس پر ٹرسٹ کے رکن ڈاکٹر انیل مشرا اور اسٹیٹ بینک آف انڈیا، ایودھیا برانچ کے چیف مینیجر گووند مشرا کے دستخط ہیں۔ ''میں اسے مسترد کرتا ہوں'' چمپت رائے کے مطابق، SOP سے متعلق دستاویزات انہیں 13 جون 2026 کو اکاؤنٹس آفس میں دستیاب کرائے گئے تھے۔ چمپت رائے نے اس طرح انل مشرا کو عطیہ خانے میں جمع رقوم کی گنتی میں بے ضابطگیوں کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ اس سے قبل ٹرسٹ کے خزانچی گووند دیو گری یہ کہتے ہوئے اپنی ذمہ داری سے دستبردار ہو گئے تھے کہ بطور خزانچی ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ ملنے والے فنڈز کا انتظام کریں اور انہیں صحیح طریقے سے خرچ کریں۔ اسے اس بات کا کوئی علم نہیں تھا کہ اس دوران کیا ہوا تھا۔ مزید برآں، گووند دیو گری نے چمپت رائے کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ اس نے اپنے ڈرائیور پر بہت زیادہ اعتماد کیا۔ یہ بحران نظامی خامیوں کی وجہ سے پیدا ہوا۔ درحقیقت اس معاملے میں اب تک سامنے آنے والے الزامات اور جوابی الزامات کے بعد صورتحال اس قدر پیچیدہ ہو گئی ہے کہ حتمی SIT رپورٹ جاری ہونے تک ابہام برقرار رہے گا۔ سچ تو یہ ہے کہ ٹرسٹ کے اندر جو لوگ اس کے مالی معاملات کی نگرانی، شفافیت کو یقینی بنانے اور اس کے اثاثوں کی حفاظت کے ذمہ دار تھے وہ یا تو اپنی ذمہ داریوں سے ناواقف تھے یا پھر وہ بے نیاز پائے گئے۔ سوال یہ ہے کہ کیا کوئی محض الزامات کو نظر انداز کر کے اپنی ذمہ داریوں سے پہلوتہی کر سکتا ہے؟ عطیہ کی چوری اتنی دیر تک کس کی نگرانی یا حفاظت میں ہوتی رہی؟ کیا یہ ان لوگوں کے جذبات کی تضحیک نہیں ہے جن کا ایمان ٹرسٹ کے تمام کاموں کی بنیاد رکھتا ہے؟ عوام کی امانت میں خیانت کر کے پیسے کا غبن کیسے ممکن ہوا؟ اب ٹرسٹ کے نئے جنرل سکریٹری کرشنا موہن کا کہنا ہے کہ چوری کے معاملے میں جو بھی قصوروار پایا گیا اسے سزا دینا ان کی ترجیح ہوگی۔ کسی بھی صورت میں صرف استعفیٰ ہی حل نہیں ہے۔ بدعنوانی قانون کے تحت ایک متعین جرم ہے، اور اس کے لیے سزا بھی مقرر ہے۔ ابھرنے والی بے ضابطگیوں کی نوعیت کے پیش نظر، ملک بھر کے لوگ اب یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ کیا نیا نظام جو ٹرسٹ کے تمام کاموں کو چلانے کے لیے بنایا جائے گا، بشمول مندروں کے عطیات، اخراجات اور مالیاتی کھاتوں کی نگرانی، مکمل شفافیت کو یقینی بنائے گا اور ان خامیوں کو دور کرے گا جن کی وجہ سے ٹرسٹ کے فنڈز کے اتنے بڑے پیمانے پر خرد برد ہوئی۔ رام مندر جانا اور وہاں چندہ دینا لاکھوں لوگوں کے لیے ایمان کا معاملہ ہے۔ تاہم اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ اس پورے معاملے نے ٹرسٹ میں عدم اعتماد کا احساس پیدا کیا ہے۔

سعودی عرب کی اہمیت و معنویت اور اس کی بدلتی ہوئی تصویر

پروفیسر اختر الواسع

سعودی عرب کا شمار دنیا کے اہم ترین ممالک میں ہے۔ اس کی صرف سیاسی، معاشی اور جغرافیائی اہمیت ہی نہیں بلکہ دینی اہمیت و معنویت بھی ہے جس کی دنیا میں کوئی دوسری نظیر نہیں ہے۔ اسلام کے مقدس ترین مقامات اور دنیا کی سب سے بڑی آبادی کا واحد قبلہ (کعبہ شریف) اسی سرزمین پر واقع ہے، جہاں ہر سال لاکھوں مسلمان حج اور عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے لیے آتے ہیں۔ جغرافیائی لحاظ سے سعودی عرب ایشیا، افریقہ اور یورپ کے درمیان ایک اہم محلِ وقوع رکھتا ہے۔ اس کے ساحل بحیرۂ احمر اور خلیج عرب سے ملتے ہیں، جو بین الاقوامی تجارت اور بحری نقل و حمل کیلئے نہایت اہم ہیں۔

معاشی اعتبار سے سعودی عرب دنیا میں تیل پیدا کرنے والے سرفہرست ممالک میں شامل ہے اور عالمی توانائی کی منڈی میں اس کا کردار نہایت اہم بلکہ قائدانہ ہے۔ تیل کی دولت نے نہ صرف اس کی معیشت کو مضبوط بنایا بلکہ عالمی معیشت اور بین الاقوامی اقتصادی پالیسیوں پر بھی اس کے اثرات ہیں۔ سیاسی سطح پر بھی سعودی مملکت، عرب دنیا اور عالم اسلام کا ایک بااثر ملک ہے۔ یہ متعدد علاقائی اور بین الاقوامی تنظیموں میں اہم کردار ادا کرتا ہے اور امن، استحکام اور اقتصادی تعاون کے فروغ کے لیے سرگرم رہتا ہے۔ مختصراً، سعودی عرب مذہبی تقدس، جغرافیائی محلِ وقوع، قدرتی وسائل، معاشی طاقت اور سفارتی اثر و رسوخ کے باعث کرۂ ارض پر ایک منفرد اور نہایت اہم مقام کا حامل ملک ہے۔ گزشتہ ایک دہائی میں مشرق وسطیٰ میں اگر کسی ملک نے اپنی داخلی ساخت، معاشی حکمتِ عملی، سماجی ماحول اور بین الاقوامی کردار میں سب سے زیادہ تبدیلی دیکھی ہے تو وہ مملکتِ سعودی عرب ہے۔ 2016ء میں ''ویژن 2030'' کے اعلان کے بعد سے سعودی عرب ایک ایسے دور میں داخل ہوا ہے جس نے نہ صرف اس کی داخلی ترجیحات کو نئی جہت دی بلکہ عالمی سطح پر بھی اس کے مقام اور کردار کو از سرِ نو متعین کیا ہے۔

حج اور عمرہ کی سعادت حاصل کرنے والے لاکھوں مسلمان ہر سال اس تبدیلی کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ مقدس مقامات کی خدمت، حرمین شریفین کی توسیع، جدید ٹرانسپورٹ، ڈیجیٹل سہولیات اور زائرین کے لیے آسانیوں میں غیر معمولی اضافہ اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ سعودی قیادت مذہبی ذمہ داریوں کو جدید انتظامی مہارت کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہ تبدیلی صرف مذہبی خدمات تک محدود نہیں۔ سعودی عرب تیل پر انحصار کم کر کے اپنی معیشت کو متنوع بنانے کے منصوبے پر تیزی سے عمل کر رہا ہے۔ سیاحت، ٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت، قابلِ تجدید توانائی، تفریح، کھیل اور ثقافت جیسے شعبوں میں اربوں ڈالر کی سرمایہ کاری اس بات کا ثبوت ہے کہ مستقبل کی معیشت کے تقاضوں کو سنجیدگی سے سمجھا جا رہا ہے۔

> خارجہ پالیسی میں بھی سعودی عرب نے نسبتاً متوازن اور عملی رویہ اختیار کیا ہے۔ علاقائی کشیدگیوں میں کمی، سفارتی روابط کی بحالی، اقتصادی شراکت داریوں کا فروغ اور عالمی طاقتوں کے ساتھ متوازن تعلقات اس نئی حکمتِ عملی کا حصہ ہیں۔ خطے میں امن، استحکام اور اقتصادی تعاون کے لیے سعودی عرب کی کوششیں بین الاقوامی توجہ حاصل کر رہی ہیں۔ ان تمام تبدیلیوں کے مرکز میں ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان کی قیادت نظر آتی ہے، جنہوں نے ایک ایسے سعودی عرب کا تصور پیش کیا ہے جو اپنی مذہبی شناخت اور تاریخی ورثے کو برقرار رکھتے ہوئے جدید دنیا کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہو۔ ان کی قیادت میں جاری اصلاحات کے حامی اسے ایک نئے دور کی بنیاد قرار دیتے ہیں جبکہ ناقدین اس کے مختلف پہلوؤں پر سوالات بھی اٹھاتے ہیں۔

تعلیم کے میدان میں بھی نمایاں پیش رفت دیکھنے کو ملتی ہے۔ دنیا کی ممتاز جامعات سے اشتراک، نوجوانوں کو جدید علوم کی طرف راغب کرنا، تحقیق و اختراع کی حوصلہ افزائی اور خواتین کی تعلیم میں اضافہ، ان اصلاحات کا اہم حصہ ہیں۔ آج سعودی نوجوان عالمی معیار کی تعلیم اور مہارتوں کے حصول کے لیے پہلے سے کہیں زیادہ مواقع کا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ سماجی سطح پر بھی کئی ایسی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں جنہوں نے سعودی معاشرے کی نئی تصویر پیش کی ہے۔ خواتین کی معاشی اور سماجی سرگرمیوں میں شرکت بڑھی ہے، کھیلوں اور ثقافتی سرگرمیوں کو فروغ ملا ہے، اور نوجوان نسل کو اپنی صلاحیتوں کے اظہار کے لیے نئے پلیٹ فارم فراہم کیے گئے ہیں۔ اگرچہ ان تبدیلیوں پر مختلف حلقوں میں مختلف آراء پائی جاتی ہیں لیکن اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ سعودی معاشرہ ایک نئے مرحلے سے گزر رہا ہے۔

خارجہ پالیسی میں بھی سعودی عرب نے نسبتاً متوازن اور عملی رویہ اختیار کیا ہے۔ علاقائی کشیدگیوں میں کمی، سفارتی روابط کی بحالی، اقتصادی شراکت داریوں کا فروغ اور عالمی طاقتوں کے ساتھ متوازن تعلقات اس نئی حکمتِ عملی کا حصہ ہیں۔ خطے میں امن، استحکام اور اقتصادی تعاون کے لیے سعودی عرب کی کوششیں بین الاقوامی توجہ حاصل کر رہی ہیں۔ ان تمام تبدیلیوں کے مرکز میں ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان کی قیادت نظر آتی ہے، جنہوں نے ایک ایسے سعودی عرب کا تصور پیش کیا ہے جو اپنی مذہبی شناخت اور تاریخی ورثے کو برقرار رکھتے ہوئے جدید دنیا کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہو۔ ان کی قیادت میں جاری اصلاحات کے حامی اسے ایک نئے دور کی بنیاد قرار دیتے ہیں جبکہ ناقدین اس کے مختلف پہلوؤں پر سوالات بھی اٹھاتے ہیں۔ تاہم یہ امر واضح ہے کہ سعودی عرب اس وقت اپنی جدید تاریخ کے ایک فیصلہ کن مرحلے سے گزر رہا ہے۔ ہندوستان جیسے ممالک کے لیے بھی اس تبدیلی کی اہمیت غیر معمولی ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان تجارت، سرمایہ کاری، توانائی اور تعلیم کے شعبوں اور عوامی روابط میں اضافہ مستقبل کے لیے نئی امیدیں پیدا کر رہا ہے۔ لاکھوں ہندوستانی شہری سعودی عرب میں خدمات انجام دے رہے ہیں اور دونوں ممالک کے تعلقات مسلسل مضبوط ہو رہے ہیں۔ آخر میں یہ کہنا بجا ہوگا کہ سعودی عرب آج صرف تیل کی دولت کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنی دور اندیش منصوبہ بندی، اصلاحی اقدامات اور مستقبل پر مرکوز وژن کے باعث عالمی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ آنے والے برس یہ طے کریں گے کہ یہ اصلاحات کس حد تک اپنے مقاصد حاصل کرتی ہیں لیکن اس میں شبہ نہیں ہے کہ یہ مملکت ایک نئے عہد کی دہلیز پر کھڑی ہے۔

○○○

غیر مہذب ہونے کی طرف بڑھتا دیش

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

انسان نے جیسے جیسے ترقی کی، اس نے زندگی جینے، رہنے سہنے، کھانے پینے اور باہمی لین دین کے اصول مرتب کیے لیکن جب طاقتور لوگوں نے اپنے ذاتی مفادات، استحصال اور وسائل پر قبضے کی غرض سے سماجی اصول و ضوابط کو توڑا، تو انسانوں پر ظلم و بربریت کے پہاڑ ٹوٹے۔ انسانی تاریخ کے اس تاریک دور کو ''جس کی لاٹھی اس کی بھینس''، زمانہ جاہلیت، یا 'بلیک ٹائم' کہا جاتا ہے۔ صدیوں تک اس ظلم و بربریت کا سامنا کرنے کے بعد دنیا بھر کے مفکرین اور حکمرانوں نے ایک مہذب دنیا کا خواب دیکھا۔ غلامی، بندھوا مزدوری، رنگ، زبان اور نسل کی بنیاد پر امتیاز کو غیر قانونی قرار دیا گیا۔ تمام ممالک کو خود مختاری ملی اور یہ بین الاقوامی اصول طے پایا کہ کوئی ملک کسی دوسرے ملک پر جبر نہیں کرے گا اور انسانی حقوق کا احترام کیا جائے گا۔

انڈیا کو مہذب بنانے کے دعوے کے ساتھ آنے والے انگریز خود غیر مہذب تھے۔ انہوں نے پوری دنیا میں لوٹ مار اور جبر پر مبنی ایسی تہذیب کو فروغ دیا جس کے اثرات سے نجات پانے میں نہ جانے کتنے برس لگیں گے۔ آزادی کے بعد، مہاتما گاندھی اور دیگر بانیانِ ملک نے ایک ایسے 'رام راجیہ' کا تصور پیش کیا تھا جہاں انصاف، رواداری اور مساوات کا دور دورہ ہو۔ تاہم، موجودہ دور میں آر ایس ایس اور اس کا 'سنگھ پریوار' جس ماضی پرستانہ نظریہ اور 'سناتن دھرم' کی بحالی کا پرچار کر رہا ہے، وہ گاندھی کے تصور سے بالکل مختلف اور بعض لحاظ سے انگریزوں کے جبر سے بھی زیادہ خوفناک ہے۔ سنگھ پریوار کا پورا بیانیہ اس تصور پر قائم ہے کہ بھارت میں رہنے والی اقلیتیں (خصوصاً مسلمان اور عیسائی) پرتشدد، ظالم اور غیر مہذب ہیں، اور ان کی حب الوطنی مشتبہ ہے۔ ہندو سماج روادار اور مہذب ہے، لیکن اب وہ ''خطرے میں'' ہے۔ سوشلزم، کمیونزم، مساوات، آزادی، جمہوریت اور آئین پسندی جیسے نظریات چونکہ یورپ سے آئے ہیں، اس لیے وہ بھارت کے مزاج کے مطابق نہیں ہیں۔

انہی خیالات کی بنیاد پر سنگھ پریوار سماجی، سیاسی اور اقتصادی اہمیت کے تمام ریاستی ڈھانچوں پر قبضہ کر کے ایک نئی سیاسی تہذیب تشکیل دینا چاہتا ہے۔ البتہ اس عمل میں وہ یہ بھول جاتا ہے کہ جرمنی کے نازی ازم اور اٹلی کی فسطائیت (Fascism) کے لیے اس کے دل میں جو تاریخی قدر موجود ہے، وہ کسی بھی لحاظ سے دیسی یا سناتن نہیں ہے۔ سینئر صحافی ارون ترپاٹھی کے مطابق: ''سنگھ پریوار کے قیام کو تقریباً سو برس ہو چکے ہیں، اور مرکز میں تقریباً ڈیڑھ دہائی تک اقتدار میں رہنے اور بیشتر ریاستوں میں طویل حکومتوں کے باوجود، ملک کا تہذیبی منظرنامہ مہذب ہونے کے بجائے مزید غیر مہذب ہوتا جا رہا ہے۔''

سماجی بے تہذیبی کا سب سے بڑا مظاہرہ اس وقت دیکھنے کو ملتا ہے جب مذہب کو سیاسی اور معاشی فائدے کے لیے استعمال کیا جائے۔ معاملہ صرف ایودھیا کے رام مندر میں نذرانوں کی چوری یا مالیاتی خورد برد کا نہیں، بلکہ اس پر پیش کیے جانے والے بے بنیاد دلائل کا ہے۔ رام مندر کی تعمیر کیلئے عوام سے اکٹھے کیے گئے اربوں روپے کے چندے میں ہیر پھیر اور مندر کے ارد گرد زمینوں کی خرید و فروخت کی دھاندلی کو میڈیا اور سرکاری دباؤ کے ذریعے دبانے کی کوشش کی گئی۔

جب اس گھوٹالے کے حقائق سامنے آئے تو سنگھ کے سربراہ موہن بھاگوت ''رام رام'' کہتے ہوئے اس معاملے سے کنارہ کش ہوتے دکھائی دیے، جبکہ ان کے نائب دتاتریہ ہوسبولے نے روایتی بیانیہ اپناتے ہوئے کہا کہ ''ہندو مخالف اور قوم مخالف عناصر اس واقعے کو ہندو عقیدے کو بدنام کرنے کے لیے استعمال کر رہے ہیں، اس لیے ہندو سماج کو صبر سے کام لینا چاہیے۔''

یہاں یہ بنیادی سوال اٹھتا ہے کہ کیا یہی 'صبر' ہندو سماج کو طویل عرصے تک اپنے اندر موجود اونچ نیچ، ذات پات کی تفریق (Casteism) اور ناانصافیوں کے خلاف آواز اٹھانے سے روکے رہا؟ جو معاشرہ اپنی اندرونی برائیوں اور اخلاقی گراوٹ کا سامنا کرنے کی ہمت نہ رکھتا ہو، اسے مسلسل غیر مہذب ہوتے جانے سے کوئی نہیں بچا سکتا۔

بھارت میں بے تہذیبی اور قانون شکنی کا مظاہرہ صرف مندروں کے چندوں تک محدود نہیں۔ اب یہ گلی کوچوں میں انسانی خون بہانے کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جب مسلمان، دلت، آدی واسی یا معاشرے کے کسی کمزور طبقے کے فرد کو گائے کی اسمگلنگ، چوری یا محض مذہبی شناخت کی بنیاد پر بھیڑ کے ذریعے ہلاک نہ کیا جا رہا ہو۔ اس طرح کے 80 فیصد سے زائد واقعات بی جے پی کی حکومت والی ریاستوں میں رونما ہو رہے ہیں، جہاں مجرموں کو سزا دینے کے بجائے اکثر پھولوں کے ہار پہنائے جاتے ہیں۔

چھوٹی بچیوں کی عصمت دری اور قتل کے واقعات میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔ نیشنل کرائم ریکارڈز بیورو (NCRB) کی 2024 کے اعداد و شمار کے مطابق، خواتین کے خلاف 4.41 لاکھ جبکہ بچوں کے خلاف 1.87 لاکھ جرائم ریکارڈ کیے گئے۔ اس شرح میں یومیہ اضافہ کو کیا کوئی مہذب سماج برداشت کر سکتا ہے؟

عدالتی عمل کو بائی پاس کر کے ملزمان کے گھروں پر بلڈوزر چلانا اب ایک فیشن بن چکا ہے۔ اگرچہ سپریم کورٹ نے متعدد بار سخت ہدایات جاری کی ہیں کہ بغیر قانونی عمل کے کسی کا گھر نہیں گرایا جا سکتا، لیکن انتظامیہ نام اور مذہب دیکھ کر یکطرفہ کارروائی کرتی ہے۔ کیا کوئی بھی مہذب سماج اس قسم کے جنگل راج کو قبول کر سکتا ہے؟

مغربی بنگال ہو یا ملک کی دیگر ریاستیں، اقتدار کی ہوس میں سیاسی اخلاقیات کی تمام حدیں پار کر دی گئی ہیں۔ سیاسی مخالفین کے ساتھ جو بدسلوکی کی جا رہی ہے، وہ جمہوری اقدار کے منافی ہے۔ رہنماؤں کے کپڑے اتار کر، ان کے گلے میں جوتے ڈال کر جلوس نکالنا، ارکان پارلیمان کو دھکے دینا اور خواتین ارکان پر انڈے پھینکنا اب معمول بنتا جا رہا ہے۔ اقتدار میں بیٹھے وزراء کے شرمندہ ہونے کے بجائے مضحکہ خیز رویہ جمہوریت کا تمسخر اڑانے اور غیر مہذب معاشرے کی عکاسی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ سیاسی بے تہذیبی صرف ارکانِ اسمبلی اور پارلیمان کی خرید و فروخت (Horse Trading) تک محدود نہیں، بلکہ یہ 'ووٹوں کی چوری' اور الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں یا انتخابی عمل میں دھاندلی تک پھیل چکی ہے۔

مدھیہ پردیش کے نرمدا پورم کی جج تبسم خان، جنہوں نے ماب لنچنگ کے مجرموں کو قانون کے مطابق سزا دی، انہیں دائیں بازو کی تنظیموں کی طرف سے کھلے عام دھمکیاں دی گئیں۔ اسی طرح، منی پور کا بحران، جہاں دو برادریوں (میتی اور کوکی) کو آپس میں لڑا کر ریاستی اور مرکزی قیادت نے منہ موڑ لیا، ملک کی تاریخ کا ایک سیاہ باب ہے۔ جبکہ چند سال پہلے یہ دعویٰ کیا تھا کہ شمال مشرق (North-East) میں شدت پسندی کا خاتمہ کر کے مکمل امن قائم کر دیا گیا ہے۔

بھارت تاریخی طور پر مظلوموں کا حامی اور عالمی سطح پر امن کا علمبردار رہا ہے لیکن حالیہ برسوں میں، غزہ اور فلسطین میں اسرائیلی فوج کے ہاتھوں ہزاروں معصوم بچوں اور شہریوں کے قتلِ عام پر حکومت ہند کی خاموشی اس کی بدلی ہوئی اخلاقی ترجیحات کو ظاہر کرتی ہے۔ تاریخی طور پر، بھارت ہمیشہ اسرائیلی بربریت کے خلاف اور فلسطینیوں کے حقِ خود ارادیت کے ساتھ کھڑا رہا ہے۔ مگر موجودہ حکومت نے اپنے مادی اور عسکری مفادات کی خاطر اسرائیل کے اس غیر انسانی طرزِ عمل کی کھل کر مذمت کرنے سے گریز کیا۔ یہ عالمی سطح پر پھیلتی ہوئی بے تہذیبی کا ساتھ دینے کے مترادف ہے۔

معاشرے کو امید تھی کہ رام مندر کی تعمیر کے بعد ملک میں اس طرح کا کوئی دوسرا واقعہ رونما نہیں ہوگا لیکن آئے دن کسی مسجد یا درگاہ کے نیچے مندر کی تلاش نے پورے سماج کو کشمکش میں مبتلا کر دیا ہے۔ دراصل سنگھ پریوار کو مذہب کے اخلاقی اصولوں سے زیادہ اس کے ذریعے اسے سیاسی اور معاشی غلبہ حاصل کرنے کی فکر ہے۔

اس کے برعکس گاندھی جی انگریزوں کو ہٹا کر گدی پر ہندوستانیوں کو بٹھانے کے بجائے وہ شہریوں کے کردار کی بلندی کے خواہاں تھے۔ گاندھی جی نے معاشرے کو سات بڑے سماجی گناہوں سے خبردار کیا تھا: اصولوں کے بغیر سیاست، اصولوں کے بغیر سیاست، محنت کے بغیر دولت، ضمیر کے بغیر لذت، کردار کے بغیر علم، اخلاق کے بغیر تجارت، انسانیت کے بغیر سائنس، اور قربانی کے بغیر عبادت۔ آج اگر سنگھ پریوار، اس کی ذیلی تنظیموں اور موجودہ سیاسی نظام پر نظر ڈالی جائے تو کارپوریٹ لوٹ مار سے لے کر انتخابی فنڈنگ (Electoral Bonds)، تشدد اور نفرت انگیز تقاریر میں یہ ساتوں برائیاں صاف نظر آتی ہیں۔

معاشرے میں، گاؤں کے پنچایت فنڈ سے لے کر دارالحکومت کے بڑے منصوبوں تک، عوامی املاک کو ذاتی مفاد کے لیے استعمال کرنے کی بیماری بہت پرانی ہے۔ سنگھ نے اس 'ذاتی مفاد' کو اپنے 'تنظیمی مفاد' سے جوڑ دیا اور خود کو ایک جواب دہ ادارے کے بجائے ایک ایسے گروہ کے طور پر پیش کیا جو قانون سے بالاتر ہے۔ اس سے بھی بڑا جرم ریاست کے وہ تمام خود مختار اداروں (عدلیہ، الیکشن کمیشن، سی بی آئی)، جن کا کام انصاف فراہم کرنا تھا، کو حکومت کا آلۂ کار بنانا ہے۔ اس کی وجہ سے تاریخی ناانصافیوں کو 'انصاف' کے طور پر پیش کیا جانے لگا۔

ایسی سنگین صورت حال میں مایوس ہو جانا مسئلے کا حل نہیں ہے۔ ہم نہ تو ریاست کو سڑنے کے لیے چھوڑ سکتے ہیں اور نہ ہی مذہبی برادریوں کو شدت پسندوں کے حوالے کر سکتے ہیں۔ گاندھی، رام منوہر لوہیا اور ڈاکٹر بی آر امبیڈکر تینوں ہی ان اداروں کے اندر اصلاح اور آئینی مداخلت کے حامی تھے۔ آج بھی مایوسی کے اس اندھیرے میں کئی ایسی روشن مثالیں موجود ہیں جو یہ ثابت کرتی ہیں کہ ہندوستان کا ضمیر پوری طرح مرا نہیں ہے۔ بمبئی ہائی کورٹ کے جج مادھو جامدار ایک اقلیتی سیاسی کارکن کی جلاوطنی کا فیصلہ منسوخ کر کے امید پیدا کرتے ہیں۔ نرمدا پورم کی جج تبسم خان اپنی جان خطرے میں ڈال کر ماب لنچنگ کے مجرموں کو عمر قید کی سزا دیتی ہیں۔ کھنڈوا کے جج اکشے دویویدی اپنی سرکاری مراعات ترک کر کے ایک مثال قائم کرتے ہیں۔ جسٹس ایس مرلی دھر اسرائیلی مظالم کو بے نقاب کرتے ہوئے فلسطینی بچوں کی ہلاکت پر دنیا کے ضمیر کو جھنجھوڑتے ہیں۔

کانگریس کے راہل گاندھی کی 'انڈیا اتحاد' کے ذریعے سماج کے بنیادی اشوز پر عوامی تحریک چلانے، اور اکھلیش یادو کا ایودھیا میں نذرانے کی چوری کو بے نقاب کرنا، سیاسی جمود کو توڑنے کی کوششیں ہیں۔ وہ نوجوان جو تعلیمی نظام اور پیپر لیک دھاندلی کے خلاف ''کاکروچ جنتا پارٹی'' بنا کر جنتر منتر پر دھرنا دیے ہوئے ہیں، وہ ملک کا اصل مستقبل ہیں۔ ان کے ساتھ وہ تمام آزاد صحافی، یوٹیوبرز اور سماجی کارکن بھی امید کی علامت ہیں جنہیں مین سٹریم (گودی) میڈیا سے نکال دیا گیا، لیکن وہ آج بھی سچ کو سچ کہنے کی ہمت رکھتے ہیں۔ شاید یہی لوگ بھارت کو جو غیر مہذب ہونے کی طرف بڑھ رہا ہے، دوبارہ تہذیب اور انسانیت کی راہ پر لا سکیں۔

پٹرول میں ایتھنول: حقائق کی روشنی میں

قاضی محمد ابراہیم خلیل سبیلی

پٹرول میں نباتاتی ایندھن یعنی ایتھنول کی آمیزش عصر حاضر کی عالمی توانائی اور ماحولیاتی حکمت عملی کا انتہائی اہم اور کثیر الجہتی موضوع بن چکا ہے۔ حالیہ دنوں میں سوشل میڈیا اور عوامی حلقوں میں اس حوالے سے پھیلنے والی تشویش، شکوک و شبہات اور گاڑیوں کے انجن کی پائیداری سے متعلق سوالات نے ایک نئی بحث کو جنم دیا ہے۔ عوام میں یہ تاثر پایا جا رہا ہے کہ پٹرول میں ایتھنول کی شمولیت محض ایک سستی ملاوٹ ہے جو گاڑیوں کے انجن کو ناکارہ بنانے اور صارفین کی جیبوں پر اضافی بوجھ ڈالنے کا سبب بن رہی ہے۔ اس حقیقت کو سمجھنے کیلئے پورے معاملے کا گہرائی کے ساتھ سائنسی اور معاشی تجزیہ ناگزیر ہے۔ سب سے پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ عالمی سطح پر توانائی کا بحران، خام تیل کی بڑھتی ہوئی قیمتیں اور گرین ہاؤس گیس کے اخراج سے پیدا ہونے والی ماحولیاتی تبدیلیاں دنیا کو متبادل ایندھن کی طرف لے جانے پر مجبور کر رہی ہیں۔ اس تناظر میں ایتھنول جو کہ بنیادی طور پر گنے کے رس، شیرے، اور دیگر نشہ دار یا شکر والی فصلوں کی خمیر سے تیار کیا جانے والا بائیو فیول ہے؛ جو کہ پٹرولیم مصنوعات کے متبادل یا مددگار بن کر ابھرا ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ قابل تجدید توانائی کا ذریعہ ہے، یعنی اسے ہر سال فصلوں کی کاشت کے ذریعہ دوبارہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ برخلاف خام تیل کے جو زمین کی تہوں میں محدود مقدار میں موجود ہے اور ایک بار ختم ہونے کے بعد دوبارہ حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

جب ہم عالمی تناظر میں نگاہ ڈالتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ پٹرول میں ایتھنول کی آمیزش دنیا کے کئی ممالک کی توانائی پالیسی کا اہم حصہ بن چکی ہے۔ تاہم اس کی شرح اور قوانین مختلف ممالک میں ان کی معاشی ترجیحات، جغرافیائی پوزیشن اور زرعی پیداوار کی بنیاد پر طے کئے جاتے ہیں۔ اس وقت دنیا میں ایتھنول بلینڈنگ کی سب سے بڑی اور کامیاب مثال برازیل ہے، جہاں پٹرول میں ایتھنول ملانے کا قانون سب سے پرانا اور اس کی شرح سب سے زیادہ ہے۔ برازیل میں قانوناً پٹرول کے اندر کم از کم ۲۷ فیصد ایتھنول ملانا ضروری ہے، جسے E27 کہا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ برازیل نے اپنی ۸۵ فیصد سے زائد گاڑیوں کو فلیکس فیول ٹکنالوجی پر منتقل کر دیا ہے۔ جس کا سیدھا سا مطلب ہے وہاں کے صارفین پٹرول بنکوں پر جا کر سو فیصد ایتھنول بھی ڈلوا سکتے ہیں، اس کے باوجود گاڑیوں کے انجن بغیر کسی خرابی کے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ برازیل کے بعد دوسرا سب سے بڑا ملک متحدہ امریکہ ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ ایتھنول پیدا کرتا ہے۔ وہاں عام طور پر فروخت ہونے والے پٹرول میں ۱۰ فیصد ایتھنول لازمی شامل ہوتا ہے، جسے E10 کہا جاتا ہے؛ جبکہ وہاں E15 پٹرول بھی عام دستیاب ہے۔ امریکہ میں بھی فلیکس فیول گاڑیوں کے لئے E85 فیول فراہم کیا جاتا ہے جس میں ۵۰ سے ۸۵ فیصد تک ایتھنول شامل ہوتا ہے۔ یورپی یونین ممالک بشمول برطانیہ جرمنی اور فرانس میں بھی E10 پٹرول کو معیاری ایندھن مانا جاتا ہے، وہاں کی حکومت نے ماحولیاتی اہداف کو حاصل کرنے کیلئے ۱۰ فیصد کی حد کو معیاری قرار دیا ہے۔ اس کے برعکس اگر ہم خلیجی اور عرب ممالک جیسے سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، قطر اور کویت کا جائزہ لیں تو وہاں پٹرول میں ایتھنول ملانے کا سرے سے کوئی رواج یا ضرورت ہی نہیں۔ اس کی وجہ انتہائی واضح ہے کہ یہ ممالک دنیا کے سب سے بڑے خام تیل ذخائر کے ممالک ہیں، ان کے پاس سستا اور وافر مقدار میں تیل موجود ہے اور انہیں اپنی معیشت کو سہارا دینے یا بیرونی ممالک پر انحصار کم کرنے کیلئے کسی متبادل یا سستے زرعی ایندھن کی ضرورت نہیں۔ ان ممالک میں فراہم کیا جانے والا پٹرول سو فیصد خالص ہوتا ہے، جس میں کسی قسم کے ایتھنول کی آمیزش نہیں ہوتی۔

برصغیر کی بات کی جائے تو پاکستان میں اعلیٰ سطحی سرکاری کمیٹی نے پٹرول میں صرف ۵ فیصد ایتھنول ملانے کی سفارش کی ہے۔ لیکن ملکی انفراسٹرکچر کی کمی، شوگر ملوں سے ایتھنول کی باقاعدہ سپلائی کے مسائل اور پٹرولیم کمپنیوں کے مابین تجارتی ہم آہنگی نہ ہونے کی وجہ سے یہ پروگرام ابھی تک باقاعدہ طور پر پورے ملک میں نافذ نہیں ہوسکا۔ پاکستان میں بعض مخصوص مقامات پر E5 پٹرول کا تجربہ کیا جا رہا ہے؛ لیکن ابھی تک پورے ملک کا لازمی ایندھن نہیں بن سکا۔ ہندوستان کی صورت حال پاکستان سے بہت مختلف ہے۔ یہاں حالات تیزی سے بدل رہے ہیں، حکومتوں نے اس شعبہ میں انقلابی اقدامات کئے ہیں۔ ہندوستان نے اس میدان میں انتہائی جارحانہ اور تیز رفتار حکمت عملی اپنائی ہے۔ حکومت نے اپنے طے شدہ وقت سے پہلے ہی پٹرولیم میں ۲۰ فیصد ایتھنول ملانے کا ہدف حاصل کر لیا ہے۔ اس وقت ملک کے متعدد علاقوں میں E20 پٹرول کی فراہمی شروع کر دی گئی ہے اور اسے پورے ملک میں مرحلہ وار نافذ کیا جائے گا۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ وزارت حمل و نقل نے حال ہی میں ۲۲ فیصد سے لیکر ۳۰ فیصد تک کی بلند تر آمیزش کے معیارات بھی وضع کئے ہیں۔ جن پر مختلف پراجکٹس کے تحت کام شروع ہو چکا ہے تاکہ مستقبل میں درآمدی تیل پر انحصار کو مزید کم کیا جاسکے۔ لہٰذا ملک میں پٹرول میں ایتھنول کی موجودگی کی شرح ۵ فیصد سے لیکر ۲۰ فیصد کے درمیان ہے جو کہ قانونی اور مروجہ معاشی پالیسیوں کے عین مطابق ہے۔

اب ہم آتے ہیں اس بنیادی اور سب سے اہم سوال کی طرف جس نے گاڑیوں کے مالکان کو شدید تشویش اور ذہنی کرب میں مبتلا کر دیا ہے۔ یعنی کیا پٹرول میں ایتھنول ملانے سے گاڑیوں کا انجن خراب ہوتا ہے؟ اس سوال کا سائنسی اور تکنیکی جواب محض ''ہاں'' یا ''ناں'' میں نہیں دیا جاسکتا بلکہ اس کا انحصار گاڑی کا مینوفیچرنگ سال، اس کے انجن کی ساخت اور اس میں استعمال ہونے والے ایندھن میں ایتھنول کی مقدار پر ہے۔ اگر انجن کی ساخت کے لحاظ سے دیکھا جائے تو پٹرول کے بالمقابل ایتھنول میں کچھ منفرد خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ اول یہ کہ ایتھنول اپنے اردگرد کے ماحول سے نمی اور پانی کو جذب کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ دوم یہ کہ ایتھنول بعض دھاتوں خصوصاً تانبے، لوہے، ربڑ یا پلاسٹک کے پرزوں کو وقت گزرنے کے ساتھ کمزور یا گلا سکتا ہے۔ سوم یہ کہ ایتھنول کی انرجی خالص پٹرول سے تقریباً ۳۰ فیصد کم ہوتی ہے؛ جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک لیٹر ایتھنول سے اتنی توانائی پیدا نہیں ہوسکتی جتنی ایک لیٹر خالص پٹرول سے ہوتی ہے۔ اگر ہم ان سائنسی حقائق کی روشنی میں گاڑیوں کا جائزہ لیں تو یہ بات ثابت شدہ ہے کہ گذشتہ تین یا چار سالوں کے دوران مارکٹ میں آنے والی تمام گاڑیاں مکمل طور پر محفوظ ہیں۔ دنیا بھر کے کارساز اداروں نے بدلتے ہوئے قوانین کے مطابق اپنی گاڑیوں کے فیول سسٹم، پائپ لائنز، فیول پمپ اور انجن کو ایسے مواد سے تیار کرنا شروع کیا ہے جو ایتھنول کے اثرات سے بالکل محفوظ رہتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہندوستان میں اپریل ۲۰۲۳ کے بعد فروخت ہونے والی تمام گاڑیاں E20 کمپلائنٹ ہیں یعنی ان کے انجن اور دیگر پرزے پٹرول میں ۲۰ فیصد ایتھنول کو بغیر کسی نقصان کے برداشت کرنے اور بہترین کارکردگی دینے کیلئے ہی بنائے گئے ہیں۔ جدید گاڑیوں میں الیکٹرانک کنٹرول یونٹ اور سینسرز ایندھن میں ایتھنول کی مقدار کو خود بخود بھانپ لیتے ہیں اور انجن کے اندر ہوا اور ایندھن کے مکسچر کو اس طرح ایڈجسٹ کرتے ہیں کہ گاڑی کے پک اپ اور چلن پر کوئی منفی اثر نہیں پڑتا۔ نئی گاڑیوں کے انجن اور پرزے بالکل محفوظ ہیں اور انہیں ایتھنول سے کسی قسم کا خطرہ لاحق نہیں؛ اس لئے ان گاڑیوں کے مالکان کو سوشل میڈیا کی افواہوں پر کان دھرنے کی بالکل ضرورت نہیں ہے۔

اصل مسئلہ اور پریشانی ان گاڑیوں کی ہے جو دس یا پندرہ سال پرانی ہیں؛ جنہیں اس وقت ڈیزائن کیا گیا تھا جب پٹرول میں ایتھنول ملانے کا تصور نہیں تھا۔ ان پرانی گاڑیوں میں پٹرول کی ترسیل کے لئے ربڑ کے پائپ روایتی فیول پمپ اور لوہے کے پٹرول ٹینک استعمال کئے جاتے تھے۔ اب ان گاڑیوں میں ۲۰ فیصد یا اس سے زیادہ شرح والا ایتھنول پٹرول استعمال کیا جائے گا تو کچھ عرصے کے بعد ایتھنول ان کے ربڑ کے پائپوں کو خراب کرسکتا ہے؛ جس سے ایندھن کے اخراج یعنی لیکج کا خطرہ بڑھ جائے گا۔ مزید برآں چونکہ ایتھنول ہوا سے نمی جذب کرتا ہے اس لئے پرانی گاڑی کو کئی ہفتوں یا مہینوں تک بغیر چلائے یوں ہی کھڑا رکھنے سے فیول ٹینک کے اندر پانی کی تہہ جم سکتی ہے جو لوہے کے ٹینک میں زنگ لگنے کا سبب بنتی ہے۔ اگر یہ زنگ اور کچرا فیول پائپ کے ذریعہ انجن تک پہنچتا ہے تو کاربوریٹر یا فیول انجکٹر کو بلاک کرے گا جس سے گاڑی بار بار بند ہوسکتی ہے اور انجن کی لائف کم ہوسکتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کم انرجی کی وجہ سے پرانی گاڑیوں کا مائلیج پانچ فیصد تک گر سکتا ہے؛ کیونکہ پٹرول میں ایتھنول شامل ہے اور انجن کو مکمل طاقت پیدا کرنے کیلئے ایندھن زیادہ مقدار میں جلانا پڑتا ہے۔ تاہم پرانی گاڑیوں کے مالکان کو گھبرانے یا انہیں ناکارہ سمجھنے کی ضرورت نہیں؛ کیونکہ اس مسئلہ کا حل بھی انتہائی سادہ ہے۔ مالکان چند احتیاطی تدابیر اختیار کر کے گاڑیوں کے انجن کو ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ سب سے پہلی احتیاط یہ ہے کہ گاڑی کو طویل عرصے تک کھڑا نہ رکھا جائے، اگر گاڑی مستقل استعمال میں رہے گی تو ٹینک میں ایندھن زیادہ دنوں تک نہیں رہے گا اور نمی جذب کرنے کا عمل انجن کو متاثر نہیں کر پائے گا۔ دوسری احتیاط یہ ہے کہ ہر سروس کے وقت گاڑی کے فلٹر کو باقاعدگی سے چیک کروایا جائے اور پٹرول کے پائپوں کا معائنہ کیا جائے۔ اگر پرانی گاڑیوں کے ربڑ پائپوں کو جدید ربڑ کے پائپوں سے تبدیل کروا دیا جائے جو کہ انتہائی آسان اور سستا کام ہے تو ایتھنول کے اثرات کا خطرہ مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے۔ اس طرز پر دنیا بھر میں کروڑوں صارفین اپنی پرانی گاڑیاں کامیابی سے چلا رہے ہیں۔

ان تمام باتوں کے بعد مجموعی طور پر یہ واضح ہوتا ہے کہ پٹرول میں ایتھنول کی آمیزش خفیہ سازش یا انجنوں کو تباہ کرنے کا کوئی حربہ نہیں؛ بلکہ عالمی معاشی اور ماحولیاتی ضرورت ہے۔ ترقی پذیر ممالک کے لئے جہاں زر مبادلہ کے ذخائر ہمیشہ دباؤ میں رہتے ہیں، اپنے زرعی فضلے اور گنے سے ایتھنول تیار کر کے پٹرول میں ملانا ملکی معیشت کو اربوں ڈالر کا ریلیف فراہم کرتا اور کسانوں کی خوش حالی کا باعث بنتا ہے۔ اب دنیا بھر میں کارساز ادارے خود کو اس ٹکنالوجی کے مطابق ڈھال رہے ہیں اور مستقبل کی تمام گاڑیاں اسی ایندھن کو مدنظر رکھتے ہوئے بنائی جا رہی ہیں۔ سوشل میڈیا پر پھیلی ہوئی سنسنی خیزی دراصل معلومات کی کمی اور حقائق سے دوری کا نتیجہ ہے۔ صارفین کو چاہئے کہ وہ بلا وجہ پریشان ہونے کے بجائے اپنی گاڑیوں کی باقاعدہ دیکھ بھال کرتے رہیں۔ کیونکہ جدید ایندھن کے دور میں گاڑی کی مناسب دیکھ بھال ہی اس کی طویل عمر اور بہترین کارکردگی کی ضمانت ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ اس سلسلہ میں عوامی شعور پیدا کرے؛ تاکہ افواہوں کا بازار گرم نہ ہو اور عوام اس قومی و بین الاقوامی تبدیلی کو کھلے دل اور درست معلومات کے ساتھ قبول کر سکے۔

□□□

پوسٹ مارٹم کے عمل میں جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جائے گا

وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے وقفہ سوالات کے دوران قانون ساز کونسل کو مطلع کیا کہ رپورٹس میں تاخیر بھی کم ہو جائے گی

ممبئی: ریاست میں پوسٹ مارٹم کے عمل کو مزید جدید، شفاف اور موثر بنانے کے لیے جدید ترین ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جائے گا۔ خاص طور پر، 'غیر حملہ آور پوسٹ مارٹم' ٹیکنالوجی (جسم پر چیرا لگائے بغیر امتحان کا انعقاد) جلد ہی ممبئی میں متعارف کرایا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے وقفہ سوالات کے دوران قانون ساز کونسل کو مطلع کیا کہ حکومت نے پوسٹ مارٹم رپورٹس کی بروقت دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے جامع اقدامات کیے ہیں اور پچھلے دو تین سالوں میں زیر التواء رپورٹوں کی تعداد میں نمایاں کمی آئی ہے۔ ممبر چترا واگھ نے اس معاملے پر سوال اٹھایا جبکہ ممبران ستیج پاٹل، امبا داس دانوے، پردنیا ستاو اور ڈاکٹر نیلم گورہے نے ضمنی سوالات اٹھائے۔ وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے کہا کہ پوسٹ مارٹم آپریشن فی الحال ریاست کے 533 مراکز میں کیے جا رہے ہیں، اس سال مئی تک 10,905 طریقہ کار مکمل ہو چکے ہیں۔ ان مراکز پر کام کے بوجھ کو تسلیم کرتے ہوئے، حکومت عملے، بنیادی ڈھانچے اور دیگر کمیوں کا جائزہ لے گی اور ان کو ایک مقررہ وقت میں دور کرے گی۔ جدید ترین غیر حملہ آور پوسٹ مارٹم ٹکنالوجی جسم پر چیرا لگائے بغیر معائنہ کرنے کی اجازت دے گی۔ یہ ٹیکنالوجی وقت کی بچت کرے گی، افرادی قوت کی ضرورت کو کم کرے گی، انسانی غلطی کو کم کرے گی، اور منٹوں میں ہونے والی تبدیلیوں کی درست تشخیص کو قابل بنائے گی۔ ممبئی کے جے جے میں اس ٹیکنالوجی کو لاگو کرنے کے لیے ضروری مشینری کی خریداری اور ٹینڈرنگ کا عمل ہسپتال اور کے ای ایم ہسپتال پہلے ہی مکمل ہو چکا ہے۔ پہلے، پوسٹ مارٹم رپورٹس حاصل کرنے میں چھ ماہ سے لے کر ایک سال تک کا وقت لگتا تھا۔ تاہم، گزشتہ دو سے تین سالوں میں، فرانزک لیباریٹریوں میں کارروائیوں میں تیزی لائی گئی ہے، جس سے زیر التواء رپورٹوں کا بیک لاگ تقریباً تین لاکھ سے کم ہو کر 75,000 ہو گیا ہے۔ اگلے تین سے چار ماہ کے اندر زیر التوا مقدمات کی تعداد کو ایک قابل انتظام، معمول کی سطح پر لانے کی کوششیں جاری ہیں۔ یہ بھی واضح کیا گیا کہ میڈیکولیگل کیسز کو ترجیح دی جائے گی اور ان میں ویزرا کے محفوظ نمونے شامل ہیں۔ اگرچہ ریاست کے کچھ پوسٹ مارٹم مراکز کو باقاعدگی سے لاشیں موصول نہیں ہوتی ہیں، لیکن حادثات کے شکار علاقوں میں واقع مراکز کو کام کے بھاری بوجھ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وزیر اعلیٰ فڑنویس نے کہا کہ جہاں ضرورت ہو کولڈ اسٹوریج کی سہولیات دستیاب ہیں اور ضروری اصلاحات کو نافذ کرنے کے لیے پوسٹ مارٹم کے تمام مراکز کا جامع جائزہ لیا جائے گا۔ پوسٹ مارٹم کے عمل سے متعلق معلومات کی رازداری کو برقرار رکھنا قواعد کے تحت لازمی ہے۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ پولیس کو پیش کرنے سے پہلے کسی بھی معلومات کو عوامی طور پر ظاہر کرنا غلط ہے۔ چیف منسٹر فڑنویس نے خبردار کیا کہ ان ضابطوں کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

ممبئی کے ساتوں جھیلوں میں پانی کا ذخیرہ بڑھ کر 41.36 فیصد

وہار اور تلسی جھیلیں لبریز، 10 فیصد پانی کٹوتی برقرار

ممبئی: ممبئی اور اس کے مضافاتی علاقوں میں گزشتہ چند دنوں سے ہونے والی موسلا دھار بارش کے باعث شہر کو پانی فراہم کرنے والی ساتوں جھیلوں میں پانی کے ذخیرے میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ بدھ کی صبح تک مجموعی ذخیرہ بڑھ کر 41.36 فیصد تک پہنچ گیا، جبکہ وہار اور تلسی جھیلیں مکمل طور پر بھر کر اوور فلو ہونے لگی ہیں۔ برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کے مطابق صرف گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران جھیلوں میں پانی کا ذخیرہ 28.92 فیصد سے بڑھ کر 41.36 فیصد ہو گیا، جس سے شہر کے لیے تقریباً 40 دن کے اضافی پانی کی دستیابی یقینی ہوئی ہے۔ اس وقت ساتوں جھیلوں میں مجموعی طور پر 5.98 لاکھ ملین لیٹر پانی موجود ہے، جبکہ ان کی مجموعی گنجائش 14.47 لاکھ ملین لیٹر ہے۔ بی ایم سی کے مطابق اگرچہ وہار اور تلسی جھیلیں لبریز ہو چکی ہیں، تاہم شہر میں نافذ 10 فیصد پانی کی کٹوتی فی الحال برقرار رہے گی۔ محکمہ ہائیڈرولک انجینئرنگ کے ایک سینئر افسر نے بتایا کہ پانی کی فراہمی معمول پر لانے کا فیصلہ اسی وقت کیا جائے گا جب تمام ساتوں جھیلیں بھر جائیں گی۔ اس حوالے سے جولائی کے آخر میں صورتحال کا جائزہ لیا جائے گا، کیونکہ آئندہ دنوں میں بارش کی شدت کم ہونے کا امکان بھی موجود ہے۔ بی ایم سی نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ جھیلوں میں پانی کی سطح میں اضافے کے باوجود پانی کا محتاط استعمال جاری رکھیں اور غیر ضروری ضیاع سے گریز کریں تاکہ آئندہ موسم گرما تک شہر کی پانی کی ضروریات بآسانی پوری کی جا سکیں۔

وڈالا ایسٹ میں عمارت کا حصہ منہدم

پہلی منزل میڈیکل اسٹور پر آ گری، تین افراد زخمی

ممبئی: ممبئی کے وڈالا ایسٹ علاقے میں منگل کی صبح ایک گراؤنڈ پلس ون عمارت کی پہلی منزل اچانک منہدم ہو کر نیچے واقع ایک میڈیکل اسٹور پر جا گری، جس کے نتیجے میں دو مردوں اور ایک خاتون سمیت تین افراد معمولی زخمی ہو گئے۔ واقعہ کے بعد علاقے میں کچھ دیر کے لیے خوف و ہراس پھیل گیا۔ یہ حادثہ صبح تقریباً 11:32 بجے شانتی نگر میں ودیالنکر کالج کے عقب میں پیش آیا۔ برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کے ڈیزاسٹر مینجمنٹ سیل کے مطابق عمارت کی پہلی منزل سمراٹ میڈیکل اسٹور پر آ گری۔ فائر بریگیڈ کے پہنچنے سے قبل مقامی شہریوں نے فوری امدادی کارروائی کرتے ہوئے زخمیوں کو ملبے سے نکال کر قریبی نجی کلینک منتقل کیا۔ زخمیوں میں 27 سالہ خوشبو خان، 40 سالہ آشیش سنگھ اور 30 سالہ سنیل یادو شامل ہیں۔ تینوں کو معمولی چوٹیں آئیں اور ابتدائی طبی امداد کے بعد اسپتال سے فارغ کر دیا گیا۔ خوش قسمتی سے اس حادثے میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ واقعے کے بعد بی ایم سی، ممبئی فائر بریگیڈ اور دیگر متعلقہ اداروں نے مقام کا معائنہ کیا اور ملبہ ہٹانے کا کام شروع کر دیا۔ ابتدائی طور پر عمارت کے منہدم ہونے کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی ہے، تاہم حکام نے واقعہ کی تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ حالیہ موسلا دھار بارشوں کے پیش نظر شہری علاقوں میں پرانی اور مخدوش عمارتوں کی حفاظت ایک بار پھر تشویش کا موضوع بن گئی ہے۔

مہاراشٹر کرناٹک سرحدی تنازع پر اعلیٰ سطحی اجلاس

شرد پوار کی تین دہائیوں بعد ودھان بھون میں آمد

ممبئی (یو این آئی) مہاراشٹر اور کرناٹک کے درمیان جاری سرحدی تنازع کے سلسلے میں بدھ کو ودھان بھون میں ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی کا اہم اجلاس منعقد ہوا، جس میں نیشنلسٹ کانگریس پارٹی شرد پوار گروپ کے سربراہ اور سینئر رہنما شرد پوار نے شرکت کی۔ وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کی صدارت میں ہونے والا یہ اجلاس آئندہ سپریم کورٹ میں ہونے والی سماعت کے پیش نظر نہایت اہم تصور کیا جا رہا ہے۔ شرد پوار کی جاری مانسون اجلاس کے دوران ودھان بھون میں موجودگی نے سیاسی حلقوں میں نئی قیاس آرائیوں کو جنم دیا، کیونکہ 1996 کے بعد تقریباً تین دہائیوں میں یہ ان کی پہلی باضابطہ آمد تھی۔ ودھان بھون پہنچنے پر این سی پی شرد پوار گروپ کے رہنماؤں اور ارکان اسمبلی، جن میں جینت پاٹل، جتیندر آوہاڑ اور روہت پاٹل شامل تھے، نے ان کا پرتپاک استقبال کیا۔ اجلاس میں سرحدی تنازع سے متعلق ریاست کی قانونی تیاری، سپریم کورٹ میں پیش کیے جانے والے دلائل، آئندہ حکمت عملی اور بدلتی ہوئی صورتحال پر تفصیلی غور و خوض کیا گیا تاکہ ریاست کا مقدمہ مزید مضبوط انداز میں پیش کیا جا سکے۔ اجلاس میں وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس، نائب وزرائے اعلیٰ ایکناتھ شندے اور اجیت پوار، مرکزی وزیر نارائن رانے، این سی پی شرد پوار گروپ کے ریاستی صدر ششی کانت شندے سمیت کمیٹی کے دیگر اراکین نے شرکت کی۔ تاہم شیو سینا ادھو بالا صاحب ٹھاکرے گروپ کا کوئی نمائندہ اجلاس میں موجود نہیں تھا، جس پر سیاسی حلقوں میں مختلف تبصرے کیے جا رہے ہیں۔ مہاراشٹر کرناٹک سرحدی تنازع کی تاریخ 1956 میں ریاستوں کی تنظیم نو سے جڑی ہوئی ہے، جب مراٹھی زبان بولنے والے 865 دیہات، جن میں بیلگاوی، کاروار اور نپانی جیسے علاقے شامل تھے، اُس وقت کی میسور ریاست، موجودہ کرناٹک، میں شامل کر دیے گئے تھے۔ مہاراشٹر نے ابتدا ہی سے اس فیصلے کی مخالفت کی، جس کے بعد 1966 میں مہاجن کمیشن تشکیل دیا گیا۔ مہاجن کمیشن نے اپنی رپورٹ میں بیلگاوی سمیت اہم سرحدی علاقوں کو کرناٹک میں برقرار رکھنے کی سفارش کی تھی، لیکن مہاراشٹر حکومت نے اس رپورٹ کو غیر منصفانہ قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا۔ کئی دہائیوں تک احتجاج، سیاسی کشمکش اور مذاکرات کے بعد مہاراشٹر حکومت نے 2004 میں آئین ہند کے آرٹیکل 131 کے تحت سپریم کورٹ میں اصل مقدمہ دائر کیا۔ اب جبکہ یہ قانونی لڑائی فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہو رہی ہے، مہاراشٹر حکومت لسانی اکثریت اور جغرافیائی تسلسل کی بنیاد پر اپنے دلائل کو مزید مضبوط بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ شرد پوار کا طویل سیاسی تجربہ اور سرحدی تحریک سے ان کی گہری وابستگی ریاست کی قانونی ٹیم کے لیے اہم ثابت ہو سکتی ہے۔ سپریم کورٹ میں جلد ہونے والی سماعت پر مہاراشٹر اور کرناٹک کے سرحدی علاقوں میں رہنے والے ہزاروں مراٹھی بولنے والے شہریوں کی نظریں لگی ہوئی ہیں، جنہیں امید ہے کہ اس طویل عرصے سے جاری تنازع کا کوئی مثبت اور دیرپا حل سامنے آئے گا۔

نئے لیبر کوڈ کے قواعد پر ٹریڈ یونینوں سے مشاورت کے بعد ہی مرکز کو رپورٹ بھیجی جائے گی: مہاراشٹر حکومت

ممبئی: مہاراشٹر حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ چار نئے مرکزی لیبر کوڈز کے تحت تیار کیے گئے ریاستی مسودۂ قواعد کو حتمی شکل دینے سے قبل ٹریڈ یونینوں سے تفصیلی مشاورت کی جائے گی۔ اس کے بعد ہی ریاست اپنی جامع رپورٹ مرکزی وزارتِ محنت و روزگار کو ارسال کرے گی۔ ریاستی وزیرِ محنت ایڈوکیٹ آکاش فنڈکر نے محکمہ محنت کو ہدایت دی ہے کہ مزدور تنظیموں کے نمائندوں کے ساتھ تفصیلی اجلاس منعقد کیے جائیں اور ان کی تجاویز، اعتراضات اور خدشات کا سنجیدگی سے جائزہ لیا جائے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ تمام متعلقہ فریقوں کی آراء کو شامل کرنے کے بعد ہی قواعد کو حتمی شکل دی جائے گی۔ وزیر محنت نے کہا کہ حکومت کا مقصد ایسا متوازن نظام تشکیل دینا ہے جس میں صنعتوں کی ضروریات کے ساتھ ساتھ مزدوروں کے حقوق اور مفادات کا بھی مکمل تحفظ یقینی بنایا جا سکے۔ انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ ٹریڈ یونینوں کی مناسب تجاویز کو ریاستی رپورٹ میں شامل کیا جائے گا، تاکہ نئے لیبر قوانین کے نفاذ کے دوران کسی طبقے کے ساتھ ناانصافی نہ ہو۔ واضح رہے کہ مرکزی حکومت کی جانب سے نافذ کیے گئے چار نئے لیبر کوڈز کے تحت تمام ریاستوں کو اپنے اپنے قواعد مرتب کرنے ہیں۔ اسی سلسلے میں مہاراشٹر حکومت نے مسودۂ قواعد تیار کیا ہے، تاہم اب انہیں حتمی منظوری سے قبل مزدور تنظیموں کے ساتھ وسیع مشاورت کے عمل سے گزارا جائے گا۔

5 تا 7 جولائی کے دوران لوناولا میں 1290 ملی میٹر بارش

سیلاب، لینڈ سلائیڈنگ اور ٹریفک نظام درہم برہم

پونے: مہاراشٹر کے مشہور سیاحتی مقام لوناولا میں گزشتہ 48 گھنٹوں کے دوران ریکارڈ 1290 ملی میٹر بارش نے معمولات زندگی مفلوج کر دیے۔ شدید بارش کے باعث سیلابی صورتحال، متعدد مقامات پر لینڈ سلائیڈنگ، سڑکوں کی بندش اور ریل و سڑک ٹریفک میں شدید خلل پیدا ہو گیا، جبکہ ہزاروں سیاح اور مقامی شہری مشکلات سے دوچار رہے۔ ماہرین موسمیات کے مطابق بحیرۂ عرب سے آنے والی نمی سے بھرپور ہواؤں اور مغربی گھاٹ کے پہاڑی سلسلے (اوروگرافک ایفیکٹ) کے باعث لوناولا میں انتہائی شدید بارش ہوئی۔ اس غیر معمولی موسلا دھار بارش نے ندی نالوں میں طغیانی پیدا کر دی، نشیبی علاقے زیر آب آ گئے اور کئی شاہراہوں پر پانی جمع ہونے سے آمد و رفت متاثر ہوئی۔ شدید بارش کے نتیجے میں ضلع پونے میں متعدد مقامات پر لینڈ سلائیڈنگ کے واقعات پیش آئے، جن سے ممبئی۔ پونے ریل روٹ اور دیگر مواصلاتی رابطے متاثر ہوئے۔ کئی ٹرینیں منسوخ یا متبادل راستوں پر چلائی گئیں، جبکہ بحالی کا کام مسلسل جاری ہے۔ انتظامیہ نے شہریوں اور سیاحوں سے اپیل کی ہے کہ وہ غیر ضروری سفر سے گریز کریں، پہاڑی علاقوں، آبشاروں اور تیز بہاؤ والے مقامات سے دور رہیں اور صرف سرکاری موسمی انتباہات پر عمل کریں۔ حکام کا کہنا ہے کہ ریسکیو ٹیمیں ہائی الرٹ پر ہیں اور متاثرہ علاقوں میں امدادی کارروائیاں جاری ہیں۔

ممبئی میں صرف سات دن کی بارش نے دہلی کی سالانہ اوسط کو پیچھے چھوڑ دیا

بنگلورو کے سالانہ ریکارڈ کے قریب پہنچ گئی

SANKHADEEP BA[illegible]

ممبئی: ممبئی میں گزشتہ ایک ہفتے کے دوران ہونے والی موسلا دھار بارش نے ایک نیا موسمی ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔ 30 جون سے 6 جولائی کے درمیان شہر میں ہونے والی بارش کی مقدار دہلی کی سالانہ اوسط بارش سے بھی زیادہ ریکارڈ کی گئی، جبکہ یہ بنگلورو کی پورے سال کی اوسط بارش کے تقریباً برابر پہنچ گئی۔ ماہرین موسمیات کے مطابق صرف سات دنوں میں ہونے والی غیر معمولی بارش نے ممبئی میں مانسون کی شدت کو نمایاں کر دیا ہے۔ مسلسل بارش کے باعث شہر کے کئی نشیبی علاقوں میں پانی جمع ہونے، ٹریفک کی رفتار متاثر ہونے اور روزمرہ زندگی درہم برہم ہونے کی اطلاعات موصول ہوئیں۔ رپورٹ کے مطابق ممبئی کی سات روزہ بارش نہ صرف دہلی کی سالانہ اوسط بارش سے تجاوز کر گئی بلکہ بنگلورو کی سالانہ اوسط بارش کے بھی قریب پہنچ گئی، جو ملک میں اس سال مانسون کی شدت اور غیر معمولی موسمی صورتحال کی عکاسی کرتی ہے۔ ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ موسمیاتی تبدیلی، شدید بارش کے بڑھتے رجحان اور شہری انفراسٹرکچر پر بڑھتے دباؤ کے پیش نظر ممبئی جیسے ساحلی شہروں میں نکاسیٔ آب کے نظام کو مزید مضبوط بنانے اور مستقبل کے لیے جامع منصوبہ بندی کی ضرورت ہے تاکہ شدید بارش کے دوران عوام کو کم سے کم مشکلات کا سامنا کرنا پڑے۔

زندہ خاتون کو مقتول قرار دے کر والد اور بھائی کو جیل بھیج دیا گیا

وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے پولیس کی سنگین غلطی تسلیم کر لی

ممبئی: مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے ریاستی اسمبلی میں ایک سنسنی خیز معاملے پر اعتراف کیا کہ پولیس کی سنگین غفلت کے باعث ایک خاتون کو مردہ تصور کرتے ہوئے اس کے والد اور بھائی کو قتل کے الزام میں گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا، جبکہ چند ہفتوں بعد وہ خاتون زندہ واپس آ گئی۔ وزیر اعلیٰ نے واقعے میں ملوث پولیس افسران کو معطل کرنے اور ان کے خلاف فوجداری مقدمات درج کرنے کا اعلان کیا۔ تفصیلات کے مطابق مدھیہ پردیش کی رہائشی 26 سالہ شیوانی کالمیکر لاپتہ ہو گئی تھیں۔ بعد ازاں مہاراشٹر کے ضلع بلڈھانہ میں ایک نامعلوم خاتون کی سرکٹ اور جلی ہوئی لاش برآمد ہوئی، جسے پولیس نے شیوانی کی لاش قرار دیتے ہوئے ان کے والد اور بھائی کو قتل کے الزام میں گرفتار کر لیا۔ تاہم بعد میں شیوانی زندہ حالت میں پولیس اسٹیشن پہنچ گئیں اور بیان دیا کہ وہ محفوظ ہیں اور ان کے اہل خانہ کو فوری رہا کیا جائے۔ وزیر اعلیٰ نے اسمبلی میں کہا کہ پولیس نے سائنسی طریقے، خصوصاً ڈی این اے جانچ کے ذریعے لاش کی شناخت کی تصدیق کیے بغیر کارروائی کی، جو انتہائی غیر ذمہ دارانہ طرزِ عمل تھا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ کیس سے وابستہ تمام متعلقہ پولیس انسپکٹروں، سب انسپکٹروں اور کرائم برانچ کے اہلکاروں کو معطل کر دیا گیا ہے، جبکہ ان کے خلاف محکمانہ اور فوجداری کارروائی بھی کی جائے گی۔ متاثرہ خاندان کو مالی امداد فراہم کرنے کا بھی اعلان کیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے مزید ہدایت دی ہے کہ پورے معاملے کی محکمانہ تحقیقات تین ماہ کے اندر مکمل کی جائیں۔ ادھر اس واقعے نے پولیس کی تفتیشی کارروائی، شواہد کی جانچ اور گرفتاریاں عمل میں لانے کے طریقۂ کار پر سنگین سوالات کھڑے کر دیے ہیں، جبکہ اس نامعلوم خاتون کی شناخت، جس کی لاش برآمد ہوئی تھی، اب بھی معمہ بنی ہوئی ہے۔

ایران پر امریکی حملے سے شیئر بازار دھڑام

ممبئی (یو این آئی) ایران پر امریکی حملے کے بعد بدھ کے روز گھریلو شیئر بازاروں میں زبردست گراوٹ دیکھی گئی اور اہم اشاریے دو فیصد سے زیادہ ٹوٹ گئے۔ بی ایس ای کا 30 حصص پر مشتمل حساس انڈیکس سینسیکس 1,677.12 پوائنٹس (2.15 فیصد) گر کر 76,503.60 پوائنٹس پر بند ہوا۔ نیشنل اسٹاک ایکسچینج (این ایس ای) کا نفٹی-50 انڈیکس بھی 516.65 پوائنٹس یعنی 2.12 فیصد کی کمی کے ساتھ 23,882.05 پوائنٹس پر آ گیا۔ یہ دونوں اہم انڈیکس کی 30 جون کے بعد کی کم ترین بند سطح ہے۔ امریکہ نے منگل کو ایران پر دوبارہ حملے کیے، جبکہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران کے ساتھ عبوری امن معاہدہ ختم کرنے کا اعلان بھی کیا۔ اس کے نتیجے میں بازار میں سرمایہ کاروں کا اعتماد متاثر ہوا اور انہوں نے ایکویٹی میں خطرہ مول لینے سے گریز کیا۔ خطے میں کشیدگی کے بعد خام تیل کی قیمت میں چھ فیصد سے زیادہ اضافہ ہوا اور یہ تقریباً 79 ڈالر فی بیرل تک پہنچ گیا۔ اس کے ساتھ ہی دنیا بھر کے تقریباً تمام بڑے شیئر بازاروں میں بھی گراوٹ دیکھی گئی۔ ملکی سطح پر وسیع مارکیٹ میں بھی فروخت حاوی رہی۔ نفٹی مڈکیپ-50 انڈیکس 1.45 فیصد اور اسمال کیپ-100 انڈیکس 2.24 فیصد نیچے بند ہوا، جبکہ بازار میں اتار چڑھاؤ کی شدت ظاہر کرنے والا انڈیا وی آئی ایکس انڈیکس 24.85 پر پہنچ گیا۔ چوطرفہ فروخت کے دباؤ کے درمیان تیل و گیس، آٹو، فنانس، بینکنگ، ایف ایم سی جی، میڈیا، کیمیکل اور سیمنٹ سیکٹرز کے انڈیکس دو سے ڈھائی فیصد تک گر گئے۔

آئی ٹی، ریئل اسٹیٹ، پائیدار صارف اشیا اور صحت کے شعبوں میں بھی ایک سے دو فیصد تک کمی درج کی گئی۔ این ایس ای میں جن 3,411 کمپنیوں کے حصص میں کاروبار ہوا ان میں سے 2631 کے شیئر سرخ نشان میں اور 698 کے سبز نشان میں رہے۔ دیگر 82 کمپنیوں کے حصص بغیر کسی تبدیلی کے بند ہوئے۔ سینسیکس میں تمام 30 کمپنیوں کے حصص نیچے رہے۔ انڈیگو کا شیئر سب سے زیادہ 5.02 فیصد گر گیا۔ ماروتی سوزوکی کا شیئر 4.11 فیصد، ہندوستان یونیلیور کا 3.36 فیصد، بجاج فائنانس کا 3.07، کوٹک مہندرا بینک کا 2.93، مہندرا اینڈ مہندرا کا 2.85، آئی ٹی سی کا 2.82، بی ای ایل کا 2.70 اور الٹرا ٹیک سیمنٹ کا 2.54 فیصد لڑھک گیا۔

نوی ممبئی کے پنویل میں این آئی اے کی چھاپہ ماری

آن لائن شدت پسندی کیس میں ایک شخص زیرِ حراست، دوسرا مفرور

ممبئی: قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) نے بدھ کے روز نوی ممبئی کے پنویل علاقے میں متعدد مقامات پر چھاپے مارے اور مبینہ آن لائن شدت پسندی و دہشت گردانہ سازش کے ایک معاملے میں ایک شخص کو پوچھ گچھ کے لیے حراست میں لے لیا، جبکہ ایک دوسرا مشتبہ شخص فرار بتایا جا رہا ہے۔ تحقیقات کے مطابق یہ معاملہ ابتدا میں آندھرا پردیش پولیس نے درج کیا تھا، جسے بعد میں این آئی اے نے اپنے قبضے میں لے لیا۔ اس کیس میں کالعدم تنظیموں اسلامک اسٹیٹ (ISIS) اور القاعدہ سے مبینہ روابط رکھنے والے افراد کی سرگرمیوں کی جانچ کی جا رہی ہے۔ تفتیش کاروں کا الزام ہے کہ ملزمان خفیہ آن لائن پلیٹ فارمز کے ذریعے انتہا پسندانہ مواد پھیلاتے، نوجوانوں کو گمراہ کرتے اور مختلف ریاستوں میں سرگرم ایک مبینہ نیٹ ورک سے رابطہ رکھتے تھے۔ این آئی اے نے مقامی پولیس کی مدد سے پنویل میں متعدد مقامات کی تلاشی لی اور زیرِ حراست شخص سے پوچھ گچھ جاری ہے۔ کارروائی کے دوران ضبط کیے گئے ڈیجیٹل آلات اور دیگر مواد کا فرانزک جائزہ لیا جا رہا ہے تاکہ مبینہ سازش کے بارے میں مزید شواہد حاصل کیے جا سکیں۔ حکام کے مطابق ایک اور مشتبہ شخص کی تلاش جاری ہے۔ ابتدائی تحقیقات میں سامنے آیا ہے کہ یہ مبینہ نیٹ ورک آندھرا پردیش، تلنگانہ، مہاراشٹر، دہلی، کرناٹک، مغربی بنگال، بہار اور راجستھان سمیت کئی ریاستوں تک پھیلا ہوا ہو سکتا ہے۔ این آئی اے کا کہنا ہے کہ معاملے کی تفتیش جاری ہے اور دستیاب شواہد کی بنیاد پر مزید قانونی کارروائی کی جائے گی۔

ڈومبیولی اسپتال حملہ معاملہ:

تین گرفتار، شیوسینا کا مؤقف

بے قصوروں کو تحفظ نہیں دیا جائے گا

ممبئی: ڈومبیولی کے شاستری نگر اسپتال میں ڈاکٹروں اور طبی عملے پر مبینہ حملے کے معاملے میں پولیس نے تین افراد کو گرفتار کر لیا ہے، جبکہ ایف آئی آر میں نامزد دیگر ملزمان کی تلاش جاری ہے۔ اس واقعہ نے طبی برادری میں شدید غم و غصہ پیدا کر دیا ہے اور ریاست بھر میں ڈاکٹروں کی سلامتی کا مسئلہ ایک بار پھر بحث کا موضوع بن گیا ہے۔ پولیس کے مطابق اسپتال میں نومولود بچے کو بہتر علاج کے لیے دوسرے طبی مرکز منتقل کرنے کے مشورے کے بعد تنازع پیدا ہوا، جس کے دوران مبینہ طور پر ڈاکٹروں، نرسوں اور دیگر طبی عملے پر حملہ کیا گیا۔ واقعے کے بعد متاثرہ اسپتال کے ڈاکٹروں اور ملازمین نے احتجاج کرتے ہوئے سخت کارروائی اور اسپتالوں میں بہتر سکیورٹی کا مطالبہ کیا۔ ادھر شیوسینا کی جانب سے کہا گیا ہے کہ قانون اپنے مطابق کارروائی کرے گا اور اگر کوئی بھی شخص قصوروار پایا جاتا ہے تو اسے کسی قسم کا سیاسی تحفظ فراہم نہیں کیا جائے گا۔ پارٹی نے واضح کیا کہ تشدد اور قانون کو ہاتھ میں لینے کی حمایت نہیں کی جا سکتی۔ پولیس نے حملے کے سلسلے میں متعدد افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے، جس میں ایک شیوسینا کارپوریٹر کا نام بھی شامل ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ معاملے کی تفتیش جاری ہے اور تمام شواہد کی بنیاد پر مزید قانونی کارروائی کی جائے گی۔ دوسری جانب طبی تنظیموں نے صحت کے کارکنوں پر بڑھتے حملوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے اسپتالوں میں مؤثر حفاظتی انتظامات کو یقینی بنانے کا مطالبہ کیا ہے۔

اتراکھنڈ کو دنیا کا روحانی دارالحکومت بنانے کی طرف حکومت گامزن

وزیراعلیٰ جناب پشکر سنگھ دھامی نے شری رام کتھا کی اختتامی تقریب میں شرکت کی

ہری دوار: بدھ کو پریم نگر آشرم، ہریدوار میں منعقد پوجیہ موراری باپو کی شری رام کتھا کی اختتامی تقریب میں عقیدت مندوں سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے ہریدوار کی مقدس سرزمین پر اپنی بے مثال روحانی خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔ پوجیہ موراری باپو کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ موراری باپو نہ صرف شری رام کتھا کے راوی ہیں، بلکہ بھگوان شری رام کے نظریات، افکار اور فلسفہ حیات کے زندہ علمبردار بھی ہیں، جو ہندوستانی ثقافت، سناتن فلسفہ اور روحانیت کا پیغام پوری دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آج جب دنیا جنگ، تشدد اور دہشت گردی جیسے چیلنجوں کا سامنا کر رہی ہے، ہندوستان کی لازوال ثقافت کا "واسودھائیو کٹمبکم" (واسودھائیو کٹمبکم) کا پیغام پوری انسانیت کے لیے رہنمائی کی روشنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں، ہندوستان ایک ثقافتی نشا? ثانیہ کا مشاہدہ کر رہا ہے، اور اتراکھنڈ حکومت دیو بھومی کو دنیا کے روحانی دارالحکومت کے طور پر قائم کرنے کے عزم کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ اس مقصد کے لیے، کیدارکھنڈ-مانسکھنڈ مندر مالا مشن، ہریدوار-رشی کیش کوریڈور، شاردا کوریڈور، اور قدیم مندروں کے تحفظ اور خوبصورتی کے منصوبے تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس سال اتراکھنڈ میں مذہبی سیاحت اور روحانی یاترا نے نئے ریکارڈ قائم کیے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ چار دھام یاترا پچھلے تمام ریکارڈ توڑ رہی ہے، اور دو ماہ کے اندر 45 لاکھ سے زیادہ عقیدت مندوں نے زیارت کی ہے۔ اسی طرح 150,000 سے زیادہ عقیدت مندوں نے ہیم کنڈ صاحب یاترا میں سجدہ کیا ہے، جب کہ 55,000 سے زیادہ یاتریوں نے کیلاش مانسرور یاترا کا دورہ کیا ہے، جس میں پہلے سالانہ محدود تعداد میں یاتری نظر آتے تھے۔ چیف منسٹر نے کہا کہ انہیں 5 جولائی کو کیلاش مانسرور یاترا کے لئے یاتریوں کے پہلے کھیپ کو جھنڈی دکھا کر روانہ کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ انہوں نے کہا کہ یہ اتراکھنڈ کے بہتر ہونے والے بنیادی ڈھانچے، محفوظ سفری انتظام اور بڑھتے ہوئے ایمان کا ثبوت ہے۔

آنے والے کمبھ میلہ 2027 کو الہی، عظیم الشان اور محفوظ بنانے کے اپنے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے، وزیر اعلیٰ نے کہا کہ کمبھ محض عقیدہ کا واقعہ نہیں ہے، بلکہ سماجی ہم آہنگی، روحانی شعور اور سناتن ثقافت کا عظیم تہوار ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت "ترقی کے ساتھ ساتھ وراثت" کے منتر کے ساتھ دیو بھومی کی ثقافتی شناخت، روحانی وقار اور سناتن روایات کو برقرار رکھنے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔ انہوں نے عقیدت مندوں پر زور دیا کہ وہ بھگوان شری رام کے نظریات کو اپنی زندگیوں میں اپنائیں، یہ کہتے ہوئے کہ سنتوں کے آشیرواد اور عوامی شراکت سے، اتراکھنڈ روحانی اور ثقافتی میدان میں نئی بلندیوں کو حاصل کرے گا۔ پرمارتھ نکیتن آشرم رشی کیش کے صدر سوامی چدانند سرسوتی مہاراج، ضلع پنچایت صدر کرن چودھری، سابق کابینی وزیر سوامی یتیشوارانند، ریاستی وزیر سنیل سینی، دیش راج کرنوال، بتن گوتم، اجیت چودھری، شوبھرام پرجاپتی، آدیش سینی، ضلع پولیس کے سپرنٹ سے اشوتوش کے صدرے، اشوتوش شرما، پرمارتھ نکیتن آشرم کے صدر تھے۔ پروگرام میں نونیت سنگھ بھلر اور دیگر موجود تھے۔

فوجی بہبود کے وزیر گنیش جوشی نے نبھایا اپنا وعدہ

رانی پوکھری CSD کینٹین کی تزئین و آرائش اور توسیعی کاموں کا افتتاح کیا

دہرہ دون: سپاہیوں کی بہبود کے وزیر گنیش جوشی نے بدھ کو رانی پوکھری میں سی ایس ڈی کینٹین کی تزئین و آرائش اور توسیعی کاموں کا باضابطہ افتتاح کیا۔ اس موقع پر انہوں نے ایک فوجی ملن پروگرام کے دوران سابق فوجیوں اور ان کے اہل خانہ سے بات چیت کی اور ان کے مسائل اور تجاویز سنیں۔ قابل ذکر ہے کہ پچھلے سال فوجی بہبود کے وزیر گنیش جوشی نے ایک معائنہ کے دوران رانی پوکھری سی ایس ڈی کینٹین کا دورہ کیا تھا، جہاں سابق فوجیوں نے انہیں کینٹین کی محدود جگہ اور توسیع کی ضرورت کے بارے میں آگاہ کیا تھا۔ وزیر گنیش جوشی نے اس وقت کینٹین کی تزئین و آرائش اور توسیع کا وعدہ کیا تھا۔ اس وعدے کو پورا کرتے ہوئے انہوں نے آج کینٹین کی تزئین و آرائش اور توسیعی کاموں کا افتتاح کیا۔ اس دورے کے دوران، سابق فوجیوں اور ان کے اہل خانہ نے رانی پوکھری علاقے میں CSD کینٹین کے قیام اور توسیع کی سمت میں کی جانے والی کوششوں کے لیے سولجر ویلفیئر وزیر گنیش جوشی کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ کینٹین کی توسیع سے بڑی تعداد میں سابق فوجیوں اور ان کے زیر کفالت افراد کو بہتر سہولیات میسر آئیں گی۔ اس موقع پر فوجی بہبود کے وزیر گنیش جوشی نے کہا کہ فوجی اور سابق فوجی قوم کا فخر ہیں۔ ریاستی حکومت ان کے وقار، سہولت اور بہبود کے لیے پوری طرح پابند ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت فوجیوں اور سابق فوجیوں کے مفادات کے تحفظ اور ان کی سہولیات کو مزید مستحکم کرنے کے لیے مسلسل کوشاں ہے۔ انہوں نے کہا کہ سابق فوجیوں کے مسائل کا بروقت حل حکومت کی ترجیح ہے اور ملٹری ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ اس سمت میں مسلسل کام کر رہا ہے۔ میٹنگ کے دوران، سابق فوجیوں نے فوجی بہبود کے وزیر گنیش جوشی سے دیگر مسائل کو حل کرنے کی درخواست کی، جس میں سی ایس ڈی کینٹین کے قریب موہی ندی سے کینٹین کو ممکنہ خطرے سے بچانے کے لیے ضروری حفاظتی کام بھی شامل ہے۔

بی جے پی کا بدری ناتھ واقعہ میں کارروائی کا خیر مقدم، مجرموں کو جیل کی امید!

بی جے پی سناتن کے عقیدے، وقار اور اعتماد کے ساتھ کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ برداشت نہیں کرے گی: چمولی

دہرہ دون: بی جے پی نے بدری ناتھ چوری کیس میں دھمی حکومت کی کارروائی کا خیر مقدم کیا اور اس جرم میں ملوث افراد کے لیے جلد اور سخت سزا کی امید ظاہر کی۔ پارٹی نے واضح کیا کہ کوئی شخص کتنا ہی بااثر کیوں نہ ہو، وہ جیل سے نہیں بچ سکتا۔ بی جے پی حکومت سناتن کے عقیدے، مقدس مندروں کے وقار اور لاکھوں عقیدت مندوں کے اٹل عقیدے کے ساتھ کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ کو برداشت نہیں کرے گی۔ کانگریس کے بیانات پر کانگریس نے بھی جوابی حملہ کرتے ہوئے کہا کہ ان لوگوں کے الفاظ پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا جنہوں نے صدر کے طور پر کام کرتے ہوئے معطل ملزم کو مستقل ملازم بنایا۔ ریاستی ہیڈکوارٹر پر پارٹی کی جانب سے اس معاملے پر ایک تفصیلی بیان میں ریاستی ترجمان اور سینئر ایم ایل اے مسٹر ونود چمولی نے اس واقعہ کو انتہائی افسوس ناک اور ہندو برادری کے عقیدے پر حملہ قرار دیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ حکومت نے اس واقعے کو بہت سنجیدگی سے لیا ہے، اور بنیادی طور پر ذمہ دار پرسنل اسسٹنٹ کو معطل کر دیا گیا ہے، اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کو یقینی بنانے کے لیے ایف آئی آر درج کر لی گئی ہے۔ چیف منسٹر مسٹر پشکر دھامی کی ہدایت پر کمشنر کی سربراہی میں تین رکنی کمیٹی معاملے کی تحقیقات کر رہی ہے اور 15 دنوں کے اندر اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ تحقیقات سے جو بھی حقائق سامنے آئیں گے، کارروائی صرف محکمانہ کارروائی تک محدود نہیں ہوگی بلکہ اس میں قانونی کارروائی بھی شامل ہوگی۔ ہماری حکومت اور جماعت اس معاملے میں بہت سنجیدہ ہے اور جس نے بھی یہ گناہ کیا ہے اسے سخت اور سخت سزا کا سامنا کرنا پڑے گا۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ بی جے پی حکومت نے پہلے دن سے ہی اس پورے معاملے میں شفافیت، جوابدہی اور فوری کارروائی کی پالیسی اپنائی ہے۔ حکومت کا واضح اصول ہے کہ کسی بھی عقیدے سے متعلق ادارے میں بے ضابطگی کا کوئی بھی الزام انتہائی سنجیدگی سے لیا جائے گا اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کو یقینی بنایا جائے گا۔ اگر تفتیش میں مجرم مل گیا تو وہ کتنا ہی بااثر کیوں نہ ہو، قانونی کارروائی سے بچ نہیں سکیں گے۔ تحقیقات مکمل ہونے تک کسی قسم کا تحفظ یا سیاسی دباؤ قبول نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے معاملے کو محکمانہ انکوائری تک محدود نہیں رکھا ہے۔ بی کے ٹی سی نے پورے معاملے کے مجرمانہ پہلوؤں سمیت غیر جانبدارانہ تحقیقات کو یقینی بنانے کے لیے متعلقہ فرد کے خلاف ایف آئی آر بھی درج کرائی ہے۔ حکومت نے تحقیقات کو صرف مبینہ بے ضابطگیوں تک محدود نہیں رکھا ہے بلکہ انکوائری کمیٹی کو یہ ذمہ داری بھی سونپی ہے کہ وہ عطیات کے انتظام کے نظام کو مزید شفاف، جوابدہ اور موثر بنانے کے طریقے تجویز کرے۔ یہ بی جے پی حکومت کی گڈ گورننس اور جوابدہ انتظامیہ کی پہچان ہے۔

کانگریس پارٹی کی جانب سے ذمہ داری طے کرنے کے سوال کے بارے میں انہوں نے کہا کہ

کارروائی کا سامنا کر رہا ہے۔ ہماری حکومت کی سنجیدگی کا یہ عالم ہے کہ یہ معاملات بے نقاب ہو چکے ہیں اور کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔ جو بھی مجرم پایا گیا اسے قانونی کارروائی کا سامنا کرنا پڑے گا اور جیل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ انہوں نے یہ بھی نشاندہی کی، "کانگریس پارٹی آج کس اختیار کے ساتھ بی جے پی کے کام کرنے کے انداز پر سوال اٹھانے کی کوشش کر رہی ہے؟ دوسروں پر کیچڑ اچھالنے سے پہلے، کانگریس پارٹی کو دیو بھومی کے لوگوں کو اپنے لیڈروں کی" گھپلے کی حکمرانی" اور بداعمالیوں کا پورا حساب دینا چاہیے۔

جنہوں نے ملزم کو مستقل ملازم بنایا، سناتن عقیدے کے ایسے مخالفین پر بھروسہ نہیں۔بدری ناتھ واقعہ کانگریس کے لیے سیاسی مسئلہ ہے، ان لوگوں کے الفاظ پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا جنہوں نے صدر کے طور پر کام کرتے ہوئے معطل ملزم کو مستقل ملازم بنایا۔ریاستی ہیڈکوارٹر پر پارٹی کی جانب سے اس معاملے پر ایک تفصیلی بیان میں ریاستی ترجمان اور سینئر ایم ایل اے مسٹر ونود چمولی نے اس واقعہ کو انتہائی افسوس ناک اور ہندو برادری کے عقیدے پر حملہ قرار دیا۔

کانگریس صدر گنیش گوڈیال جنہوں نے ملزم کو کمیٹی کا مستقل ملازم مقرر کیا تھا، سب سے پہلے ذمہ داری قبول کرنی چاہئے۔ جب تحقیقات ہوگی تو ان کا دور ضرور شامل ہوگا۔ ایسے میں گوڈیال کو سب سے پہلے ایسے شخص کی تقرری کے لیے عوام سے معافی مانگنی چاہیے جو اس وقت چوری کے الزامات اور جاری تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی کانگریس اقتدار میں رہی ہے، اس نے مندروں کے نذرانے اور مقدس وسائل کو سیاسی مفادات کے طور پر کیوں استعمال کیا؟ بڑے پیمانے پر مالی بے ضابطگیوں، غبن اور دھوکہ دہی کے الزامات ان کی حکومت کے دوران لگ بھگ 10 کروڑ روپے؟" کانگریس کو آج یہ واضح کرنا چاہئے کہ بھگوان بدری وشال اور بابا کیدارناتھ کے مقدس مقامات کو اس کے دور حکومت میں بدعنوانی کے اڈے میں کیوں تبدیل کر دیا گیا۔ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ کانگریس نے سناتن دھرم کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی ہے، اس کی جڑوں کو نقصان پہنچایا ہے، اور ملک اور دنیا کے لاکھوں عقیدت مندوں کے مقدس عقیدے کو کچل دیا ہے۔ کانگریس نے مطمئن کرنے کی سیاست کی خاطر اکثریتی سناتن برادری کے جذبات کو مسلسل ٹھیس پہنچائی ہے۔ جب بھی اقتدار میں، انہوں نے ہمارے مقدس مقامات، مزارات اور مندروں کے انتظامات کو بدعنوانی کے ذریعہ استعمال کیا۔ کانگریس کا اصل کردار اور تاریخ اس کی سناتن مخالف ذہنیت اور عقیدت مندوں کے عقیدے کا مذاق ہے جسے دیو بھومی کے لوگ کبھی معاف نہیں کریں گے۔ بی جے پی اور کانگریس حکومتوں کے درمیان فرق کو واضح کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ دیو بھومی کا عقیدہ ہمارے لئے سب سے اہم ہے۔ وزیر اعظم جناب نریندر مودی اور وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی کی قابل ڈبل انجن قیادت میں، اتراکھنڈ کے مقدس مذہبی مقامات کی عظیم الشان تعمیر نو کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔ کانگریس پارٹی نے مسلسل عقیدت مندوں کی حفاظت، دیو بھومی کے مندروں کے وقار اور شفاف انتظام کو اپنی اولین ترجیح بنایا ہے۔ اس کے برعکس، کانگریس کی حکومت مسلسل نظر انداز، بدعنوانی کے الزامات، اور سراسر افراتفری کا مترادف رہی ہے۔

دھامی حکومت عوام کی آواز کو دبا رہی ہے: لکھپت

بدری ناتھ دھام چوری کے معاملے کی جانچ ہائی کورٹ کے تین موجودہ ججوں کی کمیٹی سے کرائی جائے

دہرہ دون: بدری ناتھ اسمبلی حلقہ سے کانگریس کے ایم ایل اے لکھپت سنگھ بٹولا نے راجدھانی میں ایک پریس کانفرنس میں موجودہ ریاستی حکومت اور بدری کیدار مندر کمیٹی (بی کے ٹی سی) کے خلاف مہم شروع کی۔ انہوں نے بدری ناتھ دھام میں عقیدت مندوں کی طرف سے دیے گئے عطیات اور پیشکشوں کے مبینہ طور پر غلط استعمال کے معاملے میں غیر جانبدارانہ تحقیقات کرنے اور قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کے لیے ہائی کورٹ کے تین موجودہ ججوں کی ایک خصوصی کمیٹی کی فوری تشکیل کا مطالبہ کیا۔ ایم ایل اے بٹولا پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انتہائی جذباتی ہو گئے۔ انہوں نے انتہائی غمگین دل کے ساتھ کہا: "میں اس مقدس اور مقدس سرزمین کی نمائندگی کرتا ہوں جہاں بھگوان وشنو کا ویکنٹھا دھام، گروؤں کا مسکن، سری ہیم کنڈ صاحب، واقع ہے۔ آج ان مقدس مقامات اور مندروں سے نذرانے چرائے جا رہے ہیں۔ اس برے عمل نے میرے دل کو گہرے دکھ اور درد سے بھر دیا ہے، اور کروڑوں دلوں کو بیرون ملک بے چین کر دیا ہے۔" انہوں نے موجودہ تفتیشی نظام اور حکومتی رویے پر کڑی تنقید کرتے ہوئے یہ شعر بھی سنایا: "چور تمہارا ہے، حکومت کا سایہ بھی تمہارا ہے، تم چور کو ایماندار قرار دے سکتے ہو، لیکن تفتیشی افسر بھی تمہارا ہے۔" پریس کانفرنس کے دوران ایم ایل اے بٹولا نے حکومت پر براہ راست حملہ کیا اور میڈیا کے سامنے درج ذیل اہم نکات پیش کیے: موجودہ ججوں سے تحقیقات کا مطالبہ: ہم حکومت کی طرف سے کسی محکمانہ یا مقامی تحقیقات پر اعتماد نہیں کرتے۔ اس بڑے پیمانے پر گھوٹالے کی حقیقت سے پردہ اٹھانے کے لیے معزز ہائی کورٹ کے تین موجودہ ججوں کی ایک کمیٹی کے ذریعے وقتی جانچ کرائی جائے۔ عقیدے کے ساتھ چھیڑ چھاڑ: بدری ناتھ دھام میں عطیات کی مبینہ چوری نہ صرف مالی بدعنوانی ہے، بلکہ ہندوستان اور بیرون ملک سے لاکھوں سناتنیوں کے مذہبی عقیدے پر ایک گہرا دھچکا ہے۔ انہوں نے حکمراں پارٹی کے اندر عدم اطمینان کا دعویٰ کرتے ہوئے کہا کہ حکمران پارٹی کے ایم ایل ایز کی ان کی اپنی حکومت نہیں سن رہی ہے۔ پہاڑوں کو نظر انداز کرنا: حکومت ترقی کے بلند و بانگ دعوے کر رہی ہے لیکن زمینی سطح پر مقامی آبادی اب بھی بنیادی سہولیات، تعلیم اور صحت کے لیے ترس رہی ہے۔

کھیل رتن اور ڈرونا چاریہ ایوارڈز کیلئے 24 جولائی تک درخواست دیں: ریکھا

دہرہ دون: اتراکھنڈ حکومت نے 2025 کے ریاستی سطح کے کھیلوں کے ایوارڈز کے لیے درخواستیں طلب کی ہیں۔ وزیر کھیل ریکھا آریہ نے کہا کہ ریاست میں رہنے والے اہل کھلاڑی اور کوچ 24 جولائی 2026 تک مقررہ فارمیٹ میں درخواست دے سکتے ہیں۔ وزیر کھیل ریکھا آریہ نے کہا کہ اہل امیدوار دیو بھومی اتراکھنڈ کھیل رتنا ایوارڈ، ہمالیہ رتنا اسپورٹس ایوارڈ، دیو بھومی اتراکھنڈ ڈرونا چاریہ ایوارڈ، اور لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ کے لیے درخواست دے سکتے ہیں۔ ریکھا آریہ نے بتایا کہ کھیل رتن اور ہمالیہ رتن ایوارڈز کیلنڈر سال 2025 میں کھلاڑیوں کی کامیابیوں کی بنیاد پر دیئے جائیں گے۔ اس ایوارڈ کے لیے قومی مقابلوں میں اتراکھنڈ کی نمائندگی لازمی ہوگی۔ وہ کھلاڑی جو بین الاقوامی مقابلوں میں ہندوستانی ٹیم کا حصہ رہ چکے ہیں، انہیں انتخاب سے پہلے اتراکھنڈ کی نمائندگی بھی کرنی ہوگی۔ درخواست فارم میں متعلقہ تسلیم شدہ ریاستی اسپورٹس ایسوسی ایشن سے سفارش اور ان کے اسپورٹس سرٹیفکیٹس کی تصدیق کی بھی ضرورت ہوگی۔ انہوں نے بتایا کہ دیو بھومی اتراکھنڈ ڈرونا چاریہ ایوارڈ گزشتہ تین سالوں میں کوچ کے ذریعہ تربیت یافتہ کھلاڑیوں کی کامیابیوں کی بنیاد پر دیا جائے گا، جب کہ لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ کے لیے کوچ کے ذریعہ تربیت

یافتہ ٹاپ 10 کھلاڑیوں کی کامیابیوں کا جائزہ لیا جائے گا۔ کوچز کے پاس کسی تسلیم شدہ اسپورٹس انسٹی ٹیوٹ سے ایک سالہ ڈپلومہ، چھ ہفتے کا سرٹیفکیٹ کورس، یا متعلقہ نیشنل اسپورٹس فیڈریشن سے سرٹیفیکیشن ہونا ضروری ہے۔ مزید برآں، 10? کے اسٹامپ پر ایک نوٹرائزڈ سرٹیفکیٹ جس میں لکھا ہو کہ کھلاڑی نے کوچ کے تحت کم از کم 180 دنوں تک تربیت حاصل کی ہے درخواست کے ساتھ جمع کرانا ضروری ہے۔ وزیر کھیل نے کہا کہ صرف اولمپکس، ورلڈ کپ، ورلڈ چیمپئن شپ، ایشین گیمز، کامن ویلتھ گیمز، افرو ایشین گیمز، ایشین، کامن ویلتھ، اور افرو ایشین چیمپئن شپ، ایس اے ایف گیمز، اور نیشنل گیمز میں کامیابیوں کو ایوارڈز کے لیے تسلیم کیا جائے گا۔ دلچسپی رکھنے والے کھلاڑی اور کوچ اپنی درخواستیں 24 جولائی تک ڈائریکٹر آف سپورٹس کے دفتر میں جمع کر سکتے ہیں، اپنے تعلیمی اور کھیلوں کے سرٹیفکیٹس، اتراکھنڈ ڈومیسائل یا مستقل رہائش کا سرٹیفکیٹ اور متعلقہ ریاستی اسپورٹس فیڈریشن کی سفارشات منسلک کر سکتے ہیں۔ اس وقت کے بعد موصول ہونے والی درخواستوں پر غور نہیں کیا جائے گا۔

حلف نامہ دینا ہوگا لازمی

ایوارڈ کے لیے درخواست دینے والے ایتھلیٹس اور کوچز کو 10? کے نوٹرائزڈ اسٹامپ پیپر پر ایک حلف نامہ فراہم کرنا چاہیے جس میں کہا گیا ہے کہ انہوں نے کبھی بھی ڈوپنگ نہیں کی، انہیں عدالت کی طرف سے سزا نہیں ملی، اور انہیں جنسی طور پر ہراساں کرنے کا مجرم نہیں ٹھہرایا گیا ہے۔ مزید برآں، اگر مستقبل میں کوئی حقائق غلط پائے گئے تو انعامی رقم واپس کر دی جائے گی اور قواعد کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

ڈیموں سے پانی کے اخراج کے اثرات کو بھی بتانا ہوگا ضروری

مانسون کے دوران ڈیموں اور بیراجوں سے متعلق معلومات کو حقیقی وقت میں مانیٹر کیا جائے گا

دہرہ دون: ریاست کے تمام بڑے ڈیموں اور بیراجوں کو ہر روز صبح 8 بجے اور شام 8 بجے اپنے آبی ذخائر سے پانی کی سطح، آمد، اخراج اور اخراج سے متعلق تازہ ترین معلومات USDMA کو فراہم کرنی چاہیے۔ عزت مآب وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے، ڈیزاسٹر مینجمنٹ اور بحالی کے سکریٹری جناب ونود کمار سمن نے بدھ کو USDMA کے اسٹیٹ ایمرجنسی آپریشن سینٹر میں منعقدہ ایک اعلیٰ سطحی جائزہ میٹنگ کے دوران، متعلقہ محکموں اور ہائیڈرو پاور پراجیکٹس کے حکام کو ہدایت دی کہ وہ بہتر تال میل کو یقینی بنائیں اور مون سون سیزن کے دوران نگرانی کو مضبوط بنائیں۔ انہوں نے واضح طور پر ہدایت دی کہ اگر کسی بھی ڈیم یا بیراج سے پانی چھوڑنے کی تجویز ہے تو اس کی پیشگی اطلاع ریاستی ایمرجنسی آپریشن سینٹر اور متعلقہ ضلع انتظامیہ کو فراہم کی جانی چاہیے۔ معلومات میں چھوڑے جانے والے پانی کے کن علاقوں تک پہنچنے کے لیے درکار وقت، نشیبی علاقوں میں دریا کے پانی کی سطح میں متوقع اضافے اور ممکنہ اثرات کو بھی شامل کیا جانا چاہیے، تاکہ غیر محفوظ علاقوں میں رہنے والے لوگوں کو بروقت الرٹ کیا جا سکے اور ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کی جا سکیں۔ سکریٹری مسٹر سمن نے تمام پروجیکٹوں کو ہدایت کی کہ وہ دریا کے پانی کی سطح کے سینسرز اور ابتدائی وارننگ سسٹم کے تحت نصب

کردہ ڈسچارج مانیٹرنگ سسٹم کا ڈیٹا USDMA کے ساتھ API کے ذریعے حقیقی وقت میں شیئر کریں۔ اجلاس میں تمام ہائیڈرو پاور پراجیکٹس اور ڈیم انتظامیہ کو اپنے متعلقہ علاقوں میں نصب آٹومیٹک ویدر سٹیشنز اور ارلی وارننگ سسٹم کو وسعت دینے کی ہدایت کی گئی۔ انہوں نے خاص طور پر ٹہری ہائیڈرو پاور کارپوریشن کو ہدایت کی کہ وہ اپنے علاقے میں خودکار ویدر سٹیشنوں کی تعداد بڑھا کر 25 کر دے تاکہ موسم کے اعداد و شمار کی زیادہ درست اور جامع دستیابی کو یقینی بنایا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ ایک ہی دریا کے نظام میں واقع اپ اسٹریم اور ڈاؤن اسٹریم ڈیموں اور بیراجوں کے درمیان بہتر ہم آہنگی ضروری ہے۔ تمام منصوبوں کو پانی کی سطح، بارش، اخراج اور دیگر اہم معلومات کے بارے میں باقاعدگی سے آپس میں معلومات کا تبادلہ کرنا چاہیے، کسی بھی ہنگامی صورت حال میں مربوط اور موثر کارروائی کو یقینی بنانا چاہیے۔

میٹنگ میں، ایڈیشنل چیف ایگزیکٹو آفیسر (ایڈمنسٹریشن)، مسٹر پرکاش چندرا نے کہا کہ ڈسچارج سائرن، وارننگ ڈیوائسز، اور تمام پروجیکٹس پر نصب مختلف سینسرز کی باقاعدگی سے جانچ کی جانی چاہیے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ وہ ضرورت کے وقت پوری صلاحیت کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ مون سون کے موسم میں تکنیکی آلات کی فعالیت بہت ضروری ہے، اور کسی بھی تکنیکی کمی کو فوری طور پر دور کیا جانا چاہیے۔ جوائنٹ چیف ایگزیکٹو آفیسر مسٹر دنیش کمار پونیٹھا نے کہا کہ سیلاب زدہ اور حساس علاقوں میں ضروری مشینری اور آلات کی پیشگی تعیناتی کو یقینی بنایا جائے۔ نکاسی آب کے نظام کو موثر بنایا جائے، اور بھاری بارشوں کے دوران آبادی والے علاقوں میں پانی جمع ہونے سے بچنے کے لیے تمام ضروری انتظامات پہلے سے تیار کیے جائیں۔ ایڈیشنل چیف ایگزیکٹو آفیسر ایڈمنسٹریشن شری پرکاش چندرا، جوائنٹ چیف ایگزیکٹو آفیسر جناب دنیش کمار پونیٹھا، محکمہ آبپاشی کے افسران، یو جے وی این ایل، سنٹرل واٹر کمیشن، ٹہری ہائیڈرو پاور کارپوریشن، این ٹی پی سی جوشی مٹھ، این ایچ پی سی تنکپور اور دھولی گنگا، جی وی کے الکنندا پروجیکٹ، جے پی کے گروپ اور جے پی گروپ کے وشنا لوجیکل میٹنگ میں شریک ہوئے۔

مرکزی حکومت اتراکھنڈ کے ڈیزاسٹر مینجمنٹ، بحالی کی ضروریات کیلئے پابند عہد

دہرہ دون: مرکزی وزیر مملکت برائے امور داخلہ نتیانند رائے نے وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی کو اتراکھنڈ میں قدرتی آفات سے متاثرہ علاقوں کی بحالی، تعمیر نو اور مالی امداد سے متعلق مختلف امور پر مرکزی حکومت کی طرف سے کئے گئے اقدامات اور فراہم کردہ مدد کے بارے میں بتایا۔ مرکزی وزیر مملکت برائے داخلہ نے کہا کہ ڈیزاسٹر مینجمنٹ ریاستی حکومتوں کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ تاہم، کسی آفت کی صورت میں مرکزی حکومت ریاستوں کو ہر ممکن مدد فراہم کرتی ہے۔ ریسکیو اور ریلیف آپریشنز کے لیے ضروری لاجسٹک اور مالی امداد فراہم کی جاتی ہے۔ شدید قدرتی آفات کی صورت میں نیشنل ڈیزاسٹر رسپانس فنڈ (NDRF) سے بھی اضافی مالی امداد فراہم کی جاتی ہے جو کہ مقررہ طریقہ کار کے مطابق بین وزارتی مرکزی ٹیم کے جائزے کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مالی سال 2025-26 کے لیے، اتراکھنڈ کو اسٹیٹ ڈیزاسٹر رسپانس فنڈ (SDRF) کے تحت 1012 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں، جس میں 911.20? کروڑ مرکزی حکومت کا حصہ ہے اور 100.80 کروڑ ریاستی حکومت کا حصہ ہے۔ مرکزی حکومت نے اپنا پورا حصہ ریاست کو دو مساوی قسطوں میں جاری کیا ہے۔ مزید برآں، ریاستی حکومت کے مطابق، 1 اپریل 2025 تک SDRF اکاؤنٹ میں 2503.07? کروڑ کا ابتدائی بیلنس دستیاب تھا۔ انہوں نے ذکر کیا کہ 2025 میں اتراکھنڈ میں بادل پھٹنے کے واقعات کے بعد، مرکزی حکومت نے ریاستی حکومت کی طرف سے میمورنڈم کا انتظار کیے بغیر 8 اگست 2025 کو ایک بین وزارتی مرکزی ٹیم تشکیل دی۔ اس ٹیم نے 7 سے 9 ستمبر 2025 تک متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا اور نقصانات کا جائزہ لیا۔ ریاستی حکومت کی طرف سے بعد میں ایک نظر ثانی شدہ میمورنڈم پیش کرنے کے بعد، اضافی مالی امداد کے بارے میں مزید کارروائی طے شدہ طریقہ کار کے مطابق کی جا رہی ہے۔

مرکزی وزیر مملکت برائے امور داخلہ نے یہ بھی بتایا کہ بڑی آفات کے بعد بحالی اور تعمیر نو کے کاموں کے لیے مرکزی حکومت کی طرف سے مقرر کردہ رہنما خطوط کے مطابق ایک پوسٹ ڈیزاسٹر نیڈز اسسمنٹ (PDNA) کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ اتراکھنڈ حکومت نے سال 2025 میں مختلف قدرتی آفات کے پیش نظر پی ڈی این اے کیا، جس کی بنیاد پر 10,998.95 کروڑ روپے کی امداد کی درخواست کی گئی۔ مقررہ معیارات کے مطابق، مرکزی حکومت نے 811.87 کروڑ روپے کی مالی امداد کو منظوری دی ہے۔

آئی آئی ایف ایل فنانس: شریک قرضہ ہندوستان میں آخری میل کے قرض کی فراہمی میں تیزی

دہرہ دون: آئی آئی ایف ایل فنانس نے آج کہا کہ بینکوں اور غیر بینکنگ مالیاتی کمپنیوں (این بی ایف سی) کے درمیان شریک قرض دینے والی شراکتیں گیم چینجر ثابت ہو سکتی ہیں۔ اس سے ان لوگوں کے لیے قابل رسائی، رسمی قرضے قابل رسائی ہوں گے جن کی رسائی نہیں ہے۔ اس اقدام سے ہندوستان میں مالی شمولیت کے اگلے مرحلے کو مزید تقویت ملے گی۔ آئی آئی ایف ایل فائنانس میں گولڈ لون کے سربراہ، میانک شرما نے کہا کہ ہندوستان کے مالیاتی شمولیت کے سفر کا مرکز اب ملک بھر کے کاروباریوں، کسانوں، خود روزگار پیشہ ور افراد اور MSMEs کے لیے قرض تک بروقت اور ذمہ دارانہ رسائی کو یقینی بنانے پر ہونا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ آج مالیاتی شمولیت کا مطلب اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ ہر خواہشمند کاروباری شخص کو سستی اور ادارہ جاتی قرضوں تک آسان رسائی حاصل ہو۔ شریک قرضہ بینکوں اور NBFCs کی طاقتوں کو یکجا کرتا ہے، جس سے یہ بڑے پیمانے پر ہوتا ہے۔ جب کہ بینک کم لاگت والے سرمائے اور مضبوط بیلنس شیٹس پیش کرتے ہیں NBFCs مقامی مارکیٹ کی گہری سمجھ، دور دراز علاقوں میں صارفین تک براہ راست رسائی، اور مضبوط تعلقات پیش کرتے ہیں۔ یہ سب مل کر قرض کے عمل کو آسان بنا سکتے ہیں، قرضوں کی تقسیم کو تیز کر سکتے ہیں، اور غیر منظم قرض دہندگان پر لوگوں کا انحصار کم کر سکتے ہیں۔ مسٹر شرما نے ریزرو بینک آف انڈیا کے شریک قرض دینے کے فریم ورک کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ فریم ورک گورننس، رسک شیئرنگ اور کسٹمر پروٹیکشن کے حوالے سے واضح اصول فراہم کرتا ہے۔ یہ بینکوں اور NBFCs کے درمیان ایک ذمہ دار اور مضبوط شراکت داری کی بنیاد رکھتا ہے۔ انہوں نے حکومت کے ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر، جیسے جن دھن، آدھار، UPI، اور اکاؤنٹ ایگریگیٹر فریم ورک کے کردار پر بھی زور دیا، جو نئی نسل کے قرضوں کی تقسیم کو قابل بنا رہے ہیں۔

انہوں نے کہا، "ڈیجیٹل آن بورڈنگ، AI پر مبنی انڈر رائٹنگ، اور رضامندی پر مبنی ڈیٹا شیئرنگ کے ذریعے، ٹیکنالوجی تعاون کو مزید موثر بنا رہی ہے۔ ہندوستان کے MSME سیکٹر کے لیے شریک قرضے کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے، مسٹر شرما نے کہا کہ مقامی NBFCs علاقائی کاروباروں اور غیر منظم آمدنی کے سلسلے کی مضبوط سمجھ رکھتے ہیں۔

رام مندر عطیہ چوری معاملہ میں نیا انکشاف

ٹرسٹ کی فرضی رسید سے کی جاتی تھی وصولی، پرانی رسیدیں برآمد

ایودھیا: (پی این ایس) رام مندر نذرانہ چوری معاملے کی تفتیش جاری ہے۔ ملزمین سے پوچھ تاچھ کے دوران نئے نئے انکشافات کا سلسلہ رکنے کا نام نہیں لے رہا ہے۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق تحقیقاتی افسران کو رام مندر کے نام پر بنائی گئی پرانی چندہ رسید برآمد ہوئی ہے۔ ذرائع کے مطابق پوچھ تاچھ میں ملزمین نے قبول کیا ہے کہ وہ صرف نذرانہ ہی چوری نہیں کرتے تھے، بلکہ فرضی رسید کاٹ کر عقیدت مندوں سے پیسے بھی وصول کرتے تھے۔ ملزمین کے پاس سے رام مندر جنم بھومی تیرتھ علاقے کی پرانی رسیدیں ملی ہیں۔ ابتدائی دور میں ٹنو یادو، لوکش، کرونیش، انوکلپ سمیت دیگر گرفتار ملزمین عقیدت مندوں سے رسید کے ذریعہ وصولی کیا کرتے تھے تاکہ کسی کو شک نا ہو۔ رسید میں رام جنم بھومی کا لوگو بھی چھپوایا گیا تھا۔ یہ رسید بالکل اصل رسید جیسی نظر آتی ہے۔

ذرائع کے مطابق آن لائن رسید نظام کے نفاذ کے بعد ملزمین نے ان کاغذی رسیدوں کا استعمال بند کردیا۔ آن لائن رسید

نظام کے نافذ ہونے کے بعد عقیدت مند ڈائریکٹ مندر کے بینک کھاتوں میں نذرانہ بھیجنے لگے یا مندر احاطے میں واقع کاؤنٹر پر سے رسید حاصل کرتے تھے۔ فی الحال ٹرسٹ کی میٹنگ میں پرانی چوری پکڑے جانے کے باوجود کارروائی نہیں ہونے پر چمپت رائے سوالات کے گھیرے میں ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ رام مندر نذرانہ چوری کے معاملے کا انکشاف 5 جون کو ہوا تھا اور پولیس کی مدد سے مبینہ طور پر چوری کی رقم بھی برآمد کرلی گئی تھی۔ اس کے باوجود اُس وقت ایف آئی آر درج نہیں ہوئی، جسے اب پورے تنازعہ کی سب سے بڑی وجہ قرار دیا جارہا ہے۔ 7 جون کے بعد سماجوادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو کے ذریعہ معاملے کو عام کیے جانے کے بعد یہ معاملہ سرخیوں میں آیا۔ ٹرسٹ نے یہ بھی میٹنگ میں ذکر کیا ہے کہ اگر اسی وقت مقدمہ درج کیا جاتا تو یہ تنازعہ اتنا نہیں بڑھتا۔ رام مندر تعمیر کے بعد چمپت رائے قومی سطح پر اہم کردار نبھا رہے تھے، لیکن حالیہ واقعات کے بعد ان کی شبیہ پر سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ عہدیداران کے کردار پر سوال اٹھاتے ہوئے ٹرسٹ نے کہا کہ نذرانے کی حفاظت ان کی ذمہ داری تھی۔ ٹرسٹ کی میٹنگ میں چمپت رائے کو تلاشی اور برآمدگی کا اختیار کس نے دیا اور برآمدگی کے بعد ایف آئی آر کیوں درج نہیں کرائی گئی؟ ذرائع کے مطابق ٹرسٹ کی میٹنگ میں اس بات کا بھی ذکر کیا گیا کہ اگر ٹرسٹ کے عہدیداران نے اپنی ذمہ داریاں ادا نہیں کی تو ان کے خلاف بھی مجرمانہ ذمہ داری طے ہوسکتی ہے۔

سابق ممبر اسمبلی کے ٹھکانوں پر ای ڈی کا چھاپہ

لکھنؤ: (پی این ایس) اتر پردیش میں انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے بدھ کی صبح ایک بڑی کارروائی کی۔ منی لانڈرنگ کیس میں مرکزی تفتیشی ایجنسی کی کئی ٹیموں نے بیک وقت لکھنؤ اور جھانسی میں سماج وادی پارٹی کے سابق ایم ایل اے دیپ نارائن سنگھ یادو کی جائیدادوں پر چھاپے مارے۔ جھانسی میں ان کی آبائی رہائش گاہ اور ان کے قریبی ساتھیوں کے احاطے بشمول سروجنی نگر، لکھنؤ میں ایک اپارٹمنٹ کی تلاشی لی جارہی ہے۔ ویجیلنس ڈپارٹمنٹ کی طرف سے درج کی گئی ایف آئی آر کی بنیاد پر شروع کی گئی یہ کارروائی لکھنؤ کی ایل ڈی کو کالونی اور کانپور روڈ پر سن رائز اپارٹمنٹس میں فلیٹوں کی تلاشی لے رہی ہے۔ ذرائع کے مطابق سابق ایم ایل اے کو تقریباً 60 مجرمانہ مقدمات کا سامنا ہے جن میں جعلسازی، بھتہ خوری، گینگسٹر ایکٹ اور قتل کی کوشش شامل ہیں۔ سخت حفاظتی انتظامات کے درمیان، ای ڈی کے اہلکار ڈیجیٹل گیجٹس، بینک لین دین، اور غیر منقولہ جائیدادوں سے متعلق دستاویزات کو ضبط کر کے کیس کی تحقیقات کررہے ہیں۔ چھاپے کے دوران احاطے میں موجود اہل خانہ اور ملازمین کی نقل و حرکت پر مکمل پابندی عائد کردی گئی۔

لکھنؤ: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے 11 ویں جلسہ تقسیم اسناد میں گورنر آنندی بین پٹیل نے طلباء میں اسناد اور میڈل تقسیم کیے۔

رام مندر عطیہ چوری پر بی جے پی نشانے پر

دنیا بھر میں سناتن دھرم کے ماننے والوں کا سر شرم سے جھک گیا: اکھلیش

لکھنؤ: (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے ایودھیا کے شری رام مندر میں مبینہ چندہ خرد برد کے معاملے پر بی جے پی حکومت کو شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا ہے کہ اس واقعے نے نہ صرف ملک بلکہ پوری دنیا میں سناتن دھرم کے ماننے والوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے اور ہندوستان کی ساکھ کو بھی نقصان پہنچایا ہے۔ بدھ کے روز سوشل میڈیا پلیٹ فارم "ایکس" پر جاری اپنے بیان میں اکھلیش یادو نے کہا کہ رام مندر میں عقیدت مندوں کی جانب سے دیے گئے چندے، نذرانوں اور قیمتی تحائف میں مبینہ خرد برد کی خبر دنیا بھر میں پھیل چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بیرون ملک مقیم سناتن دھرم کے پیروکار، جن میں سے کئی افراد نے خود بھی رام مندر کے لیے عطیات دیے تھے، اس معاملے پر شرمندگی اور دکھ محسوس کررہے ہیں۔ اکھلیش یادو نے الزام لگایا کہ بی جے پی اور اس سے وابستہ افراد کی وجہ سے ہندوستان کی مذہبی، ثقافتی اور اخلاقی ساکھ کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر حکومت اپنے ہی دیوتا کے مندر میں دیے گئے چندے کی حفاظت نہیں کرسکتی تو سرمایہ کار ملک پر کیسے اعتماد کریں گے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اس تنازع کے باعث بیرونی سرمایہ کار بھی عدم اعتماد کا شکار ہورہے ہیں۔ سماج وادی پارٹی سربراہ نے کہا کہ موجودہ

حکومت اپنی مذہبی، سیاسی، ثقافتی اور معاشی ساکھ کھو چکی ہے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ رام مندر کے معاملے نے حکومت کی شبیہ کو مزید نقصان پہنچایا ہے۔ انہوں نے بی جے پی رکن پارلیمنٹ نشی کانت دوبے کی جانب سے ان پر لگائے گئے الزامات کو بھی بے بنیاد قرار دیا۔ دوبے نے رام مندر چندہ گھوٹالہ کیس کے ایک ملزم رام شنکر عرف ٹنو یادو کو اکھلیش یادو سے جوڑنے کی کوشش کی تھی۔ اکھلیش نے کہا کہ بی جے پی ایسے افراد کو استعمال کررہی ہے جن کی اپنی سماجی اور سیاسی ساکھ مشکوک ہے۔ ان کے مطابق ایسے لوگ صرف دوسروں کے ہاتھوں میں "لاؤڈ اسپیکر" بن کر جھوٹ پھیلا رہے ہیں، ان کی اپنی نہ کوئی ساکھ ہے اور نہ ہی کوئی نظریہ۔ واضح رہے کہ چند روز قبل متعدد عقیدت مندوں نے دعویٰ کیا تھا کہ رام مندر میں پیش کیے گئے کئی قیمتی تحائف، جن میں سونے کی رام چرت مانس، چاندی کی اینٹیں اور دیگر نذرانے شامل تھے، یا تو لاپتہ ہیں یا ان کا مناسب اندراج نہیں کیا گیا۔ اس کے بعد اتر پردیش حکومت نے خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) تشکیل دی، جس کی ابتدائی رپورٹ کے بعد مقدمہ درج کیا گیا۔ پولیس اب تک چندہ وصولی اور گنتی کے عمل سے وابستہ آٹھ افراد کو گرفتار کرچکی ہے جبکہ تحقیقات جاری ہیں۔ تحقیقات کے دوران بڑھتے دباؤ کے بعد شری رام جنم بھومی تیرتھ ٹرسٹ کے جنرل سکریٹری چمپت رائے اور رکن انیل مشرا نے اپنے عہدوں سے استعفیٰ دے دیا، جسے ٹرسٹ نے قبول کرتے ہوئے کرشن موہن کو عبوری جنرل سکریٹری مقرر کیا ہے۔

رام مندر میں چوری معاملہ: استعفے پر نیا تنازعہ، سوالات اٹھائے گئے

لکھنؤ: (پی این ایس) شری رام جنم بھومی تیرتھ کھیتر ٹرسٹ کے جنرل سکریٹری چمپت رائے کے استعفیٰ کو لے کر ایک نیا تنازعہ سامنے آیا ہے۔ ٹرسٹی مہنت دینندر داس نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ چمپت رائے کا استعفیٰ قبول نہیں کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ نہ صرف وہ بلکہ ٹرسٹ کے بیشتر ارکان بھی چمپت رائے کا استعفیٰ قبول کرنے کے حق میں نہیں تھے۔ مہنت دینندر داس نے الزام لگایا کہ ٹرسٹ کے خزانچی سوامی گووند دیو گری نے چمپت رائے کا استعفیٰ قبول کرلیا اور اس پورے واقعہ میں کلیدی کردار ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ چمپت رائے کی جانب سے جمع کرائے گئے استعفیٰ کی کاپی میٹنگ میں عام نہیں کی گئی جس سے پورے عمل پر سوالات اٹھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاراسرن، ایک ممبر جو آن لائن میٹنگ میں شامل ہوئے، نے ٹرسٹ ڈیڈ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ چمپت رائے کا استعفیٰ پیش کرنے پر خود بخود مؤثر سمجھا جائے گا۔ اسی بنیاد پر استعفیٰ منظور کرلیا گیا۔ تاہم مہنت دینندر داس کا کہنا ہے کہ اس معاملے میں استعفیٰ دینے کے عمل اور ٹرسٹ ڈیڈ میں طے شدہ اصولوں پر عمل نہیں کیا گیا۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ گووند دیو گری چونکہ ٹرسٹ کے خزانچی ہیں اس لئے ان کی بھی اس معاملے میں ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ استعفوں کا عمل مکمل طور پر شفاف ہونا چاہیے تھا اور تمام ٹرسٹ ممبران کو آگاہ کیا جانا چاہیے تھا۔ ایک سوال کے جواب میں ان کا کہنا تھا کہ مجھے نہیں معلوم کہ کس دباؤ میں استعفیٰ دیا گیا۔ پیشکش چوری کے تنازعہ کے درمیان آنے والے اس بیان نے شری رام جنم بھومی تیرتھ کھیت ٹرسٹ کے اندر اختلافات کو مزید گہرا کردیا ہے۔

کانوڑ یاترا کیلئے نئے اصول، ڈی جے ساؤنڈ اور اونچائی پر پابندی

میرٹھ: (پی این ایس) کانوڑ یاترا-2026 یوپی میں انتظامیہ اس کانوڑ یاترا کے دوران سیکورٹی اور بھیڑ کے انتظام کو لے کر ہائی الرٹ پر ہے۔ مہاکمبھ کی طرز پر تیاریاں کی جارہی ہیں۔ میرٹھ زون کے اے ڈی جی بھانو بھاسکر نے یاترا کے حوالے سے کئی اہم ہدایات جاری کی ہیں۔ کانوڑ اور ڈی جے گاڑیوں کی اونچائی مقرر کردی گئی، قواعد کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ رہنما خطوط کے مطابق، یاترا کے راستے پر کانواڑیوں کے لباس میں کچھ پولیس اہلکار بھی تعینات کیے جائیں گے تاکہ ہجوم کے درمیان رہ کر سیکورٹی کی نگرانی کی جاسکے۔ کانوڑ اور ڈی جے گاڑیوں کو 10 فٹ اونچائی اور 12 فٹ چوڑائی سے نیچے رکھنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ صرف مذہبی گانے چلائے جائیں گے۔ فحش یا مذہبی طور پر توہین آمیز گانوں کی سختی سے ممانعت ہوگی۔

DJ مقابلوں کی اجازت نہیں ہوگی: قواعد کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف گرفتاری سمیت مقدمات درج کیے جائیں گے۔ تمام ڈی جے آپریٹرز کو بی این ایس ایس کی دفعہ 168 کے تحت نوٹس جاری کردیے گئے ہیں۔ اس بار تمام تھانوں میں ایک کانوڑ رجسٹر تیار کیا جائے گا جس میں یاترا سے متعلق اہم معلومات درج ہوں گی۔ کانوڑ روٹ پر ہوٹلوں، ریستورانوں، ڈھابوں اور دیگر کھانے پینے کے اداروں کو فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن سے QR کوڈ حاصل کرنے کی ضرورت ہوگی۔ عقیدت مند QR کوڈ کو اسکین کرکے اشیائے خورد ونوش کی قیمت چیک کرسکیں گے، جس سے اوور چارجنگ کو روکا جاسکے گا۔

رام مندر عطیہ چوری: چمپت رائے نے دیا تحریری بیان

ایودھیا: (پی این ایس) اتر پردیش کے ایودھیا میں رام مندر کے نذرانے سے متعلق تنازعہ میں پھنسے شری رام جنم بھومی تیرتھ شیتر ٹرسٹ کے سابق جنرل سکریٹری چمپت رائے نے خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) کو ایک تحریری بیان پیش کیا ہے اور نیوز پورٹل 'اے بی پی' پر شائع خبر کے مطابق جس میں سابق ٹرسٹی انل مشرا کے دستخطوں پر اعتراض کیا گیا ہے۔ سابق جنرل سکریٹری چمپت رائے نے خط میں لکھا کہ انہیں 13 جون 2026 کو اس کا علم ہوا تاہم اگست 2020 سے جون 2026 کے درمیان دستخط کیے گئے تمام معاہدوں پر صرف چمپت رائے اور دوسری پارٹی کے پرنسپل افسر کے دستخط ہیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ اس فارم پر ان کے دستخط کیوں نہیں لیے گئے۔ انہوں نے کہا کہ اگر میں ایودھیا میں نہیں تھا تو میرا انتظار کرنا چاہئے تھا۔ اس خط کے منظر عام پر آنے کے بعد، اب یہ خیال کیا جارہا ہے کہ انتظامیہ کے اندر ہم آہنگی کا فقدان تھا۔ 'اے بی پی' پر شائع خبر کے مطابق چمپت رائے نے مزید لکھا کہ 9 فروری 2024 کے بینک کے ساتھ ایم او یو کے ہر صفحے پر ان کے دستخط موجود ہیں۔

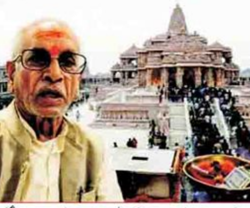

مزید برآں، چوری کے لیے لاپرواہی کا الزام لگاتے ہوئے ایک خط میں انہوں نے لکھا کہ ایم او یو کے مطابق تمام حفاظتی اقدامات کیے گئے تھے، جس میں سی سی ٹی وی کیمرے اور لوہے کے دروازے نصب کیے گئے تھے جہاں نوٹ گن رہے تھے۔ بینک نے کرسی پر بیٹھ کر گنتی کرنے کا مشورہ دیا تھا جس سے چوری میں آسانی ہوئی۔ چمپت رائے نے اپنے تحریری بیان میں کہا کہ جیسے ہی چوری کا پتہ چلا، فوراً کرسیاں اور میزیں ہٹادی گئیں اور فرش پر گنتی شروع کردی گئی۔ بینک کے ضوابط کو یاد کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جہاں ملک کے بینکوں میں چیسٹ روم کے کچھ ضابطے ہونے چاہئیں وہیں اسٹیٹ بینک کے ضوابط اس سے بھی زیادہ سخت ہوں گے۔ گنتی کے کمرے میں داخل ہونے اور باہر نکلتے وقت بغیر جیب کے چیکنگ اور پہننے کے مناسب طریقہ کار پر عمل نہیں کیا گیا۔ سابق جنرل سکریٹری نے لکھا کہ اس پورے عمل میں بینک کے ضوابط کو نظر انداز کیا گیا۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ بینک کے سینئر افسران رہنما خطوط سے بے خبر تھے۔ ورنہ بے ضابطگیوں کا پتہ چل جاتا۔ رہنما خطوط پر عمل نہیں کیا گیا۔ انہوں نے گنتی کے لیے ہاؤس کیپنگ اسٹاف کے استعمال پر بھی سوال اٹھایا۔ ان کے بقول، بینک کے اعلیٰ حکام شاید کسی بھی معلومات سے لاعلم تھے۔

لکھنؤ: ویجیلنس کی ٹیم نے محکمہ ٹرانسپورٹ کے ریٹائرڈ افسر للت کمار کے گھر پر چھاپہ مار کر 13 کلو سونا، 9 کلو چاندی اور کروڑوں روپے نقد برآمد کئے

لکھنؤ: راجدھانی لکھنؤ میں بدھ کو ہوئی جھما جھم بارش نے شہر کے مکینوں کو گرمی اور اُمس سے راحت دلائی۔

ٹرک کو تیز رفتار بس نے پیچھے سے ماری ٹکر، ڈرائیور-کنڈکٹر کی موت

اٹاوہ: (پی این ایس) اتر پردیش کے ضلع اٹاوہ میں آگرہ-کانپور قومی شاہراہ پر بدھ کی صبح ایک بڑا سڑک حادثہ پیش آیا۔ وارانسی سے دہلی جانے والی ایک سلیپر پرائیویٹ بس ہائی وے پر آگے جارہے لوہے کی سلاخوں سے لدے ٹرک سے ٹکرا گئی۔ ٹکر اتنی شدید تھی کہ بس کا اگلا حصہ مکمل طور پر تباہ ہوگیا۔ اس المناک حادثے میں ڈرائیور اور کنڈکٹر موقع پر ہی ہلاک ہوگئے جبکہ 20 سے زائد مسافر شدید زخمی ہوگئے۔ تمام زخمیوں کو فوری طور پر قریبی اسپتال میں علاج کے لیے داخل کرایا گیا۔ ابتدائی معلومات کے مطابق یہ حادثہ صبح 5 بجے کے قریب آگرہ-کانپور ہائی وے پر اٹاوہ ضلع کے آئی ٹی آئی چوراہا تھانہ علاقے کے تحت پیش آیا۔ مون ٹریولز کی ملکیت والی نجی بس تقریباً 45 مسافروں کو لے کر وارانسی سے دہلی جارہی تھی۔ علی الصبح اچانک، زوردار تصادم نے ہائی وے پر ہنگامہ برپا کردیا۔ مقامی لوگوں اور راہگیروں نے شور مچانے پر فوری طور پر بس کی کھڑکیوں اور شیشے توڑ کر پھنسے ہوئے مسافروں کو نکالا۔ اطلاع ملتے ہی پولیس کی ایک ٹیم جائے وقوعہ پر پہنچی اور زخمیوں کو ایمبولینس کے ذریعے ضلع اسپتال پہنچایا۔ دونوں مرنے والوں کی شناخت ہوگئی ہے۔

ڈرائیور کی شناخت 35 سالہ پریم اور کنڈکٹر کی 22 سالہ دیپک کے طور پر کی گئی ہے۔ پولیس نے ان کی لاشوں کو قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے اور ان کے اہل خانہ کو اس افسوسناک واقعے کی اطلاع دے دی گئی ہے۔ بس میں سوار مسافروں کا کہنا ہے کہ حادثہ ڈرائیور کی غفلت اور تیز رفتاری کے باعث پیش آیا۔ ایک زخمی مسافر کے مطابق بس بہت تیز رفتاری سے جارہی تھی اور صبح سویرے اچانک ڈرائیور کو نیند کی جھپکی آگئی، اور لوہے کی سریوں سے لدے ٹرک کے عقب سے جا ٹکرائی۔ کچھ مسافروں نے ہسپتال میں زخمیوں کے علاج شروع کرنے میں معمولی تاخیر کا بھی الزام لگایا۔ ضلع اسپتال کے ایمرجنسی میڈیکل آفیسر ڈاکٹر راہل نے بتایا کہ دو درجن سے زیادہ زخمیوں کو اسپتال لایا گیا اور ان کا علاج کیا جارہا ہے۔ خوش قسمتی سے، فی الحال کسی بھی مسافر کی حالت نازک نہیں ہے۔ انہوں نے تصدیق کی کہ بس ڈرائیور پریم اور کنڈکٹر دیپک ہسپتال لانے سے پہلے ہی دم توڑ چکے تھے۔ پہنچایا۔ دونوں مرنے والوں کی شناخت ہوگئی ہے۔ ڈرائیور کی شناخت 35 سالہ پریم اور کنڈکٹر کی 22 سالہ دیپک کے طور پر کی گئی ہے۔ پولیس نے ان کی لاشوں کو قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے اور ان کے اہل خانہ کو اس افسوسناک واقعے کی اطلاع دے دی گئی ہے۔

سیتاپور: شنکر اچاریہ کا ہورڈنگ لگانے پر نوٹس چسپاں

سماج وادی پارٹی کے قومی سکریٹری انوپ گپتا کی بڑھیں مشکلیں

سیتاپور: (پی این ایس) بدھ کی سہ پہر، تحصیل انتظامیہ نے ضلع مجسٹریٹ کی عدالت کی طرف سے جاری کردہ نوٹس سماج وادی پارٹی کے قومی سکریٹری اور سابق ایم ایل اے انوپ گپتا کے گھر، جو سیتاپور شہر کی شیو پوری کالونی

میں واقع ہے، اور آس پاس کی تقریباً 27 عمارتوں پر چسپاں کردیا۔ انتظامیہ کے مطابق زیر سماعت اراضی کی ملکیت کا معاملہ عدالت میں زیر سماعت ہے، اس لیے قابضین کو اپنا کیس پیش کرنے کا موقع دیا گیا ہے۔ نوٹس میں کہا گیا ہے کہ تقریباً 25 بیگھہ اراضی زیر بحث گاؤں چوانی گوڑہ باریک کے نام پر ریونیو ریکارڈ میں درج ہے۔ اس وقت اس زمین پر تقریباً 27 مکانات تعمیر ہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت کے حکم کے بعد تحصیل انتظامیہ نے تمام متاثرہ عمارتوں پر نوٹس چسپاں کردیے ہیں۔ نوٹس کے مطابق، تمام عمارت کے مالکان کو 24 جولائی تک ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں اپنا کیس اور متعلقہ دستاویزات پیش کرنا ہوگا۔ ایس ڈی ایم صدر ڈاکٹر جناردن نے بتایا کہ ضلع مجسٹریٹ کی عدالت کے حکم پر عمل کرتے ہوئے متاثرہ علاقے میں قواعد کے مطابق نوٹس چسپاں کردیے گئے ہیں۔ تمام مکینوں کو مقررہ تاریخ تک اپنا موقف عدالت میں پیش کرنا ہوگا جس کے بعد عدالت کی ہدایت کے مطابق اس معاملے میں مزید کارروائی کی جائے گی۔ ایس پی کے قومی سکریٹری انوپ گپتا نے نوٹس سے انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ آخری تاریخ سے پہلے ضلع مجسٹریٹ کی عدالت میں اپنا جواب داخل کریں گے۔ اس نے 2004 میں زیر بحث اراضی کا باضابطہ طور پر اندراج کرایا تھا۔

علی گڑھ میں خاتون سمیت پانچ منشیات اسمگلر گرفتار، ہیروئن برآمد

علی گڑھ: (پی این ایس) اینٹی نارکوٹکس ٹاسک فورس (اے این ٹی ایف) کے آگرہ آپریشنل یونٹ نے اتر پردیش میں منشیات کے اسمگلروں کے خلاف اپنی مہم میں ایک بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ اے این ٹی ایف کی ٹیم نے علی گڑھ کے روراور تھانے کے علاقے میں خیر روڈ پر واقع جی ڈی پبلک اسکول کے سامنے سے ایک خاتون سمیت منشیات کے پانچ سرگرم اسمگلروں کو گرفتار کیا۔ گرفتار ملزمان سے 846 گرام غیر قانونی ہیروئن (اسمیک) برآمد کی گئی جس کی بین الاقوامی مارکیٹ میں قیمت تقریباً 17 ملین روپے ہے۔ پولیس نے اسمگلنگ میں استعمال ہونے والی 440,750 روپے نقدی اور دو اسکوٹر بھی ضبط کیے۔ اتر پردیش کے ڈی جی پی اور لکھنؤ سے اے این ٹی ایف کے سینئر عہدیداروں کی رہنمائی میں کی گئی اس کارروائی میں پولیس کی پوچھ گچھ کے دوران چونکا دینے والے انکشافات ہوئے ہیں۔ گرفتار ملزمان نے علاقے میں عرصہ دراز سے منشیات کا غیر قانونی کاروبار چلانے کا اعتراف کیا ہے۔ انہوں نے یہ کھیپ کاس گنج کے ایک سپلائر سے حاصل کی اور علی گڑھ اور آس پاس کے سرحدی اضلاع میں چھوٹے وقت کے منشیات فروشوں اور منشیات کے عادی افراد کو اونچی قیمتوں پر فروخت کیا۔

پولیس اب کاس گنج میں اہم سپلائر کی تلاش کررہی ہے۔ اے این ٹی ایف اور مقامی پولیس کی مشترکہ کارروائی میں گرفتار ملزمان کی شناخت محسن ولد زاہد ساکن محمود نگر گلی نمبر 1 (نزد ممتا لاج) روراور پولیس اسٹیشن علی گڑھ کے طور پر ہوئی ہے۔ شرافت خان ولد اشرف خان، ساکن پرانا مصطفیٰ آباد، دہلی (موجودہ ساکن شاہجمال مارگھاٹ کے قریب، روراور پولیس اسٹیشن، علی گڑھ)؛ تمشک حتل ولد راجیو حتل ساکن محلہ ماما بھانجا، ریلوے روڈ، کوتوالی تھانہ، علی گڑھ؛ نیشو کشیپ، ولد نرنجن، ساکن گاندھی نگر، گاندھی پارک پولیس اسٹیشن، علی گڑھ؛ اور تیا شرما، مرحوم کی اہلیہ۔ ملزم کی شناخت بھرت جین ساکن سیکٹر جی-1، گووند نگر، تھانہ گووند نگر، متھرا کے طور پر کی گئی ہے۔ اس بڑی ریکوری کے سلسلے میں تمام ملزمان کے خلاف علی گڑھ کے روراور پولیس اسٹیشن میں این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کرلیا گیا ہے اور انہیں جیل بھیجنے کے لیے قانونی کارروائی کی جارہی ہے۔ اے این ٹی ایف آگرہ یونٹ کی جس ٹیم نے اس کامیاب آپریشن کو انجام دیا اس میں انسپکٹر ہروبندر مشرا، ہیڈ کانسٹیبل سدھیر کمار، اجیت سنگھ، آشیش شکلا، لکھن لال اور ڈرائیور مکیش چندر شامل تھے، جنہیں روراور پولیس اسٹیشن کی ٹیم کا بھرپور تعاون بھی حاصل تھا۔

چیف منسٹر ٹیچرز کیش لیس میڈیکل اسکیم کا آغاز، وارانسی سے لائیو ٹیلی کاسٹ

مرادآباد میں کابینی وزیر بھوپیندر سنگھ چودھری نے استفادہ کنندگان میں علامتی کیش لیس میڈیکل کارڈ اور ڈی بی ٹی چیک تقسیم کئے

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) وارانسی میں وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ کی موجودگی میں منعقدہ "چیف منسٹر ٹیچرس کیش لیس میڈیکل اسکیم کے آغاز اور ڈی بی ٹی ڈسٹری بیوشن پروگرام"، کا مرادآباد ضلع کے پنچایت بھون آڈیٹوریم میں لائیو نشر کیا گیا۔ ریاستی حکومت کے کابینہ وزیر بھوپیندر سنگھ چودھری نے اس تقریب میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ انہوں نے شمع روشن کر پروگرام کا افتتاح کیا اور اسکیم کے تحت مستفید ہونے والے اساتذہ، شکشامتروں، انسٹرکٹرز اور باورچیوں کو کیش لیس میڈیکل کارڈ تقسیم کیے، اور ڈی بی ٹی اسکیم کے تحت طلباء کو علامتی چیک بھی دیئے۔ اپنے خطاب میں، کابینی وزیر بھوپیندر سنگھ چودھری نے کہا کہ اساتذہ قوم کی تعمیر کی بنیاد ہیں، اور ان کی صحت اور عزت کی حفاظت حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ چیف منسٹر ٹیچرس کیش لیس میڈیکل اسکیم کے ذریعے اساتذہ اور ان کے اہل خانہ کو اب معیاری علاج کے لیے مالی طور پر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ اسکیم ریاستی حکومت کے حساس اور اساتذہ دوستانہ رویہ کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ مزید برآں، DBT سسٹم کے ذریعے طلباء کے بینک کھاتوں میں رقوم کی براہ راست منتقلی نے شفافیت اور اچھی حکمرانی کو مضبوط کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 2017 کے بعد سے ریاستی حکومت نے تعلیمی نظام میں بڑے پیمانے پر اصلاحات کی ہیں۔ اسکولوں کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط کیا گیا ہے، معیاری تعلیم کے لیے ماحول تیار کیا گیا ہے، اور ایک شفاف نظام تعلیم کے شعبے میں نمایاں تبدیلیاں لایا ہے۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ چیف منسٹر کی قیادت میں چلائی جانے والی اس اسکیم سے ریاست کے ۱۲ لاکھ سے زیادہ لوگوں کو براہ راست فائدہ پہنچے گا اور تعلیمی نظام کو مزید تقویت ملے گی۔ انہوں نے تمام اساتذہ پر زور دیا کہ وہ بچوں کے روشن مستقبل اور قوم کی تعمیر میں پوری لگن کے ساتھ اپنا تعاون دیں۔

مرادآباد ضلع میں، کل 5,710 اساتذہ، 1,645 شکشامترا، 207 انسٹرکٹر، اور 3,474 باورچیوں کو اسکیم کے تحت فوائد کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ اب تک 3,215 درخواستیں حکومت کو بھیجی جا چکی ہیں۔ جبکہ ڈی بی ٹی اسکیم کے تحت 1,42,903 طلباء کے مقابلے 1,28,909 طلباء کو فوائد فراہم کیے گئے ہیں اور باقی اہل طلباء کو فوائد فراہم کرنے کا عمل جاری ہے۔

پروگرام کے دوران ضلع کے بیسک اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے دس دس اساتذہ میں چیف منسٹر ٹیچر کیش لیس میڈیکل اسکیم کے علامتی کارڈ تقسیم کیے گئے اور ڈی بی ٹی اسکیم کے تحت درجن بھر طلبہ کو علامتی چیک دیئے گئے۔ اس اسکیم کے آغاز کے موقع پر ضلع کی صدر، کانٹھ، بلاری اور ٹھاکردوارہ تحصیلوں میں بھی پروگرام منعقد کیے گئے جس میں اساتذہ اور ملازمین کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ ضلع سطح پر منعقدہ پروگرام میں ایم ایل سی ڈاکٹر جے پال سنگھ ویست، ایم ایل سی ستیہ پال سنگھ سینی، ضلع پنچایت صدر ڈاکٹر شیفالی سنگھ چوہان، کندرکی ایم ایل اے ٹھاکر رامویر سنگھ، ضلع مجسٹریٹ ڈاکٹر راجندر پنسیا، ضلع صدر بی جے پی آکاش پال، شہر صدر صدر گریش بھنڈولا، جوائنٹ ڈائریکٹر شری شیو لال، جوائنٹ کمشنر انڈسٹریز یوگیش کمار، اے ڈی بیسک دنیش یادو، ڈی آئی او ایس مسز ریتو تومر، ڈسٹرکٹ بیسک ایجوکیشن آفیسر امت سنگھ، اے ڈی آئی او ایس شری شتانند شرما، فائنانس اینڈ اکاؤنٹس آفیسر راکیش چندر موریہ، بی ای او ترلوکی ناتھ گنگوار کے ساتھ محکمہ تعلیم کے افسران اور ملازمین کی شرکت رہی۔

جولائی سے ستمبر تک چلے گا "سمبھو ابھیان-6.0"

غذائی قلت سے پاک معاشرے کی تشکیل کے لیے تمام محکمے تال میل سے کام کریں: ڈی ایم

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) ضلع مجسٹریٹ (ڈی ایم) ڈاکٹر راجندر پنسیا نے ضلع کے تمام متعلقہ افسران کو ہدایت دی ہے کہ وہ حکومتی ہدایات کے مطابق جولائی سے ستمبر 2026 تک منعقد ہونے والے "سمبھو ابھیان-"6.0 کے موثر نفاذ کو یقینی بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ اس مہم کا مقصد ماں اور بچے کی غذائی قلت کو کم کرنا اور "حمل سے بچپن تک غذائی تحفظ" کو یقینی بنا کر ایک صحت مند معاشرے کی تشکیل کرنا ہے۔ ڈی ایم نے کہا کہ یہ مہم بچوں کی ترقی اور غذائیت کے محکمے، طبی صحت اور خاندانی بہبود کے محکمے اور پنچایتی راج محکمہ کی مربوط کوششوں کے ذریعے چلائی جائے گی۔ مہم کے دوران حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین، نوزائیدہ بچوں اور چھ ماہ سے پانچ سال کی عمر کے بچوں کی غذائی حالت کو بہتر بنانے اور شدید غذائیت کے شکار (SAM) اور اعتدال پسند غذائیت (MAM) بچوں کی بروقت شناخت، علاج اور باقاعدہ نگرانی پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔ انہوں نے ہدایت کی کہ ہر حاملہ خاتون کو بچے کی زندگی کے پہلے 1000 دنوں کے دوران بروقت قبل از پیدائش چیک اپ (ANC)، محفوظ ڈیلیوری، بعد از پیدائش کی دیکھ بھال اور معیاری غذائیت کی خدمات فراہم کی جائیں۔ چھ ماہ تک خصوصی دودھ پلانے اور تکمیلی خوراک کے بروقت تعارف کے حوالے سے بھی ایک جامع عوامی آگاہی مہم چلائی جائے۔ ڈی ایم ڈاکٹر پنسیا نے کہا کہ اس مہم کے تحت کم وزن والے نوزائیدہ بچوں کی خصوصی نگرانی، چھ ماہ سے کم عمر کے بچوں میں غذائی قلت کی روک تھام، شدید غذائی قلت کے شکار بچوں کی جلد شناخت

اور علاج اور ضرورت کے مطابق طبی اداروں کو ریفر کرنے کو یقینی بنایا جائے گا۔ انہوں نے ہدایت دی کہ آنگن واڑی مراکز میں بچوں کے وزن اور قد کی باقاعدگی سے پیمائش، نیوٹریشن ٹریکر پر 100 فیصد ڈیٹا فیڈنگ، وی ایچ ایس این ڈی سیشنز کا موثر انعقاد اور پردھان منتری ماترو وندنا یوجنا اور دیگر غذائیت کے پروگراموں کے فوائد کو اہل استفادہ کنندگان تک بروقت پہنچایا جائے۔ ضلع مجسٹریٹ نے کہا کہ محکمہ صحت کی طرف سے شناخت شدہ غذائی قلت کے شکار بچوں کے لیے صحت کی جانچ، طبی انتظام اور ادارہ جاتی علاج کو یقینی بنایا جانا چاہیے۔ پنچایتی راج محکمہ گرام پنچایتوں کے ذریعے عوامی بیداری کی سرگرمیاں انجام دے گا اور صفائی، تغذیہ اور صحت سے متعلق پیغامات کو وسیع پیمانے پر پھیلائے گا۔ انہوں نے تمام محکموں کو ہدایت کی کہ وہ حکومت کے مقرر کردہ اہداف کے مطابق کام کریں، نیوٹریشن ٹریکر پر باقاعدہ پیش رفت ریکارڈ کریں، فیلڈ لیول پر موثر مانیٹرنگ کریں اور مہم کو عوامی تحریک میں تبدیل کریں۔ ضلع مجسٹریٹ نے کہا کہ تمام افسران کو آپس میں مل کر کام کرنا چاہیے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ کوئی بھی اہل حاملہ، دودھ پلانے والی ماں یا بچہ غذائیت اور صحت کی خدمات سے محروم نہ رہے۔ 'سمبھو ابھیان- '6.0 صرف ایک سرکاری پروگرام نہیں ہے، بلکہ ایک صحت مند اور غذائیت سے پاک ریاست کی تعمیر کے لیے ایک اہم عوامی فلاحی مہم ہے، جس میں تمام محکموں، عوامی نمائندوں، گرام پنچایتوں اور عام لوگوں کی فعال شرکت انتہائی اہم ہے۔

سابق ایم ایل سی حاجی اقبال کی مشکلات میں مزید اضافہ

پولیس نے شکایت کی بنیاد پر حاجی اقبال ان کے بھائی و بیٹوں سمیت 9/افراد پر مقدمہ قائم کیا

دیوبند (عارف عثمانی)

سابق ایم ایل سی حاجی اقبال کی قانونی پریشانیاں مسلسل بڑھتی جارہی ہیں۔ کافی عرصہ پہلے سے مختلف قانونی معاملات کا سامنا کرنے والے حاجی اقبال کے خلاف اب مرزاپور تھانہ میں ایک نیا مقدمہ درج کرایا گیا ہے۔ اس کارروائی کے بعد سیاسی اور کاروباری حلقوں میں بحث و مباحثہ کا دور تیز ہوگیا ہے۔

اطلاع کے مطابق ایک گرام پردھان کی جانب سے کی جانے والی شکایت کی بنیاد پر مرزاپور تھانہ کی پولیس نے سابق ایم ایل سی حاجی اقبال، ان کے بھائی اور سابق ایم ایل سی محمود علی، ان کے بیٹوں جاوید اور افضل سمیت کل 9/لوگوں کے خلاف نامزد مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ اس مقدمہ میں سابق بلاک پرمکھ راؤ لئیق، آنند کمار، رویندر اور امرت کنسٹرکشن کمپنی سے منسلک سشیل کمار اور مندیپ کے نام بھی شامل ہیں۔

شکایت میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ مذکورہ افراد کی جانب سے عوامی جائداد کو نقصان پہونچایا گیا ہے۔ اسی بنیاد پر پولیس نے عوامی جائداد نقصان پہنچانے کے قانون 1984 سے سمیت مختلف دفعات میں مقدمہ درج کر کے پورے معاملہ کی جانچ شروع کردی ہے۔ پولیس اب شکایات میں لگائے گئے الزامات کی جانچ کرنے کے ساتھ ساتھ ثبوت اکٹھا کرنے میں لگی ہوئی ہے۔ پولیس افسران کا کہنا ہے کہ اس پورے معاملہ کی جانچ غیر جانبدارانہ طریقے سے کی جارہی ہے۔ افسران کا کہنا ہے کہ کو جانچ رپورٹ کے بعد جو شواہد سامنے آئیں گے ان کی بنیاد پر اگلی قانونی کارروائی کی جائے گی۔ فی الحال مقدمہ درج ہونے کے بعد پورے علاقہ میں بحث ومباحثہ کا بازار گرم ہوگیا ہے۔

واضح ہو کہ سابق ایم ایل سی حاجی اقبال اور ان کے اہل خانہ کے خلاف پہلے سے ہی مختلف معاملات میں جانچ اور قانونی کارروائی چل رہی ہے۔

ایسے میں نئے مقدمات درج ہونے سے ان کی مشکلات میں مزید اضافہ ہوگیا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ تمام الزامات اور شکایات کی بنیاد پر معاملہ درج کیا گیا ہے۔ لیکن اس کی حقیقت کا علم جانچ رپورٹ آنے کے بعد ہوسکے گا۔

پاور کارپوریشن کی مہم، تیسرے روز تین لاکھ روپے وصول دو کے خلاف مقدمہ

19 صارفین کے پرانے میٹر اتار کرا سمارٹ میٹر لگائے گئے

دیوبند (عارف عثمانی) پاور کارپوریشن کی بجلی چوری پر قابو پانے کی مہم کے تیسرے دن ٹیم نے بقایاجات کی مد میں 310,000 روپے کی وصولی کی۔ بجلی چوری کے الزام میں دو افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی اور 19 صارفین کے اسمارٹ میٹر لگائے گئے۔ خصوصی مہم کے تیسرے دن کارپوریشن کی ٹیم نے محلہ گجرواڑہ اور روی داس مارگ میں چیکنگ کی۔ پولیس اور پی اے سی کے اہلکاروں کی بڑی تعداد موجود تھی۔ اس دوران بجلی چور چوکنا ہوگئے۔ آس پاس کے لوگوں کو بجلی کے کنکشن ہٹاتے ہوئے دیکھا گیا۔ حکام کے مطابق مہم کے دوران غیر قانونی طور پر نصب بجلی کی تاریں ہٹائے جانے سے بجلی کے لوڈ میں نمایاں کمی آئی ہے۔ سب ڈویژنل افسر سنتوش کمار نے بتایا کہ بدھ کے روز 19 صارفین کے پرانے میٹروں کو سمارٹ میٹر سے تبدیل کیا گیا۔

310,000 کا ریونیو بھی اکٹھا کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ بجلی چوری کے خلاف یہ خصوصی مہم 31 جولائی تک جاری رہے گی۔ انہوں نے صارفین پر زور دیا کہ وہ اپنے واجبات ادا کریں اور قوانین پر سختی سے عمل کریں۔ انہوں نے کہا کہ بجلی چوری برداشت نہیں کی جائے گی۔ اس موقع پر جونیئر انجینئر وشنو کوٹھاری، جے ای وجے کمار شرما، محمد ذیشان، اور پریم کمار کے علاوہ کارپوریشن کے افسران اور ملازمین موجود تھے۔ دارالعلوم وقف ایریا کا ٹرانسفارمر اڑا دیا گیا۔ دارالعلوم وقف علاقہ میں واقع ایک ٹرانسفارمر میں منگل کی رات زوردار دھماکہ ہوا۔ جس سے علاقہ کے عوام کو شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ عوام نے میونسپل حکام سے ٹرانسفارمر تبدیل کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ایس ڈی او سنتوش کمار کا کہنا ہے کہ ٹرانسفارمر کو جلد تبدیل کردیا جائے گا۔

کرۂ ارض پر پیڑ پودوں کے بغیر جانداروں کی زندگی ناممکن ہے: دلباغ حسن

محکمہ جنگلات کی ٹیم نے گرورام رائے اسکول میں شجر کاری کی

دیوبند (عارف عثمانی) شجر کاری پروگرام کے تحت محکمہ جنگلات کی ٹیم نے بدھ کے روز شری گرورام رائے پبلک اسکول میں پہنچ کر شجر کاری کی اور ماحولیات کو محفوظ رکھنے کا پیغام دیا۔ اسکول کے احاطہ میں شجر کاری کرتے ہوئے محکمہ جنگلات کے آفیسر ہریش مہتا نے کہا کہ انسانی زندگی میں پیڑ پودوں کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔

ماحولیات کی حفاظت کے لئے ہمیں زیادہ سے زیادہ شجر کاری کرنی چاہئے اور ساتھ ساتھ ان کی حفاظت کا بھی انتظام کرنا چاہئے۔ محکمہ جنگلات کے داروغہ دلباغ حسن نے کہا کہ یہ تمام پیڑ پودے زمین پر زندگی کی اصل بنیاد ہیں کیونکہ ان کے بغیر زندگی کا تصور کرنا ممکن ہی نہیں ہے۔

شری گرورام رائے پبلک اسکول کے پرنسپل وجے گپتا نے طلبہ وطالبات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پیڑ پودے لگانا اور دوسرے لوگوں کو بھی شجر کاری کے لئے بیدار کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ اس موقعہ پر دیپانشو پنوار سمیت اسکول کا اسٹاف اور بڑی تعداد میں طلبہ وطالبات موجود رہے۔

اساتذہ کیش لیس طبی اسکیم حکومت کی عوامی بہبود کی شاندار اسکیم: نیلم تومر

بی جے پی کے دور اقتدار میں ہر طبقہ کے لئے فلاحی کام کئے جارہے ہیں: وپن گرگ

دیوبند (عارف عثمانی)

صوبائی وزیر اعلیٰ کی جانب سے جاری کردہ اسکیم اساتذہ کیش لیس طبی علاج کارڈ کی تقسیم، ڈی بی ٹی اور ایس بی آئی، ایم او یو منصوبہ کا افتتاح بدھ کے روز اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ریاستی سطح پر کیا۔ اس سلسلہ میں پورے صوبہ کے ساتھ ساتھ ضلع سہارنپور کی تحصیل دیوبند میں بلاک دیوبند اور بلاک ناگل کے اساتذہ، معلمات، دیگر تدریسی عملہ، انسٹرکٹرز، شکشامترا اور تمام مستقل اور عارضی ملازمین اس سماجی وفلاحی منصوبہ کی براہ راست نشریات دکھائی گئیں۔ اس موقعہ پر بلاک دیوبند اور بلاک ناگل کے دس، دس مستحقین کو علامتی طور پر اساتذہ کیش لیس طبی علاج کارڈ تقسیم کئے گئے۔ یہ کارڈ علاقائی تعلیمی افسر دیوبند، علاقائی تعلیمی افسر ناگل، نائب تحصیلدار دیوبند اور عوامی نمائندوں کے ذریعہ تقسیم کئے گئے۔ اس پروگرام کی

صدارت دیوبند میونسپل بورڈ کے چیئرمین وپن گرگ نے کی جبکہ مہمان خصوصی کے طور پر دیوبند کی نائب تحصیلدار مونیکا چوہان شریک رہیں۔

ان کے علاوہ اعزازی مہمانوں میں گنا سمیتی کے صدر اور دیگر عوامی نمائندے بھی شریک رہے۔ اس موقع پر اسٹیٹ بینک آف انڈیا کے برانچ منیجر نے پروگرام میں شریک اساتذہ و دیگر تدریسی عملہ کو اساتذہ کیش لیس طبی علاج منصوبہ کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس اسکیم کے تحت تمام مستحقین خاندانوں کو آیوشمان کی طرز پر 5/لاکھ روپے تک کا علاج مفت مہیا کرایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس اسکیم کا خاص مقصد اساتذہ اور دیگر تدریسی عملہ وملازمین اور ان کے اہل خانہ کو بغیر کسی خرچ کے بہتر علاج کی خدمات مہیا کرانا۔ پروگرام کے اختتام پر علاقائی تعلیمی افسر دیوبند نیلم تومر نے پروگرام کے کامیاب انعقاد پر تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

گل کالونی کے لوگوں نے مال گاڑیوں کی تیز رفتاری پر پابندی لگانے کا کیا مطالبہ

دیوبند (عارف عثمانی) سہارنپور کے کونسلر گوروکپل کی قیادت میں گل کالونی وارڈ کے باشندوں نے کلکٹریٹ پہنچ کر کے ڈی ایم سے ملاقات کی کوشش کی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی غیر موجودگی میں انہوں نے سٹی مجسٹریٹ کو میمورنڈم پیش کیا۔ گوروکپل نے بتایا کہ مال بردار راہداری سے گزرنے والی تیز رفتار مال گاڑیوں کی رفتار نے علاقے کے کئی گھروں میں دراڑیں ڈال دی ہیں۔ حال ہی میں پربھودت سنگھ کے گھر کی چھت گرگئی۔ علاقے کے عوام نے مطالبہ کیا کہ مال گاڑیوں کی رفتار کو کنٹرول کیا جائے، پیپرمل اور گتامل کے درمیان حفاظتی دیوار بنائی جائے۔ سٹی مجسٹریٹ نے بتایا کہ پہلے بھی محکمہ ریلوے کو خط بھیجا گیا تھا لیکن کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ انہوں نے جلد از جلد حل کی یقین دہانی کرائی۔ اس موقع پر ہرپریت کور، گرمیت سنگھ، دیویندر کور، راجویر سنگھ، جسوندر کور، کلدیپ کور، سکھبیر کور، بلجیت سنگھ، اور امرجیت سنگھ سمیت دیگر رہائشی موجود تھے۔

خاتون کا گلا کاٹ کر قتل، شناخت چھپانے کو چہرہ جلایا

تھانہ پاکبڑا کے علاقے میں جنگل میں لاش ملی

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) ضلع کے تھانہ پاکبڑا کے علاقے میں بدھ کی صبح نامعلوم خاتون کی لاش ملنے سے علاقے میں سنسنی پھیل گئی۔ قاتلوں نے اپنی شناخت چھپانے کے لیے اس کا گلا تیز دھار ہتھیار سے کاٹ دیا اور اس کا چہرہ جلا دیا۔ لاش موڑھاتیا گاؤں کے جنگل میں پھینک دی گئی۔ معلومات کے مطابق، موڑھاتیا گاؤں کے رہنے والے کسان للو سنگھ کا بیٹا پردیپ بدھ کی صبح تقریباً 9 بجے اپنے کھیت پر گیا ہوا تھا۔ اس نے کھیت میں ایک عورت کی لاش پڑی دیکھی۔ اس کا گلا کٹا ہوا تھا اور چہرہ بری طرح جھلس گیا تھا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی گاؤں کے لوگ جائے وقوعہ پر جمع ہوگئے اور پولیس کو اطلاع دی۔ اطلاع ملتے ہی انسپکٹر انچارج سنیل کمار پولیس فورس کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے۔ فرانزک ٹیم نے جائے وقوعہ کا معائنہ کیا اور ضروری شواہد اکٹھے کئے۔ سرکل آفیسر (ہائی وے) ورون کمار بھی جائے وقوعہ پر پہنچے اور تحقیقات کی۔ پولیس نے قریبی دیہات میں خاتون کی شناخت کرنے کی کوشش کی، لیکن وہ ایسا کرنے میں ناکام رہی۔ جس کے بعد پنچنامہ مکمل کیا گیا اور لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا۔ سی او ہائی وے ورون کمار نے بتایا کہ متوفی کی عمر تقریباً 30 سال معلوم ہوتی ہے۔ پہلی نظر میں اسے تیز دھار ہتھیار سے اس کی گردن کاٹ کر قتل کیا گیا۔ شناخت چھپانے کے لیے اس کا چہرہ بھی جلا دیا گیا۔ پولیس متوفی کی شناخت اور واقعے کے تمام پہلوؤں سے تفتیش کر رہی ہے۔ قریبی تھانوں کے علاقوں سے لاپتہ افراد کے کیسز بھی ملایا جارہا ہے۔

"ایثارِ خدیجۃ الکبریٰ، قربانی، فاطمۃ الزہرا اور پیغامِ حضرتِ زینب"

میڈیم مریم تراب

(قسط نمبر:۱)

آج جس مقدس ہستی کی میں بات کرنے جارہی ہوں وہ ہیں حضرت خدیجۃ الکبریٰ، رسولِ خدا کی چہیتی بیوی جن کے ساتھ انہوں نے 25 سال گزارے اور جب تک حضرت خدیجہ زندہ رہیں رسولِ خدا نے کوئی دوسری شادی نہیں کی، حضرت خدیجہ کا مرتبہ سمجھنا آسان نہیں ہے، وہ خاتون جن کی دولت پورے عرب میں مشہور تھی اور انہوں نے سب کچھ رسولِ خدا کی محبت میں اور ان کی عظمت میں نثار کردیا۔

حضرت خدیجہ کو پتہ تھا کہ یہ رسولِ خدا ہیں شاید ان کو اس بات کا اندازہ تھا کہ کس طریقے سے ان کی دولت رسولِ خدا صلوسلم کے کام آسکتی ہے۔ پورے عالمِ اسلام کے اندر حضرت خدیجہ کا جو رول ہے حضرت خدیجہ کی جو محبت ہے اور جو حضرت خدیجہ کی عظمت ہے جو ان کی قربانیاں ہیں وہ ہم بیان نہیں کر سکتے۔

حضرت خدیجہ جو اتنی امیر خاتون تھیں لیکن جب انہوں نے آپ سے شادی کی تو اپنی ساری دولت آپ کے حوالے کر دی اور ایک بار بھی کوئی سوال یا تشویش ظاہر نہیں کی۔ حضرت خدیجہ رسولِ خدا کی محبت میں غارِ حرا میں روز کھانا لے کر جاتی تھیں جبکہ غارِ حرا پہ جانا آسان نہیں تھا۔

حضرت خدیجہ جو اتنی امیر خاتون تھیں لیکن جب انہوں نے آپ سے شادی کی تو اپنی ساری دولت آپ کے حوالے کر دی اور ایک بار بھی کوئی سوال یا تشویش ظاہر نہیں کی۔ حضرت خدیجہ رسولِ خدا کی محبت میں غارِ حرا میں روز کھانا لے کر جاتی تھیں جبکہ غارِ حرا پہ جانا آسان نہیں تھا۔

اے بی وی پی کا احتجاج، وائس چانسلر کو میمورنڈم سونپا

امتحانی نتائج میں بے ضابطگیوں، تعلیمی رکاوٹوں اور الحاق شدہ کالجوں کی حالت پر سخت تشویش کا اظہار کیا

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو)

اکھل بھارتیہ ودیارتھی پریشد (اے بی وی پی) نے بدھ کو گروجمبھیشور یونیورسٹی کے وائس چانسلر کو طلباء کے مفادات سے متعلق مختلف مسائل کے سلسلے میں ایک میمورنڈم پیش کیا۔ کونسل نے امتحانی نتائج میں بے ضابطگیوں، تعلیمی رکاوٹوں اور الحاق شدہ کالجوں کی حالت پر سخت تشویش کا اظہار کیا اور یونیورسٹی انتظامیہ سے فوری کارروائی کا مطالبہ کیا۔ میمورنڈم میں اے بی وی پی نے کہا کہ حال ہی میں اعلان کردہ امتحانی نتائج میں بڑی تعداد میں طلباء، بالخصوص ایل ایل بی کے طلباء کو فیل کر دیا گیا ہے۔ ان کے لیے مفت خصوصی امتحان کا انعقاد کیا جائے اور نتائج کا فوری اعلان کیا جائے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ انہیں تعلیمی نقصان نہ پہنچے۔ اے بی وی پی نے یونیورسٹی سے منسلک کالجوں کی تحقیقات کا بھی مطالبہ کیا جہاں مناسب اساتذہ، باقاعدہ کلاسز اور لیبارٹریز جیسی بنیادی سہولیات کی کمی ہے۔ کونسل نے کہا کہ مقررہ معیارات پر عمل نہ کرنے والے اداروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ میمورنڈم میں یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ یونیورسٹی تعلیمی کیلنڈر کو مؤثر طریقے سے نافذ کرے، داخلہ کے عمل کو وقت پر مکمل کرے، باقاعدہ کلاسز کا انعقاد کرے، امتحانات وقت پر منعقد کیے جائیں اور مقررہ وقت میں امتحانی نتائج کا اعلان کیا جائے۔ میمورنڈم پیش کرنے کے دوران اے بی وی پی کے کارکنان کی بڑی تعداد موجود رہی۔ یونیورسٹی کیمپس میں کچھ دیر کے لیے مظاہرہ بھی کیا گیا۔ بعد ازاں یونیورسٹی انتظامیہ نے طلبہ کے نمائندوں کو یقین دلایا کہ ان کے مطالبات پر قواعد کے مطابق غور کیا جائے گا اور ضروری کارروائی کی جائے گی۔

کرم ابو سالم کراسنگ کے ذریعے غزہ کے 15 اسیران کی رہائی

غزہ (ایجنسیاں): قابض اسرائیلی فوج نے سات اکتوبر 2023ء کے بعد گرفتار کیے گئے غزہ کی پٹی کے 15 فلسطینی اسیران کو رہا کر دیا۔ رہا ہونے والے ان اسیران کو انٹرنیشنل کمیٹی آف ریڈ کراس کے عملے کی نگرانی میں دیر البلح کے 'شہداء الاقصیٰ' ہسپتال منتقل کیا گیا، جہاں انہیں طبی امداد فراہم کی جا رہی ہے۔ ہمارے نامہ نگار کے مطابق یہ تمام اسیران 'عوفر' جیل سے رہائی کے بعد کرم ابو سالم کراسنگ کے راستے غزہ پہنچے۔ سات اکتوبر 2023 سے جاری اسرائیلی نسل کشی کے نتیجے میں اب تک 2 لاکھ 46 ہزار سے زائد فلسطینی شہید اور زخمی ہو چکے ہیں، جن میں اکثریت خواتین اور بچوں کی ہے۔ اس کے علاوہ 9 ہزار سے زائد افراد لاپتہ ہیں، لاکھوں لوگ نقل مکانی پر مجبور ہیں، اور قحط نے کئی جانیں لے لی ہیں، جبکہ پورا خطہ شدید تباہی سے دوچار ہے۔

قابض فوج کے غزہ میں جنگی جرائم میں غیر معمولی تیزی ہو چکی ہے: حماس

غزہ (ایجنسیاں): اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے ترجمان حازم قاسم نے اس بات پر زور دیا ہے کہ قابض اسرائیلی فوج غزہ کی پٹی میں فلسطینیوں کے خلاف اپنے حملوں میں شدت لا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جاری بمباری اور روزانہ کی بنیاد پر ہونے والی ہلاکتوں نے غزہ کی گلیوں کو "قتل گاہوں" میں تبدیل کر دیا ہے۔

حازم قاسم نے ایک پریس بیان میں کہا کہ یہ روزمرہ کی خلاف ورزیاں قابض ریاست کی ایک مستقل پالیسی بن چکی ہیں، جو ٹرمپ کے منصوبے کا متبادل معلوم ہوتی ہیں۔ انہوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ ثالث کار اسے معاہدے کی پاسداری کروانے میں ناکام رہے ہیں اور "امن کونسل" کی ان جرائم پر خاموشی قابض فوج کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ یہ "کھلی نسل کشی" جو عالمی برادری اور عرب لیگ کے سامنے براہ راست دکھائی جا رہی ہے، ہر کسی کو اپنی سیاسی، اخلاقی اور قانونی ذمہ داریوں کا احساس دلاتی ہے کہ وہ غزہ میں جاری اس قتل عام کو روکنے کے لیے فوری قدم اٹھائیں۔

یاد رہے کہ قابض اسرائیلی فوج گزشتہ سال 11 اکتوبر کو ہونے والے جنگ بندی معاہدے کی مسلسل خلاف ورزی کر رہی ہے۔ فلسطینی وزارت صحت کے مطابق 10 اکتوبر سے اب تک جنگ بندی کے دوران شہداء کی کل تعداد 084,1 اور زخمیوں کی تعداد 491,3 تک پہنچ گئی ہے۔ وزارت نے مزید تصدیق کی کہ 7 اکتوبر 2023 سے شروع ہونے والی اسرائیلی جارحیت میں مجموعی شہداء کی تعداد 110,73 اور زخمیوں کی تعداد 599,173 تک پہنچ چکی ہے۔

غرب اردن اور مقبوضہ بیت المقدس میں اسرائیلی کریک ڈاؤن: چھاپے اور گرفتاریاں

غزہ: گذشتہ رات اور بدھ کی صبح غرب اردن اور مقبوضہ بیت المقدس کے مختلف علاقوں میں قابض اسرائیلی فوج نے بڑے پیمانے پر دھاوا بولا، جس کے دوران گھروں کی تلاشی لی گئی اور متعدد فلسطینیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ یہ کارروائیاں ایسے وقت میں ہو رہی ہیں جب دوسری جانب آبادکاروں نے بنیادی ڈھانچے اور پانی کے ذرائع کو نشانہ بنانا شروع کر دیا ہے، جو اجتماعی سزا کی پالیسی کا حصہ ہے۔ مقبوضہ بیت المقدس کے شمالی قصبے 'حزما' میں قابض فوج نے گشت کیا، جبکہ قلندیا کیمپ کے گردونواح میں نوجوانوں اور قابض فوج کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں۔ اس دوران فوج نے عارضی فوجی چوکی قائم کر کے شہریوں کی نقل و حرکت محدود کر دی۔

ڈاکٹر ابو صفیہ کی حالت کے بارے میں اسرائیلی حکومت کا جواب سنگین سوالات پیدا کرتا ہے: ڈاکٹرز فار ہیومن رائٹس

غزہ (ایجنسیاں): تنظیم 'ڈاکٹرز فار ہیومن رائٹس' نے کہا ہے کہ غزہ کے 14 فلسطینی ڈاکٹروں کی رہائی کے لیے سپریم کورٹ میں دائر درخواست پر اسرائیلی حکومت کا جواب قید ڈاکٹر حسام ابو صفیہ کی صحت کی حالت کے بارے میں سنگین سوالات کھڑے کرتا ہے۔

تنظیم نے تصدیق کی کہ حکومت نے ان کی صحت سے متعلق الزامات کا کوئی واضح جواب نہیں دیا۔ ایک بیان میں تنظیم نے وضاحت کی کہ اسرائیلی حکومت نے اپنے جواب میں دعویٰ کیا ہے کہ ایک اندرونی جائزے سے ڈاکٹر ابو صفیہ کی زندگی کو کوئی خطرہ ظاہر نہیں ہوا۔ تاہم، حکومت نے یہ نہیں بتایا کہ انہیں 'مِتسان' جیل کے زیر زمین 'راکیفت' سیکشن میں منتقل کرنے کے بعد جو متعدد طبی معائنے کیے گئے، ان کی وجوہات یا نتائج کیا تھے۔

تنظیم نے مزید کہا کہ حکومت نے ان الزامات کو یکسر نظر انداز کر دیا جو ڈاکٹر ابو صفیہ کے وکیل ناصر عودہ نے حلف نامے میں درج کروائے تھے۔ ان الزامات کے مطابق، ڈاکٹر ابو صفیہ کو مسلسل تشدد کا نشانہ بنایا گیا ہے، جس سے انہیں سر اور گردن میں چوٹیں آئیں، سانس لینے میں دشواری کا سامنا ہے اور وہ بار بار بے ہوش ہو رہے ہیں، جبکہ انہیں اپنی جان کا شدید خطرہ لاحق ہے۔

تنظیم نے نشاندہی کی کہ اسرائیلی حکام نے اب تک وکیل کو اپنے موکل سے دوسری ملاقات کی اجازت نہیں دی، نہ ہی ڈاکٹر ابو صفیہ کی میڈیکل فائل فراہم کی اور نہ ہی کسی آزادانہ طبی معائنے یا دورے کی اجازت دینے کے مطالبے کا کوئی جواب دیا ہے۔

اس تناظر میں اسرائیلی حکومت نے سپریم کورٹ سے مطالبہ کیا ہے کہ 14 فلسطینی ڈاکٹروں کی رہائی کے لیے دائر کردہ درخواست کو مسترد کر دیا جائے اور بغیر کسی سماعت کے خارج کر دیا جائے۔

تنظیم نے اس موقف کو سختی سے مسترد کرتے ہوئے کہا کہ بغیر کسی الزام یا مقدمے کے ڈاکٹروں کو قید رکھنا غزہ میں طبی عملے کے بحران کو مزید سنگین بناتا ہے اور بنیادی قانونی حقوق کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ تنظیم نے مطالبہ کیا کہ ڈاکٹر حسام ابو صفیہ کا فوری طور پر آزادانہ طبی معائنہ کرایا جائے اور ان کی حالت کا عدالتی جائزہ لینے کے لیے ہنگامی سماعت کی جائے۔

غزہ میں سول ڈیفنس کی اپیل، 12 روز سے خراب گاڑیوں کی فوری مرمت کے لیے بین الاقوامی مداخلت درکار

غزہ (ایجنسیاں): غزہ کی پٹی میں سول ڈیفنس کے جنرل ڈائریکٹوریٹ نے اقوام متحدہ کے دفتر برائے رابطہ برائے انسانی امور (OCHA) اور تمام بین الاقوامی انسانی اداروں سے اپیل کی ہے کہ وہ 'ریمال سول ڈیفنس سینٹر' کی خراب گاڑیوں کی مرمت کے لیے فوری مدد فراہم کریں۔ یہ گاڑیاں مسلسل 12 ویں دن بھی سروس سے باہر ہیں، جس کی وجہ سے ہنگامی امداد اور بچاؤ کی کارروائیوں میں شدید رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔ ریمال سول ڈیفنس سینٹر کے ڈائریکٹر، لیفٹیننٹ کرنل نزار البردینی نے بتایا کہ تین اہم گاڑیاں یعنی ایک فائر ٹرک، ایک ریسکیو گاڑی اور ایک ایمبولینس یعنی مرمت نہ ہونے کی وجہ سے کھڑی ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ مرمت کے اخراجات میں بے پناہ اضافہ اور مقامی مارکیٹ میں پرزہ جات اور

تیل کی شدید قلت ہے۔ البردینی نے واضح کیا کہ ان گاڑیوں کی بندش غزہ شہر کے مغربی علاقوں میں رہنے والے ہزاروں شہریوں اور بے گھر افراد کو بنیادی انسانی خدمات سے محروم کر رہی ہے، اور اس سے ریسکیو اور طبی امداد میں تاخیر ہو رہی ہے، جبکہ انسانی ضروریات اور خطرات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ سول ڈیفنس کے ڈائریکٹر نے اقوام متحدہ پر زور دیا کہ وہ اپنی انسانی ذمہ داریوں کو نبھائے اور ان گاڑیوں کو دوبارہ فعال کرنے کے لیے فوری تعاون کرے تاکہ ٹیمیں لوگوں کی جانیں بچانے کے لیے اپنا کام جاری رکھ سکیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ریمال سینٹر کی گاڑیوں کی مسلسل بندش کے باعث اب پورے غزہ گورنری کا دارومدار صرف 'تفاح سول ڈیفنس سینٹر' پر ہے، جو کہ فیلڈ میں بڑھتے ہوئے دباؤ اور وسیع تر علاقے کو کور کرنے کے باعث شدید چیلنجز کا شکار ہے، جس سے امدادی کاموں کی رفتار بری طرح متاثر ہو رہی ہے۔

اسرائیلی فوج کا جنین میں واقع 'خربہ اسعید' کے چار خاندانوں کو گھر خالی کرنے پر مجبور

غزہ (ایجنسیاں): قابض اسرائیلی فوج نے یہودی آبادکاروں کے ہمراہ بدھ کے روز جنین گورنری کے قصبے 'یعبد' سے ملحقہ 'خربہ اسعید' میں چار فلسطینی خاندانوں کو ان کے گھروں سے بے دخل کر دیا۔ یہ کارروائی علاقے میں دھاوا بولنے اور رہائشیوں پر تشدد کرنے کے بعد کی گئی۔

سہیلہ عبید نامی خاتون نے اطلاع دی کہ آبادکاروں نے خربہ کے گھروں پر دھاوا بولا اور رہائشیوں پر تشدد کیا، جس کے فوراً بعد قابض فوج بھی وہاں پہنچ گئی اور چاروں خاندانوں کو گھر خالی کرنے پر مجبور کر دیا۔

سہیلہ نے مزید کہا کہ قابض فوج نے رہائشیوں کو خبردار کیا ہے کہ انہیں گھروں میں واپس آنے کی اجازت نہیں دی جائے گی، جس کے نتیجے میں یہ چاروں خاندان کھلے آسمان تلے رہنے پر مجبور ہیں اور ان کے پاس کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔ انہوں نے بین الاقوامی اور سرکاری اداروں سے اپیل کی کہ وہ ان خاندانوں کو زبردستی نکالے گئے ان کے گھروں میں واپس لانے کے لیے فوری مداخلت کریں اور ان کے لیے پناہ گاہ فراہم کریں۔ انہوں نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا کہ متاثرہ خاندانوں میں بچے بھی شامل ہیں جو بیمار ہیں۔

'خربہ اسعید' یعبد قصبے کی زمینوں پر قائم غیر قانونی 'دوتان' بستی کے قریب واقع ہے۔ یہ چاروں خاندان گزشتہ 70 سالوں سے زائد عرصے سے اس علاقے میں آباد ہیں۔ گزشتہ برسوں کے دوران انہیں مسلسل اسرائیلی فوج اور آبادکاروں کی جانب سے دہشت زدہ کرنے اور زمینوں و گھروں کو چھوڑنے پر مجبور کرنے کے لیے ہراساں کیا جاتا رہا ہے۔

الخلیل میں یہودی آبادکاروں کے پرتشدد حملے میں کئی فلسطینی زخمی، بزرگ شہری گرفتار

غزہ: منگل کے روز الخلیل کے جنوب میں واقع قصبے یطا کے مشرق میں حوارہ کے علاقے میں یہودی آبادکاروں کے ایک پرتشدد حملے کے نتیجے میں متعدد فلسطینی شہری زخمی ہو گئے، جبکہ اسی دوران قابض اسرائیلی فوج نے علاقے کے مکینوں کے خلاف تشدد اور گرفتاریوں کی اپنی منظم پالیسی جاری رکھتے ہوئے ایک بزرگ فلسطینی کو گرفتار کر لیا۔ علاقے کے مقامی ذرائع نے بتایا کہ یہودی آبادکاروں کے جتھوں نے قابض فوج کی براہ راست حمایت اور تحفظ میں نہتے شہریوں کے گھروں پر وحشیانہ انداز میں حملہ کیا۔ حملوں کا خاص ہدف ابراہیم اسماعیل الجبور کے خاندان کا گھر تھا، جہاں حملہ آوروں نے مکینوں کو بری طرح مارا پیٹا اور ان پر جلن پیدا کرنے والی کالی مرچ کا اسپرے کیا، جس کے نتیجے میں خاندان کے افراد زخمی ہو گئے، گھر کی خواتین اور بچوں میں دم گھٹنے کی کیفیت اور شدید خوف و ہراس پھیل گیا۔ ایک ہی وقت میں یہودی آبادکاروں اور قابض فوج کے درمیان ملی بھگت ظاہر کرتے ہوئے جائے وقوعہ پر موجود قابض فوج نے گھر کے مالک بزرگ شہری ابراہیم اسماعیل الجبور کو گرفتار کر کے نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا۔ علاقہ مکینوں کے مطابق یہودی آبادکاروں اور قابض فوج کے درمیان یہ ملی بھگت ایک ایسے اقدام کا حصہ ہے جس کا مقصد شہریوں کو اپنے گھروں کے دفاع سے روکنا اور آبادکاروں کے بار بار ہونے والے ان حملوں کے لیے سیکیورٹی کور فراہم کرنا ہے جن کا ہدف علاقے کو فلسطینی وجود سے خالی کرنا ہے۔ یہ حملے مسافر یطا اور اس کے آس پاس کے قصبوں کے مکینوں کو درپیش ہراساں کرنے اور خلاف ورزیوں کے اس مسلسل سلسلے کا حصہ ہیں جن کا بنیادی مقصد مقامی باشندوں کو جبری طور پر نقل مکانی پر مجبور کرنا ہے تاکہ ان کی زمینوں پر قبضہ کر کے آبادکاری کے منصوبوں کو وسیع کیا جا سکے۔ ان علاقوں میں مویشیوں، گھروں، خیموں اور پانی کے ٹینکوں پر روزانہ کی بنیاد پر حملے ہوتے ہیں، جس سے ان زرعی اور چراگاہی علاقوں میں بسنے والے شہریوں کی زندگی مسلسل خطرے اور بے گھر ہونے کے مستقل خوف میں گھری رہتی ہے۔ مسافر یطا کا علاقہ جو بارہ سے زائد آبادیوں پر مشتمل ہے، اسرائیلی عدالتی اور عسکری فیصلوں کی بڑھتی ہوئی لہر کے بعد وجودی چیلنجز کا سامنا کر رہا ہے، جس کا مقصد رہائشی بستیوں کو مسمار کرنا اور علاقے کو فوجی مشقوں کے میدانوں میں تبدیل کرنے کے بہانے ہزاروں فلسطینیوں کو بے دخل کرنا ہے۔ بین الاقوامی انسانی حقوق کی تنظیمیں ان اقدامات کو بین الاقوامی انسانی قانون کی صریح خلاف ورزی اور زیر قبضہ شہریوں کی جبری نقل مکانی پر مبنی جنگی جرم قرار دیتی ہیں۔ الخلیل میں زمینی حقائق پر نظر رکھنے والے مبصرین کا کہنا ہے کہ حالیہ دنوں میں آبادکاروں کے حملوں کی رفتار غیر معمولی طور پر بڑھی ہے۔ ان منظم کارروائیوں میں بائی پاس روڈز کو بند کرنا، فصلوں کو تباہ کرنا اور چرواہوں کو ان کی زمینوں تک پہنچنے سے روکنا شامل ہے۔ اس سے ان خاندانوں کی معاشی حالت مفلوج ہو کر رہ گئی ہے جو اپنی روزی روٹی کے لیے بنیادی طور پر مویشی بانی اور سادہ زراعت پر منحصر ہیں۔ یہ امتیازی ماحول قابض حکام کی جانب سے عائد کردہ تنگی کے اقدامات کے ساتھ چل رہا ہے، جن میں کچے راستے بنانے یا ان دور دراز آبادیوں تک پانی اور بجلی کے نیٹ ورک پہنچانے پر پابندی شامل ہے۔

الوحیدی کا قتل غزہ میں نسل کشی کا مجرمانہ عمل جاری رکھنے کا ثبوت ہے: انسانی حقوق مرکز

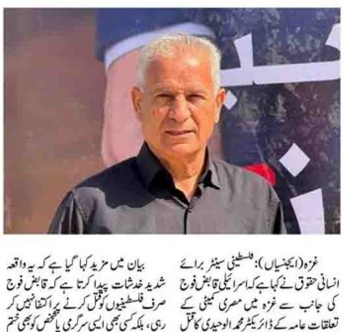

غزہ (ایجنسیاں): فلسطینی سینٹر برائے انسانی حقوق نے کہا ہے کہ اسرائیلی قابض فوج کی جانب سے غزہ میں مصری کمیٹی کے تعلقات عامہ کے ڈائریکٹر محمد الوحیدی کا قتل اس بات کا ثبوت ہے کہ غزہ میں جاری نسل کشی اب خوشی کے لمحات اور انہیں پیدا کرنے والوں تک کو بھی نشانہ بنا رہی ہے۔

مرکز نے بدھ کے روز جاری کردہ اپنے ایک بیان میں کہا کہ وہ محمد الوحیدی اور دیگر شہریوں کی شہادت کے واقعے کو انتہائی تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ مرکز نے نشاندہی کی کہ یہ حملہ عالمی کپ کے دوران 'مصر بمقابلہ ارجنٹائن' فٹ بال میچ کے دوران کیا گیا، جبکہ الوحیدی عوام کے لیے میچ دکھانے کے مقامات کو تیار کرنے کی نگرانی کر رہے تھے۔

بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ یہ واقعہ شدید خدشات پیدا کرتا ہے کہ قابض فوج صرف فلسطینیوں کو قتل کرنے پر اکتفا نہیں کر رہی، بلکہ کسی بھی ایسی سرگرمی یا شخص کو بھی ختم کر رہی ہے جو محصور آبادی کے لیے تفریح یا معمول کی زندگی کا ایک محدود سا ذریعہ فراہم کرتا ہے۔ اس کا مقصد فلسطینیوں کو خوف اور محرومی کے مستقل احساس میں مبتلا کرنا ہے۔

مرکز کے مطابق قابض فوج ڈرون اور جنگی طیاروں کے ذریعے شہریوں کے اجتماعات اور پناہ گزینوں کے خیموں کو مسلسل نشانہ بنا رہی ہے، جس سے شہری زندگی کے باقی ماندہ آثار بھی تباہ ہو رہے ہیں۔ امدادی کارکنوں، پولیس افسران اور شہریوں کا مسلسل قتل اسرائیلی پالیسی کا حصہ ہے جس کا مقصد دہشت پھیلانا ہے۔

فلسطینی سینٹر برائے انسانی حقوق نے زور دیا کہ یہ منظم پالیسی غزہ میں زندگی کے تمام عناصر کو تباہ کرنے اور انسانی بقا کو ناممکن بنانے کے لیے جاری ہے۔ یہ تمام جرائم نسل کشی کے ٹھوس ثبوت ہیں جو صرف افراد کو نہیں بلکہ پوری فلسطینی موجودگی کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ مرکز نے عالمی برادری سے ایک بار پھر مطالبہ کیا کہ وہ فلسطینی شہریوں کے قتل عام کو روکنے کے لیے فوری مداخلت کرے، بین الاقوامی تحفظ فراہم کرے اور اسرائیلی رہنماؤں کو انصاف کے کٹہرے میں لائے، تاکہ ان جرائم کے تسلسل اور استثنیٰ کا خاتمہ کیا جا سکے۔

حماس کا غرب اردن اور بیت المقدس میں مسماری کی بڑھتی اسرائیلی کارروائیوں کے خلاف مزاحمت کا مطالبہ

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے رہنما محمود مرداوی نے غرب اردن اور مقبوضہ بیت المقدس کے مختلف علاقوں میں قابض اسرائیلی فوج کی جانب سے گھروں اور عمارتوں کو مسمار کرنے کے بڑھتے ہوئے واقعات کے خلاف بھرپور مزاحمت کا مطالبہ کیا ہے۔ محمود مرداوی نے بدھ کے روز اپنے بیان میں کہا کہ فلسطینی گھروں اور تنصیبات کا انہدام قابض ریاست کے ان ہجرت پر مجبور کرنے والے منصوبوں کا حصہ ہے جن کا مقصد فلسطینی عوام کو ان کی زمینوں سے بے دخل کرنا ہے۔ انہوں نے تمام تر

کوششوں کو متحد کرنے پر زور دیا تاکہ ان سازشوں کو ناکام بنایا جا سکے اور فلسطینی زمین و املاک کا تحفظ کیا جا سکے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ ان انہدامی کارروائیوں کا دائرہ کار اب تعلیمی اداروں تک پھیل رہا ہے۔ انہوں نے الخلیل کے جنوب میں واقع قصبے یطا کے قریب 'الرفاعیہ سکول' کو مسمار کرنے کے فیصلے پر تشویش کا اظہار کیا۔ قابض عدالت کی جانب سے اپیل مسترد کیے جانے کے بعد سکول کو 14 دنوں کے اندر مسمار کرنے کی دھمکی دی گئی ہے۔ مرداوی نے زور دیا کہ قابض ریاست کے یہ جرائم فلسطینی وجود کے تمام ستونوں کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ حماس رہنما نے مزید کہا کہ یہ صیہونی جرائم ہمارے عوام کے عزم کو توڑنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوں گے، بلکہ یہ ہماری تاریخی حقوق، زمین اور وطن کے ساتھ وابستگی کو مزید مضبوط کریں گے۔

اسرائیلی جیل کے عملے کی غسان زواہرہ کو تین بار گولیاں مار کر قتل کرنے کی کوشش کا انکشاف

غزہ: فلسطینی اسیران کلب نے بیت لحم کے رہائشی اسیر غسان ابراہیم زواہرہ کو نشانہ بنانے کے جرم کا مکمل ذمہ دار اسرائیلی جیل انتظامیہ کو ٹھہرایا ہے۔ کلب نے اس واقعے کو جیل انتظامیہ کی جانب سے باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ کیا گیا قتل کا اقدام قرار دیا ہے۔ اسیران کلب نے بدھ کے روز جاری کردہ بیان میں کہا کہ اسیر زواہرہ کو 8 جون کو 'جانوت-ریمون' جیل سے 'نقب' جیل منتقل کیا گیا، جہاں پہنچتے ہی انہیں برہنہ تلاشی اور توہین آمیز سلوک کا نشانہ بنایا گیا اور وحشیانہ تشدد کیا گیا۔ 17 جون کو 'متڑ اڈا' نامی تفتیشی یونٹ نے قیدیوں پر ربڑ کی گولیاں چلائیں، جس سے غسان زواہرہ کی ران پر گولی لگی۔ زواہرہ کی اپنی گواہی کے مطابق جیل حکام اسی پر اکتفا نہیں کیے بلکہ انہیں جان بوجھ کر تین بار گولیاں ماری گئیں، جس سے وہ شدید زخمی ہو کر خون بہنے کے باعث بے ہوش ہو گئے۔

زواہرہ نے بتایا کہ جب انہیں ہوش آیا تو جیل کے عملے نے ان کی تذلیل کی اور ڈاکٹر نے انہیں "کتے" کے الفاظ سے مخاطب کر کے پوچھا کہ اس کا کیا کیا جائے۔ شدید زخمی حالت اور سرجری کے فوری بعد انہیں ہسپتال سے واپس منتقل کرتے ہوئے بھی دوبارہ لاٹھیوں سے تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ اسیران کلب نے زور دیا کہ زواہرہ کی یہ داستان ان ہزاروں منظم جرائم کا حصہ ہے جو اسرائیلی جیل انتظامیہ نے نسل کشی کے آغاز سے اب تک قیدیوں کے خلاف کیے ہیں۔ یہ جیلیں اب قیدیوں پر تشدد اور غیر انسانی سلوک کے مراکز بن چکی ہیں، جو بین الاقوامی قوانین کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ غسان زواہرہ جو کہ اس سے قبل 17 سال جیل کاٹ چکے ہیں فروری 2025 سے دوبارہ انتظامی حراست (ایڈمنسٹریٹو ڈیٹینشن) میں ہیں۔ وہ شہید معتز زواہرہ کے بھائی ہیں۔ اسیران کلب نے عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ ان جرائم کا فوری نوٹس لے اور ذمہ داران کو انصاف کے کٹہرے میں لائے۔

غزہ: خان یونس میں ناصر میڈیکل کمپلیکس کے باہر ادویات کی فراہمی کے لیے احتجاجی مظاہرہ

غزہ: جنوبی غزہ کی پٹی کے شہر خان یونس میں واقع ناصر میڈیکل کمپلیکس کے سامنے درجنوں کارکنوں اور شہریوں نے ایک احتجاجی مظاہرہ کیا، جس کا مقصد طبی شعبے کی بحالی اور ادویات و طبی آلات کی فوری فراہمی کا مطالبہ کرنا تھا۔ قومی اور اسلامی دھڑوں کی اپیل پر منعقدہ اس مظاہرے میں شرکاء نے بین الاقوامی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ زخمیوں اور مریضوں کی جان بچانے

کے لیے صحت کے شعبے کی ضروریات کو پورا کرے۔ ایک سماجی کارکن صابرین الجبری نے کہا کہ اس احتجاج کا مقصد غزہ کی طبی تنصیبات کی حمایت کرنا اور وہاں کام کرنے والوں کی آواز دنیا تک پہنچانا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم یہاں ان کے ساتھ کھڑے ہونے آئے ہیں تاکہ عالمی برادری اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرے۔ الجبری نے نشاندہی کی کہ ہسپتالوں میں بستروں، ادویات اور طبی ٹیسٹ کے سامان کی شدید قلت ہے، اور انسانی جانیں بچانے کے لیے بنیادی سہولیات کا بھی فقدان ہے۔ ادھر خاندان عوض کے مختار، رجب عوض نے کہا کہ یہ احتجاج غزہ کے صحت کے شعبے کی زبوں حالی اور جنگ کے آغاز سے جاری تباہی کی عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ڈائیلیسس کے مریضوں کو علاج کے لیے طویل انتظار کرنا پڑتا ہے کیونکہ ضروری سامان موجود نہیں، جبکہ کینسر کے مریض بھی مناسب ادویات سے محروم ہیں۔ یاد رہے کہ غزہ کا صحت کا نظام اسرائیلی جارحیت اور طویل محاصرے کے باعث شدید بحران کا شکار ہے، جس سے مریضوں کی زندگیوں کو شدید خطرات لاحق ہیں۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔ کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گرو پیری بار برمنگھم بی۔ 42 آئی آر جی یو۔ کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔